اسلامی قانونِ خرید وفروخت

اردو ترجمہ

صیغة مقترحه لقانون البیع الاسلامی

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مترجم

مفتی فرید احمد بن رشید کاوی

مدرس جامعہ علوم القرآن، جمبوسر

ناشر

جامعہ علوم القرآن، جمبوسر

کتاب کا نام : اسلامی قانونِ خرید وفروخت

اردو ترجمہ: صیغة مقترحه لقانون البيع الإسلامی

مصنف : حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مترجم : مفتی فرید احمد بن رشید کاوی۔

مدرس جامعہ علوم القرآن، جمبوسر۔

سن اشاعت : اپریل، ۲۰۱۶۔

تعداد : ۱۰۰۰

ناشر : جامعہ علوم القرآن، جمبوسر۔ گجرات، انڈیا۔

ملنے کا پتہ:

JAMIA ULOOMUL QURAN

AT.PO. JAMBUSAR. DIST : BHARUCH

GUJARAT. INDIA. 392150

02644-220786

jamiahjambusar@gmail.com

فہرست

کلماتِ تبریک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم، أما بعد:

فقیہ عصر حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی ذاتِ گرامی عصر حاضر کی ان گنی چنی شخصیات میں سے ایک ہے جن کو اللہ تعالی نے اس دور میں احیائے دین اور امت پر اتمام حجت کے لیے منتخب فرمایا ہے، آپ کے سیال قلم میں اللہ تعالی نے بہت برکت عطا فرمائی ہے، جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں اس کے تمام گوشوں پر بڑی جامعیت کے ساتھ اور پر مغز عبارت میں نفیس موتی بکھیر دیتے ہیں، آپ کی مختلف کتابیں اہلِ علم کے سامنے آتی رہتی ہیں، اور پوری دنیا میں مختلف زبانوں میں ذوق و شوق سے پڑھی جاتی ہے۔

متعدد علوم وفنون کی طرح فقہ میں بھی اللہ تعالی نے آپ سے بڑا کام لیا ہے۔

چند ماہ قبل حضرت مولانا مفتی محمد تقی صاحب عثمانی دامت برکاتہم کی گراں قدر تالیف 'فقہ البیوع' نامی منصۂ شہود پر آئی ہے۔ حضرت مولانا نے ''فقہ البیوع'' کو تالیف کرتے وقت چاروں مذاہب کو سامنے رکھ کر یہ عظیم الشان کتاب مرتب کی ہے۔

حضرت مولانا مفتی احمد دیلوی صاحب زید مجدہم (مہتمم جامعہ علوم القرآن، جمبوسر و مجازِ فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ) نے اس کے ایک جز 'صیغة مقترحة لقانون البیع الإسلامی' (۱۱۳۵/۲ تا ۱۲۰۲) کو طبع کر کے ہدایہ کے

نصاب میں داخل کردیا،فجزاهم الله أحسن الجزاء ، بارك الله فی عمره و علمه و فکره و شکر الله تعالی مساعیه العلمیة۔

اب مولانا موصوف اسی جز کا اردو ترجمہ بہ نام ’’اسلامی قانونِ خرید وفروخت‘‘ اہلِ علم کی سہولت کے لیے شائع کرنے جا رہے ہیں،ترجمہ کی خدمت جامعہ ڈابھیل کے فارغ التحصیل اور جامعہ علوم القرآن جمبوسر کے فعال استاذ مفتی فرید احمد صاحب کاوی سلمہٗ نے انجام دی ہے، سلیس اور واضح ترجمہ ہے،موصوف کو گجراتی زبان پر بھی عبور ہے،اس ترجمہ سے انہوں نے اردو زبان میں بھی مہارت کا ثبوت دیا ہے۔

دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی دونوں موصوفوں کی اس جد وجہد کو شرف قبول عطا فرمائیں اور دیگر علمی خدمات کے لیے موفّق فرمائیں،آمین۔

املاہٗ: العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۴/ جمادی الاولی، ۱۴۳۷ھ

کلمات ناشر

الحمد الله و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی، أما بعد

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ، کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔علمی وسعت، فقیہانہ بصیرت ،فہم دین اور شگفتہ طرز تفہیم میں اپنی مثال آپ ہیں۔علوم اسلامیہ میں بالخصوص حدیث اور فقہ میں آپ کو بصیرتِ تامہ حاصل ہے۔مآخذ ومقاصدِ شریعت کے ساتھ اصول اور فروع پر گہری نظر رکھتے ہیں، اسی لیے حل طلب مسائل میں آپ کی تحقیق حرفِ آخر کی طرح سمجھی جاتی ہے۔

بیسویں صدی میں بظاہر مادی ترقی کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ لگتا تھا کہ استعمار کے شکار اسلامی ممالک بعضے شعبہائے حیات میں احکام اسلامی کے نفاذ میں پیچھے رہ گئے، البتہ انگریزی استعمار کے چنگل سے نکلنے کے بعد اور اقتصادی اعتبار سے خود کفیل ہونے کے ساتھ مسلمانوں نے جب اس بات کی کوشش کی کہ ہمارا اقتصادی نظام اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالا جائے تو اس باب میں جن چند حضرات کی مساعی نے قابل قدر فائدہ پہنچایا ان میں حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی سرفہرست ہے۔

جامعہ علوم القرآن، جمبوسر، گجرات، انڈیا، اس سے قبل حضرت مولانا کی ایک قابل قدر تالیف ’اصول الافتاء وآدابہ‘ میدانِ فقہ وافتاء کی عظیم شخصیت حضرتِ اقدس مولانا مفتی احمد خانپوری صاحب دامت برکاتہم کے ایماء وارشاد پر ہندوستان میں شائع کر چکا ہے، اور الحمد اللہ اس کو توقع سے بہت زیادہ قبولِ عام نصیب ہوا اور متعدد مدارس کے شعبہ تدریب الافتاء میں اس کو شاملِ نصاب بھی کیا گیا۔

رمضان ۱۴۳۶ھ.سے قبل ہفتہ وار ’نقیب‘ میں حضرتِ والا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب

مدظلہ کی ایک اور کتاب 'فقہ البیوع' کا تعارف پڑھا تو احقر نے استفادہ کی نیت سے کتاب منگوائی؛ اس درمیان فقہ اکیڈمی انڈیا کے صدرِ محترم حضرت مولانا نعمت اللہ اعظمی صاحب دامت برکاتہم نے ایک اجلاس میں احقر کے سامنے اس کتاب کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں اس کتاب کو حاصل کر کے اس میں سے معاملات کے جدید احکام الگ کروں؛ تاکہ اس کو ہدایہ اخیرین کے ساتھ مدارسِ اسلامیہ میں داخل نصاب کرنے کے لیے علماء کو آمادہ کیا جائے۔ جمبوسر آکر میں نے جامعہ جمبوسر کے بعض اساتذہ کے سامنے یہ بات رکھی تو بتایا گیا کہ کتاب کے اخیر میں حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہ نے بذاتِ خود کتاب کا خلاصہ 'صیغة مقترحة لقانون البیع الإسلامی' کے نام سے شامل کر دیا ہے۔ میں نے اس حصہ کی نقل حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب دامت برکاتہم، حضرتِ اقدس مولانا مفتی احمد صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہم کو ارسال فرمائی؛ ان حضرات کی رائے یہ ہوئی کہ یہ خلاصہ بڑا وقیع اور ہماری ضرورت کو پورا کرنے والا ہے، لہٰذا جلد از جلد اسے طبع کروایا جائے، اور ذمہ داران مدارس سے اس کو شامل نصاب کرنے کی درخواست کی جائے۔

ہم اس کی طباعت کی تیاری کر رہے تھے کہ ایک اخباری مضمون سے معلوم ہوا کہ ترکستان میں ہدایہ کی کتاب البیوع کا پچیس روزہ 'دورہ' ہوتا ہے، اور اس میں معاملات سے متعلق اور بھی کچھ اصولی و فروعی کتابیں شامل درس ہیں، اور فقہ البیوع کا یہ حصہ بھی شامل درس ہے۔ ہمیں اس بات سے بڑی تقویت حاصل ہوئی؛ چنانچہ اللہ تعالی پر توکل کرتے ہوئے اس کتاب کو جامعہ کے شعبہ نشر واشاعت کی جانب سے شائع کیا گیا۔

اس دوران جامعہ جمبوسر کے استاذ جناب مفتی فرید احمد کاوی صاحب نے اسی کا اردو ترجمہ بھی شروع کر کے مکمل کر دیا اور میرے سامنے اس کا تذکرہ کیا، چنانچہ غور و فکر کے بعد

اس کی اشاعت کو بھی مناسب ومفید سمجھ کر اسے شائع کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالی ترجمہ کو بھی نافع اور مفید بنائے اور مترجم کے علم وعمل میں برکت نصیب فرمائے۔

اصل عربی کتاب کے مقدمہ میں احقر نے چند باتیں بطور ہدایت رقم فرمائی تھیں، یہاں بھی اس کا اعادہ فائدے سے خالی نہیں۔

کتاب سے استفادہ کرنے والے علماء اور خصوصاً اساتذہ سے عرض ہے کہ اس خلاصہ (صیغة مقترحة لقانون البیع الإسلامی اور اس ترجمہ) کے ساتھ اصل کتاب 'فقہ البیوع' کا بھی مطالعہ کیا جائے، خلاصہ میں درج مسائل اور قواعد کی فقہی تکییف اصل کتاب میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔

کتاب پڑھنے، پڑھانے والا اس مواد کے ساتھ حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب کی دیگر اردو عربی کتب، مثلاً فقہی مقالات، اسلام اور جدید معیشت وتجارت، بحوث فی قضایا فقہیہ معاصرہ، تکملة فتح الملہم نیز فقہ اکیڈمی انڈیا کے فیصلے اور مجموعہ مقالات وغیرہ بھی سامنے رکھے، انشاء اللہ اس سے مزید بصیرت حاصل ہوگی۔

اللہ تعالی کتاب (فقہ البیوع) کے مؤلف کو اپنی شایانِ شان بدلہ عنایت کرے، علوم اسلامیہ میں ان کی خدمات کو جاری رکھے اور نفع بخش بنائے اور ہماری مساعی کو بھی قبول فرما کر طلبۂ علوم اسلامیہ کے حق میں علمی پختگی کا سبب بنائے۔

اس ترجمہ کو بھی قبول فرمائے، اہلِ علم کے لیے نفع بخش بنائے، مترجم کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے اور جامعہ کی وساطت سے ہونے والی علمی، عملی، قومی اور ملی سرگرمیاں قبول فرما کر جامعہ کے منتظمین اور ہمدردوں کے حق میں سببِ نجات وشفاعت بنائے۔

مفتی احمد دیولوی

خادم جامعہ علوم القرآن، جمبوسر

عرض مترجم

علمِ فقہ؛ علوم اسلامیہ کا وہ سرسبز وشاداب بارآور شجرہ طیبہ ہے جس کے ہر ایک پتے میں حیاتِ انسانی کے لیے غذا اور شفاء ودیعت کی گئی ہے اور امت کے ہر فرد پر ہر وقت یہ سایہ فگن رہتا ہے۔ قرآن وحدیث کے چشموں سے اس کی سینچائی ہوتی ہے، اور اجماع وقیاس سے اس کی حفاظت ہوتی ہے۔ صدیوں سے اپنی قدیم بنیادوں پر ہی قائم رہتے ہوئے بھی ہر زمانے میں ضرورت کے مطابق ثمرات دیتا ہے۔

کچھ سالوں پہلے تک جسے مشینی دور کہا جاتا تھا، آج وہ سائنسی یا ڈیجیٹل دور بن گیا ہے۔ اپنے ماضی سے یہ اس قدر بدل گیا ہے کہ فقط مذہبی اور خاص کر اسلامی رسومات اور اعمال کو چھوڑ کر، شاید ہی کوئی چیز اب دنیا میں اپنے قدیم انداز پر باقی ہو۔ ایسے حالات میں روزمرہ کی زندگی کے بہت سارے امور اور معاملات کی صورتیں اور حیثیتیں بدل گئیں، قدیم معاملات اب جدید انداز میں پیش آتے ہیں۔ کچھ معاملات سرے سے نئے ہیں۔ اس صورتِ حال میں جن مسائل کی فقہی حیثیت تبدیل ہوگئی ہو، یا جو مسائل اور صورتیں بالکلیہ حادث وجدید ہیں، ان میں جدت کے تقاضوں کے مطابق فقہی رہ نمائی پیش کرنا، وقت کی ضرورت ہونے کے ساتھ بڑی نازک ذمہ داری کا کام ہے۔

چنانچہ ہر دور کی طرح اس دورِ جدید میں بھی اللہ تعالی نے امت کی رہ نمائی کے لیے ایسے افراد پیدا کیے جنہوں نے مختلف شعبوں میں دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق اسلام کی ترجمانی کرتے ہوئے احکامِ اسلام اور فلسفہء اسلام میں پائے جانے والی اُس گہرائی اور لچک کو اجاگر کیا، جو اس کے بقا اور دوام کی ضامن ہے۔

حضرت اقدس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے اس مشینی اور سائنسی دور میں فقہِ اسلامی کی تطبیق اور ترجمانی کی جو بے مثال خدمات انجام دی ہیں اس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں اور نہ ہی میرے بس کی بات ہے۔ اسلامی اقتصادیات کے موضوع پر آپ

کی متعدد تصانیف اور علمی و عملی کاوشوں نے تو گویا اس دور میں بھی اسلامی اقتصادیات کے مفید و کارآمد ہونے کا دعوی مبرہن کر دیا ہے۔

تقریباً ایک سال قبل منظرِ عام پر آنے والی آپ کی جدید کتاب 'فقہ البیوع' میں تجارت کے متعلق تمام ابواب جامع اور جدید انداز میں پیش کیے گئے ہیں، اب تک مختلف کتابوں اور مقالوں کے مقابلے میں یہ ایک جامع اور مرتب کارنامہ ہے؛ بلکہ مختلف موضوعات پر بحث و تحقیق کے طور پر لکھے گئے تحقیقی مقالوں اور مضامین کا یہ حتمی خلاصہ اور قولِ فیصل ہے۔ یہاں کتاب کا تعارف مقصود نہیں، سر دست یہ عرض ہے کہ اس کتاب کے آخر میں حضرت مفتی صاحب نے پوری کتاب کا خلاصہ بھی قواعد اور ضوابط کی شکل میں 'صیغة مقترحة لقانون البیع الإسلامی' کے نام سے پیش کیا ہے۔ تقریباً ایک سال قبل اس کتاب کا چرچہ سنا، پھر کچھ ماہ بعد یہ انٹرنیٹ پر عام ہوئی تو ایک نظر اس کے مشمولات دیکھنے کا اتفاق ہوا؛ دوستوں سے بھی تذکرہ ہوا۔ اس درمیان رمضان ۱۴۳۶ھ میں یہ کتاب جامعہ علوم القرآن جمبوسر کے بانی و مہتمم حضرت مولانا مفتی احمد دیولوی صاحب دامت برکاتہم نے حاصل کی اور اکابرین کے مشورہ کے بعد انہوں نے جب یہ طے کیا کہ یہ پوری کتاب یا اس کے کچھ منتخب مسائل اور ابواب مدارس کے علماء اور طلبہ کے لیے علیحدہ طبع کئے جائیں، تو غور و فکر کے بعد انہوں نے یہ مناسب سمجھا کہ کتاب کے آخر میں موجود اس خلاصے کو ہی طبع کرایا جائے اور علماء و طلبہ سے اس کے مطالعہ؛ بلکہ تدریس و تعلیم کی درخواست کی جائے۔ چنانچہ حضرت مہتمم صاحب نے یہ خلاصہ علیحدہ طبع کرنے کا حکم دیا۔ اس موقع پر احقر نے ان سے عرض کیا کہ اس ناکارہ نے بھی اس کا ترجمہ شروع کر رکھا ہے اور قریب الختم ہے، تو آپ نے حوصلہ افزائی فرمانے کے ساتھ اس کی بھی طباعت کا وعدہ فرمایا؛ چنانچہ ان کے اس وعدہ سے ہمت پا کر ترجمہ مکمل کر دیا۔ جزاه الله تعالى فی الدارین أحسن الجزاء۔

یہ امر میرے لیے باعث صد سعادت ہے کہ ترجمۂ مذکور جب حضرت اقدس قبلہ پیر و

مرشد مولانا مفتی احمد خانپوری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو -زہے قسمت- حضرت والا نے اس کو قبول فرمالیا، اور ایک نظر کرم فرما کر اس پر دعائیہ کلمات بھی تحریر فرما دیے۔ اللہ رب العزت حضرتِ والا کا سایۂ تربیت وشفقت صحت وعافیت کے ساتھ ہم سب پر قائم ودائم رکھے اور بیش از بیش استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عربی کتاب کی طباعت کی مناسبت سے استاذِ دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب دامت برکاتہم (صدر اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا) نے دارالعلوم کے اساتذہ مفتی خورشید احمد گیاوی صاحب دامت برکاتہ اور مولانا محمد اللہ خلیلی صاحب قاسمی دامت برکاتہ کے ذریعہ پوری 'فقہ البیوع' میں مستعمل جدید عربی انگریزی اصطلاحات کا اردو ترجمہ بغرض تسہیل تیار کروا کر کتاب میں شامل کروایا ہے، اسے بھی کچھ اصلاح اور اضافہ کے ساتھ شامل کرلیا ہے، تاکہ اصل کتاب 'فقہ البیوع' سمجھنے میں اس سے مدد حاصل ہو۔ علاوہ ازیں کتاب میں وارد تمام مسائل کی مفصل فہرست بھی شامل کردی ہے، جو یقیناً مفید ہوگی۔

اس ترجمہ کا اصل مقصد تو ذاتی اور انفرادی مطالعہ تھا، فوری اور ضروری فائدہ مدنظر رکھتے ہوئے فقط خلاصے کا ترجمہ شروع کیا تھا؛ پھر اس میں دوسروں کو شریک کرنے کی غرض سے طباعت کی خواہش ہوئی۔ اس لیے دوستوں اور مخلصین کی خدمت میں اس سے فائدہ اٹھانے کی درخواست ہے، تاکہ یہ میرے لیے صدقہ جاریہ بنے۔ ایک دو مقام پر ادنی سی وضاحت کے علاوہ سوائے ترجمہ کے اس میں میرا کچھ کام نہیں، اگر کچھ فروگذاشت نظر آئے تو ازراہِ کرم مطلع کرنے کی درخواست ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس حقیر کاوش کو اپنے دربارِ عالی میں شرفِ قبول عطا فرمائے اور میرے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین۔

فرید احمد بن رشید کاوی

مدرس: جامعہ علوم القرآن، جمبوسر

اسلامی قانونِ خرید وفروخت

اردو ترجمہ

صيغة مقترحه لقانون البيع الاسلامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیع کی تعریف اور ارکان

(۱) بیع : شریعت کی اصطلاح میں ایسے 'مالی مبادلہ' کا نام ہیں، جس سے دونوں جانب کے بدل کی ملکیت شرعاً منتقل ہو جائے۔

(۲) 'مال' ہر وہ باقیمت چیز ہے جس سے انتفاع ممکن ہو اور مستقبل کی ضرورت کے لئے اسے محفوظ رکھا جا سکے۔ چیز میں 'مالیت' تمام یا بعض لوگوں کے اس کو مال ماننے سے پیدا ہوتی ہے اور باقیمت (متقوم) ہونا مالیت سے اور شرعاً اس چیز کے انتفاع کے مباح ہونے سے ثابت ہوتا ہے۔ (مزید تفصیل فقرہ نمبر ۴۳-۴۴ میں آ رہی ہے۔)

(۳) 'ایجاب وقبول' بیع کا رکن ہے، اور یہ ہر علاقے اور قوم کے عرف کے مطابق بیع کے لیے استعمال ہونے والے دو جملوں کو کہتے ہیں۔

(۴) ایجاب وقبول براہِ راست (زبانی) یا تحریر سے یا کلام پر قدرت نہ ہو تو اشارہ سے بھی ہو سکتا ہے۔

(۵) بیع صحیح ہونے کے لیے ضروری ہے کہ مبیع کی تعیین، مقدار اور صفت، نیز ثمن کی جنس، مقدار اور خیارِ شرط میں؛ قبول، ایجاب کے موافق ہو۔

(٦) اگر عقد کرنے والے مجلس میں موجود ہوں اور ایک عاقد زبان یا اشارہ یا تحریر سے ایجاب کرے تو دوسرے کو اسی مجلسِ ایجاب میں قبول کا اختیار ہوگا اور مجلس ختم ہونے کے بعد قبول کا اختیار نہیں ہوگا۔

(۷) ایجاب کرنے والا دوسری جانب سے قبول پورا ہونے سے پہلے ایجاب سے رجوع کر سکتا ہے، البتہ قبول مکمل ہونے کے بعد ایجاب سے رجوع کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔

(۸) عقد بیع (غیر مشافہۃ) غائبین کے درمیان فون یا لاسلکی آلات (وائرلیس، واکی ٹوکی، وغیرہ) کے ذریعہ ہو رہا ہو تو اس کا حکم حاضر متعاقدین کے درمیان ہونے والے عقد کی طرح ہی ہے۔فون یا وائرلیس پر رابطہ باقی رہنے تک مجلس جاری سمجھی جائے گی اور رابطہ ختم ہونے پر مجلس بھی ختم سمجھی جائے گی۔

(۹) عقد (غیر مشافہۃ) غائبین کے درمیان ہو اور عاقدین میں سے ایک نے ڈاک، ٹیلیگرام، ای میل، فیکس یا غیر مشافہۃ کسی بھی طریقہ سے ایجاب کر دیا تو یہ ایجاب درج ذیل حالت اور وقت تک باقی سمجھا جائے گا۔(اس کے بعد ایجاب ختم ہو جائے گا اور قبول کی گنجائش نہ ہو گی۔)

(۱) مکتوب الیہ صراحتاً زبانی یا تحریری طور پر قبول سے انکار کر دے۔

(۲) ایجاب میں قبول کی مدت مقرر کی گئی ہو اور وہ مدت ختم ہو جائے۔اصطلاحاً اسے 'ایجاب موقت' کہتے ہیں۔

(۳) قبول کے تام ہونے سے قبل ہی موجِب اپنے ایجاب سے رجوع کر لے۔

(۴) مکتوب الیہ جواب یعنی قبول کے بجائے اتنی مدت خاموش رہے جو عرفاً ایجاب سے اعراض اور انکار سمجھی جاتی ہو۔

(۱۰) اگر عقدِ بیع مجلس میں حاضر دو آدمیوں کے مابین ہو تو دوسرے عاقد کے قبول سے ہی عقد تام ہو جائے گا۔شرط یہ ہے کہ پہلے عاقد (موجِب) کو بھی قبول سنائی دے۔یہی حکم فون اور لاسلکی گفتگو کا بھی ہے۔

(۱۱) دو غائب آدمیوں کے درمیان بذریعہ خط وکتابت عقد ہو رہا ہو تو قبول کرنے والے کے زبانی یا تحریری قبول کر لینے سے اس کے حق میں یہ عقد دیانۃً لازم ہو جائے گا،

جب کہ موجب کے حق میں قبول کا خط (یا حتمی اطلاع) ملنے تک یہ عقد لازم نہ ہوگا۔

(۱۲) ایجاب عمومی بھی ہوسکتا ہے، یعنی شخصِ معین کی تعیین کے بغیر تمام لوگوں کے سامنے آفر پیش کی جائے، بشرطیکہ یہ خریدنے کی فقط اعلان (ترغیب اور اشتہار) نہ ہو اور عرف و دلالت سے معلوم ہوتا ہو کہ اس آفر (ایجاب) کے ذریعہ ہر قبول کرنے والے کے ساتھ انشاءِ عقد مقصود ہے۔ جیسے: بذریعہ کمپیوٹر (ویب سائٹ پر یا آن لائن) ایجاب کر کے کسی کو بھی خریدنے (قبول) کی آفر کی جاتی ہے۔

(۱۳) تعاطی (ایجاب وقبول کے بغیر باہمی لین دین) سے بھی بیع منعقد ہو جائے گی۔ جیسے کہ مشتری ثمن ادا کرے اور بائع مبیع حوالے کر دے اور دونوں میں کوئی ایجاب وقبول زبانی طور پر نہ ہو۔ اسی طرح اگر ایک کی طرف سے (ایجاب یا قبول) زبانی ہو اور دوسرے کی طرف سے ادائیگی ہو تو بھی بیع منعقد ہو جائے گی۔ (فقہی مقالات ۳-۲۲۲:)

(۱۴) بیع استجرار جائز ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ مشتری بائع سے مختلف چیزیں (وقفہ وقفہ سے) خریدتا رہے، پھر ایک متعینہ مدت کے بعد حساب کا تصفیہ ہو۔ مشتری نے پیشگی کوئی قیمت جمع کرادی ہو یا وقتِ مقررہ پر حساب کے وقت ادا کرے، دونوں صورتوں کا حکم یکساں ہے۔ پھر ہر چیز کی قیمت مشتری کو لیتے وقت معلوم تھی تو چیز لیتے وقت ہی بیع تام ہوگئی تھی، اور اگر قیمت معلوم نہ تھی تو حساب کے وقت بیع منعقد ہوگی، اور قبضہ کے قدیم وقت کی طرف مستند ہوگی۔ (فقہی مقالات:۳-۲۳۵)

(۱۵) خودکار (آٹومیٹک) مشین سے چیزوں کو بیچنا درست ہے۔ جس میں خریداری کے وقت بائع موجود نہیں ہوتا، فقط مشتری مشین میں ثمن داخل کرتا ہے اور مشین مطلوبہ چیز

اس کونکال دیتی ہے۔اس صورت میں بیع بطریق تعاطی منعقد ہوگی۔

بیع کا وعدہ یا معاھدہ

(۱۶) بیع کا وعدہ یا معاہدہ کرنا بیع کے حکم میں نہیں ہے۔بیع کے احکام مثلاً مبیع کی ملکیت کا منتقل ہونا،ثمن کا وجوب وغیرہ اس پر مرتب نہ ہوں گے۔کسی چیز کے خریدنے یا بیچنے کا وعدہ یا معاہدہ باضابطہ کیا گیا ہوتو دیانۃً اسے پورا کرنا واجب ہے۔اور پھر وعدہ کے مطابق بیع منعقد ہوگی ،مگر قضاءً اس کو وعدہ پورا کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔البتہ درج ذیل صورتوں میں قضاءً بھی ایفاءِ وعدہ ضروری ہے۔

(۱)واعد کے وعدہ پر اعتماد کرنے (اوراب عدم ایفاء) کی وجہ سے موعود لہ ایسی تکلیف میں مبتلا ہو جائے جس کی وجہ'عقد موعود بہ'ہی ہو،وعدہ کی خلاف ورزی سے موعود لہ کا نقصان واضح ہو،اور فریقین نے وعدہ کے وقت اتفاق کیا تھا کہ یہ وعدہ قضاءً بھی لازم ہوگا۔نیز وعدہ پورا نہ کرنے میں واعد کے پاس کوئی قابل قبول عذر بھی نہ ہو۔ مال فراہم کرنے کے معاہدے(Supply Agreement) کی مختلف صورتوں کے احکام کی اساس بھی یہی قاعدہ ہے۔

(۲)امیر یا حاکم کی طرف سے وعدہ کے قضاءً بھی لازم ہونے کا قانون صادر ہو۔

(۱۷) ایفاءِ وعدہ قضاءً لازم ہو،ایسی صورت میں وعدہ کرنے والا خلاف ورزی کرنا چاہے تو (۱) اس کو حسبِ وعدہ بیع کرنے کا حکم دیا جائے گا یا(۲) وعدہ خلافی کی وجہ سے موعود لہ کو پہنچنے والے بالفعل (حقیقی) مالی خسارہ کا معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا جائے گا۔یہ حکم اس لئے ہے کہ موعود لہ اپنا مال لاگت سے کم قیمت میں بازار میں فروخت کرنے پر مجبور ہوا۔اور معاوضہ کی مقدار سے مراد سامان خریدنے (یا تیار کرنے)

میں بائع پر آنے والی لاگت اور بازار میں بالفعل فروخت کے وقت وصول کیے گئے ثمن کے درمیان پایا جانے والا فرق (نقصان) ہے۔

(بیع اور وعدہ بیع، فقہی مقالات : ۳-۲-۷۔ وعدہ خلافی کے نقصان کا ضمان: فقہی مقالات:۲-۷-۲۷تا۲۳۱/۳-۸۰/۱-۲۸۴ومابعد)

عربون اور ھامش الجدیة (بیعانہ اور ڈپازٹ)

(۱۸) بیع عربون یہ ہے کہ (عقد بیع میں) مشتری اپنے لئے مدتِ متعینہ کا خیار مشروط کرے اور بائع کو کچھ رقم جسے بیعانہ (عربون/Down Payment) کہتے ہیں اس شرط پر ادا کرے کہ اگر وہ بیع نافذ کردے تو بیعانہ ثمن میں شمار کرلیا جائے، اور اگر بیع فسخ کردے تو بائع بیعانہ کا مالک بن جائے گا، وہ مشتری کو واپس نہیں کیا جائے گا۔ جمہور فقہاء کے نزدیک اس شرط کے ساتھ بیع جائز نہیں۔ لہٰذا بائع کے لیے جائز نہیں کہ عقد فسخ ہونے کی صورت میں بیعانہ اپنے پاس رہنے دے، بلکہ مشتری کو واپس کرنا ضروری ہے۔ سوائے یہ کہ حاکم کا حکم ہو یا قانوناً بیعانہ واپس نہ کرنا جائز قرار دیا جائے؛ کیوں کہ یہ مسئلہ مجتہد فیہ ہے اور امام احمدؒ نے یہ (بیعانہ واپس نہ دینا) جائز قرار دیا ہے۔(۱)

---

(۱) انگریزی میں عربون یعنی پیشگی ادا کیا جانے والا کچھ ثمن، ڈاؤن پیمنٹ Down Payment کہا جاتا ہے۔ اور ہامش الجدیۃ کو ڈپازٹ یا Earnest Money کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں اصطلاحیں ایک دوسرے کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ انگلش قانون میں بیع نہ ہونے کی صورت میں دونوں قسم کی رقم پر بائع کا حق ہوگا۔ جب کہ شرعاً اس کا حکم مختلف ہے (فقہ البیوع:۱۲۱-۱۲۲)۔

(١٩) ہامش الجدیۃ ،(ڈپازٹ/Earnest Money) وہ رقم ہے جو مشتری بائع کو کسی چیز کی خریداری کے وعدہ کے وقت ، حقیقی بیع کرنے سے پہلے ادا کرتا ہے، تاکہ وعدۂ خرید کے متعلق اپنی سنجیدگی کو ثابت کرسکے۔اس رقم کا حکم عربون یعنی بیعانہ کی طرح نہیں ، بلکہ یہ بائع کے پاس مشتری کی امانت ہوگی ،اور کسی سبب سے بیع منعقد نہ ہو تو مالک کو واپس کرنا ضروری ہے۔

نیلامی اور ٹینڈر(١)

(٢٠) بیع بالمزایدۃ یعنی نیلامی کے ذریعہ کوئی چیز بیچنا جائز ہے، جب کہ محل مشروع ہو یعنی وہ چیز شرعاً قابل فروخت ہو۔

- کسی چیز کے متعلق محض نیلامی کا اعلان بائع کا ایجاب نہیں ہوتا؛ بلکہ نیلامی میں شامل ہونے کی دعوت ہے۔
- اور نیلامی میں شریک ہونے والوں کی طرف سے قیمت پیش کرنا (بولی لگانا) ان کی طرف سے ایجاب ہوگا، جو (بیع تام ہونے کے لئے) بائع کی طرف سے قبول کا محتاج ہے۔
- بائع کو اختیار ہے کہ تمام پیش کشوں کو ٹھکرادے، اور یہ بھی اختیار ہے کہ کوئی پہلی بولی تسلیم کرلے۔

---

(١) مناقصہ کا ترجمہ یہاں ٹینڈر سے کردیا ہے۔ٹینڈر کسی چیز کے فروخت کے بھی ہوتے ہیں اور خریداری کے بھی ہوتے ہیں، فروخت کے ہوں تو یہ مزایدہ ہے اور خرید کے ہوں تو مناقصہ ہے، ترجمہ میں بغرض تسہیل اول کے لئے نیلامی اور دوسرے کے لئے ٹینڈر کی اصطلاح اختیار کی گئی ہے۔

◆ بولی لگانے والا بھی بائع کے قبول سے پہلے اپنی بولی واپس لے سکتا ہے؛ لیکن جب بائع کوئی بولی قبول کرلے اور بولی ٹھہر جائے تو اب اس کو رجوع کا حق نہ ہوگا۔

◆ کسی بولی پر نیلامی رکنے سے قبل دوسرے کی بولی سے زیادہ بولی لگانا، حدیث شریف کے مطابق 'السوم علی سوم أخیه' کی ممانعت میں داخل نہیں، کیوں کہ ابھی تک بائع اس بولی کی جانب مائل نہیں ہوا ہے۔

◆ نیلامی کے ذریعہ بیچنے والے کے لئے ضروری نہیں کہ وہ اونچی بولی ہی قبول کرے، بلکہ اس کو حق ہے کہ کمتر بولی بھی قبول کرے؛ البتہ جن صورتوں میں اونچی بولی قبول کرنا قانوناً لازم قرار دیا گیا ہو، ان میں نقد ثمن کی شرط کے ساتھ اونچی بولی قبول کرنا ضروری ہوگا۔

(۲۱) 'نجش' جائز نہیں، نجش یہ ہے کہ ایسا شخص بولی لگائے جو خریدنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو، اور دوسروں کو زیادہ قیمت پر آمادہ کرنے کے لئے بولی لگائے۔ (ملاحظہ ہو: ۲۱۵) اسی طرح نیلامی میں شریک ہونے والوں کا رنگ Ring بنا کر کسی دوسرے کی بولی سے زیادہ بولی نہ لگانے پر اتفاق (Knock out) کرلینا بھی جائز نہیں، اس لئے کہ اس میں بائع کا یا نیلامی میں شریک دوسرے حضرات کا نقصان ہے۔

(۲۲) مناقصہ، مزایدہ کے برعکس ہوتا ہے۔ اس میں ضرورت مند پارٹی متعینہ شرائط اور لوازمات کے مطابق سامان خریدنے کے لئے یا سروس فراہم کرنے کے لئے، فراہمی کے خواہشمند حضرات سے سستی بولی طلب کرتی ہے۔ یہ صورت بھی جائز ہے اور اس پر بھی مزایدہ میں مذکور احکام لاگو ہوں گے۔

(۲۳) مزایدہ یا مناقصہ کا اعلان کرنے والے کا شرائط کا کتابچہ مناسب داموں بیچنا درست

ہے، البتہ ضروری ہے کہ اس میں شرکاء کے لئے ضروری تفصیل اور رہ نمائی موجود ہو، تا کہ وہ مزایدہ یا مناقصہ میں شریک ہونے سے قبل اطمینان حاصل کرلیں۔

(۲۴) مزایدہ یا مناقصہ میں شریک ہونے والوں کے پاس سے بولی لگانے میں ان کے سنجیدہ ہونے کی گارنٹی کے طور پر پیشگی کچھ پیسوں کا مطالبہ کرنا درست ہے۔ ان پیسوں پر (۱۹) نمبر میں مذکور ہامش الجدیۃ (ڈپازٹ) کے احکام لاگو ہوں گے۔

متعاقدین سے متعلق احکام

(۲۵) عقد کے صحیح ہونے کے لئے شرط ہے کہ عقد کرنے والے دونوں عاقل اور ممیّز ہوں۔

(۲۶) مجنون اور غیر ممیّز (ناسمجھ) بچے کی بیع منعقد ہی نہ ہوگی۔

(۲۷) ممیّز (سمجھ دار) نابالغ بچے کی بیع اس کے ولی کی اجازت پر موقوف ہوگی، خواہ اجازت عقد سے پہلے حاصل کر لی ہو یا عقد کے بعد حاصل کی جائے۔ اجازت عام ہو یا خاص۔ اور اجازتِ بیع اسی نوع (یا چیز) کے ساتھ مخصوص ہوگی، جس کے متعلق بیع کی اجازت دی ہو، جس نوع میں اجازت نہ دی ہو اس میں یہ اجازت مفید نہ ہوگی

(۲۸) بیع صحیح ہونے کے لیے متعاقدین کا مسلمان ہونا یا آزاد ہونا شرط نہیں، نہ ہی اعضاء کی سلامتی شرط ہے، لیکن مسلمان کا غیر مسلم کو مصحفِ قرآنی فروخت کرنا، اگر مصحف کی توہین کا اندیشہ ہو تو جائز نہیں۔

(۲۹) بیع کی صحت کے لئے شرط ہے کہ بیع دو آدمیوں کے درمیان، ایک کے ایجاب اور دوسرے کے قبول سے منعقد ہو۔ ایک ہی آدمی عقد کی دونوں جہتوں کا مالک نہیں ہوسکتا، لہٰذا اگر کسی انسان کو دوسرے نے اپنا سامان بیچنے کا وکیل بنایا ہو تو وکیل وہ سامان اپنے لئے نہیں خرید سکتا۔ اسی طرح اگر کچھ خریدنے کا وکیل بنایا ہو تو وکیل خود

سے نہیں خرید سکتا۔ پہلی صورت میں اگر اس نے مؤکل کی چیز اپنے لئے خرید لی یا دوسری صورت میں اپنا ہی سامان مؤکل کے لئے خرید لیا تو یہ بیع وشراء مؤکل کی اجازت پر موقوف ہوگی، اس نے اگر اجازت دے دی تو یہ اس کی طرف سے قبول سمجھا جائے گا۔

(۳۰) نمبر ۲۹ میں مذکور قاعدے سے یہ صورت مستثنیٰ ہوگی، اگر باپ اپنے صغیر بچے کا مال خود ہی خرید لے یا اس کے لئے کچھ سامان اپنے مال میں سے خریدے تو یہ درست ہوگا، شرط یہ ہے کہ ثمن مثل سے ہو یا اس قدر غبن (کمی زیادتی) سے ہو جسے عادۃً لوگ گوارا کر لیتے ہیں۔

البتہ یتیم کے وصی کے لئے اس طرح یتیم کا مال اپنے ہی ہاتھوں بیچ لینا یا یتیم کے لئے اپنا ہی مال خرید لینا درست نہیں، ہاں اگر یتیم کا واضح فائدہ ہو تو یہ بھی درست ہوگی۔

(۳۱) اگر مشتری مبیع خرید کر معصیت کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کا حکم درجِ ذیل صورتوں کے مطابق ہوگا۔

(۱) بائع کا مقصود معصیت میں مشتری کا تعاون کرنا ہو، مثلاً مشتری کی جانب سے ہونے والی معصیت میں تعاون کی نیت ہو، یا عقد میں ایسی کوئی تصریح ہو کہ بائع یہ چیز اس لئے بیچ رہا ہے تا کہ مشتری اسے معصیت میں استعمال کرے، جیسے انگور یا شیرۂ انگور شراب بنانے کے مقصد کی تصریح کے ساتھ بیچنا، یا مبیع ایسی چیز ہو جو معصیت ہی کے کام آتی ہو، جیسے پرستش کے لیے بنائی جانے والی مورتیاں بیچنا، ان صورتوں میں عقد حرام ہوگا، منعقد نہ ہوگا اور بائع گنہ گار ہوگا۔

(۲) اور اگر بائع کا مقصود اعانت علی المعصیت نہیں، لیکن بیع اس معصیت کا سبب بنتی

ہے،تو عقد حرام نہ ہوگا، ہاں اگر یہ بیع معصیت کے لیے سببِ محرک ہوتو پھر یہ عقد بھی حرام ہوگا۔اور اگر سببِ محرک نہ ہو، بلکہ سببِ قریب ہو اس طور پر کہ وہ چیز موجودہ حالت میں ہی معصیت میں استعمال کی جاتی ہو اور فاعل (مشتری) کو کچھ نئی تبدیلی کرنے کی ضرورت نہ ہوتو بیع مکروہ تحریمی ہوگی، ورنہ مکروہِ تنزیہی ہوگی۔

(۳۲) بیع جائز ہونے کے لیے متعاقدین کی رضامندی شرط ہے۔

(۳۳) مکرَہ (جس پر جبر کیا گیا ہو ایسے شخص) کی بیع فاسد ہوگی اور جبر (اکراہ) کے ختم ہونے کے بعد مکرَہ کی اجازت پر موقوف رہے گی۔اکراہ ختم ہونے کے بعد مکرَہ یہ بیع درست قرار دے تو نافذ ہوگی، ورنہ باطل ہوگی اور مکرِہ (جبر کرنے والے) کے تصرفات بھی باطل ہوں گے۔

نوٹ: اس میں اکراہِ ملجی وغیر ملجی دونوں شامل ہے۔(فقہ البیوع)

(۳۴) بیع میں اکراہ یہ ہے کہ مکرَہ بہ چیز (یعنی دھمکی) جان یا عضو کے تلف کرنے کی ہو، یا ایسی مصیبت کی ہو جس سے رضامندی فوت ہو جائے،لہٰذا اس میں مکرَہ، اس کی اولاد، والدین، بیوی، یا ذی رحم محرم کے متعلق دھمکی بھی شامل ہے، اور دھمکی چاہے جسمانی ایذا رسانی کی ہو یا مالی نقصان پہنچانے کی ہو یا مکرَہ کو کسی ظالم کے حوالے کر دینے کی ہو۔

(۳۵) ناجائز اثر ورسوخ (Undue Influence) اکراہ سے کمتر چیز ہے۔مطلب یہ ہے کہ مقصود کے حصول میں منصب کا استغلال کیا جائے۔اور عقود میں اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنے ظاہری منصب، مرتبہ یا معنوی عظمت ووقار استعمال کرتے ہوئے ایسے شخص کے ساتھ عقد کرنا چاہے جو اس سے کم درجے کا ہو۔مثلاً بیٹا باپ

کے سامنے، تلمیذ استاذ کے سامنے، مرید شیخ کے سامنے اور ماتحت امیر کے سامنے۔ اس طرح بڑے کے دباؤ میں جب کمتر شخص عقد کرے گا تو اس کے لئے بڑے کی پیش کش ٹھکرانا ممکن نہ ہوگا اور ناراضگی کے باوجود حقیقی رضامندی سے وہ عقد کرے گا ۔ایسے ناجائز رسوخ کی صورت میں صاحبِ معاملہ اگر یہ جانتا ہے کہ فریقِ آخر کی دلی رضامندی نہیں ہے اور دباؤ میں آکر عقد کر رہا ہے تو دیانۃً یہ بیع درست نہیں۔ پھر بھی اگر یہ بیع اکراہ، اضطرار یا دھوکے سے نہ ہو تو نافذ ہو جائے گی۔

(۳۶) اضطرار کی حالت میں کی گئی بیع کا حکم اضطرار کی صورتوں کے مطابق حسبِ ذیل ہوگا:

(ا) اضطرار، دوسرے کی جانب سے اکراہ کے سبب ہو۔ یہ صورت بیع مکرَہ میں شامل ہے، جیسا کہ نمبر ۳۳ میں گذر چکا۔

(ب) انسان کوئی چیز خریدنے یا بیچنے پر ایسے مخمصے کی وجہ سے مجبور ہو جائے کہ بیع نہ کرنے کی صورت میں اس کو اپنی یا اپنے عیال کی جان کا خوف لاحق ہو۔ مثلاً سخت بھوکا ہو اور ثمنِ مثل سے زیادہ ثمن سے کھانا خریدنے یا اپنا مال ثمنِ مثل سے بہت کم قیمت پر بیچنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو اور محض اپنی یا عیال کی بھوک دفع کرنے کے لیے ایسا کرتا ہو۔ ایسی صورتِ حال میں اگر خرید و فروخت ثمنِ مثل سے ہو تو بیع صحیح ہے، اور اگر غبن فاحش سے ہو تو بیع فاسد ہے؛ لیکن ایسی حالت میں خریدنے کی صورت میں خریدا ہوا کھانا اپنی حاجت پوری کرنے کے لئے کھانا حلال ہوگا، اور اس پر ثمن مثل ہی واجب ہوگا۔

(ج) اپنی غربت ومحتاجی یا قرض خواہوں کے مطالبہ کی وجہ سے آدمی بیچنے پر مجبور ہو جائے۔ یہ صورت اصطلاحاً اضطرار کے معنی میں شامل نہیں، لہٰذا جو بیع کی جائے گی وہ

صحیح ہوگی، چاہے غبن فاحش سے ہو؛ البتہ ایسی حالت میں اس شخص کے ساتھ معاملہ کرنے والے کا اس کو غبن میں مبتلا کرنا مکروہ ہوگا۔

(۳۷)تغریر(غلط بیانی) یہ ہے کہ ایک فریق (دوسرے کو لبھانے کے لئے) ایسی بات بیان کرے جس پر اعتماد کرتے ہوئے دوسرا فریق عقد کرنے پر رضامند ہو جائے اور پھر حقیقت اس کے خلاف معلوم ہو۔اس کی درج ذیل صورتیں ہیں:

(۱)مبیع کی جنس بیان کرنے میں غلط بیانی (تغریر) کی گئی ہو، مثلاً جیولری بیچنے والا یوں کہے کہ یہ سونے کی جیولری ہے، پھر پتہ چلے کہ یہ سونے سے ملمع چاندی کا زیور ہے، اس صورت میں بیع باطل ہے۔

(۲)وصفِ مبیع میں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہو، مثلا گاڑی بیچنے والا یوں کہے کہ یہ نئی کار ہے، یا فلاں ملک میں بنی ہوئی ہے، پھر حقیقت اس کے خلاف نکلے، تو اس صورت میں خیارِ وصف (خیار فوات الوصف) کے احکام لاگو ہوں گے۔خیار کے بیان میں اس کی تفصیل آئے گی، انشاءاللہ۔

(۳)مبیع کی مارکیٹ ویلیو (بازار میں رائج قیمت) بتانے میں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہو، مثلاً بائع نے یہ بتایا کہ بازار میں اس کی قیمت ایک ہزار ہے۔پھر پتہ چلا کہ بازار میں اس کا ریٹ پانچ سو ہے۔یا مشتری بائع سے یوں کہے کہ ایسی چیز بازار میں پانچ سو میں دستیاب ہے، اور اس طرح بائع سے پانچ سو میں خرید لے، پھر بائع کو پتہ چلے کہ یہ چیز بازار میں ایک ہزار میں فروخت ہو رہی ہے۔اس صورت میں 'خیارِ مغبون' کے احکام جاری ہوں گے، جس کی تفصیل عنقریب خیارات کے بیان میں آرہی ہے۔ان شاءاللہ۔

(۳۸) تدلیس، (دھوکہ بازی) یہ ہے کہ بائع مبیع میں ایسی کاریگری کرے، جس سے غیر حقیقی (مبیع میں موجود نہ ہوایسی) خوبی نمایاں ہو۔ مثلاً پرانا کپڑا اس طرح رنگ دے کہ نیا معلوم ہو۔ اس کا حکم تغریر (غلط بیانی) کی صورتوں کے مطابق ہوگا، اگر یہ دھوکہ بازی غبن فاحش سے جاملتی ہے، یا اس سے وصفِ مرغوب فیہ فوت ہوتا ہوتو مشتری کو خیارِ فسخ ملے گا۔ اور بعض صورتوں میں تاوان کا مطالبہ کرنے کا حق ہوگا یا نقصان واپس لینے کا اختیار رہوگا، بایں طور کہ بائع سے ناقص اور کامل مبیع کی قیمت کا درمیانی فرق وصول کیا جائے گا۔ خیارات کے بیان میں اس کی تفصیل آرہی ہے، ان شاءاللہ۔

(۳۹) خطا فی العقد، عقد کرنے میں متعاقدین یا کوئی ایک اپنی غلط فہمی کی وجہ سے غلطی کر دے، اس کی درج ذیل صورتیں ہیں:

(ا) الخطأ فی وجود المبیع: یعنی بائع نے یوں سمجھ کر بیع کی کہ مبیع موجود ہے، پھر معلوم ہوا کہ موجود نہیں، جیسے زید نے اپنے گودام میں موجود متعین سبزیاں بیچی، جنہیں مشتری بیع سے قبل دیکھ چکا تھا، پھر جب گودام کھولا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ خراب ہو چکی ہیں، یا بیع سے قبل ہی چوری ہوگئی تھیں، اس صورت میں بیع باطل ہے۔

(ب) مشتری کو مبیع کے متعلق یہ خطا (غلط فہمی) ہو کہ وہ اپنی (مشتری کی) مملوک نہیں، مثلاً زید عمرو سے کوئی زمین یوں سمجھتے ہوئے خریدتا ہے کہ عمرو اس کا مالک ہے، پھر پتہ چلے کہ وہ زمین زید ہی کی مملوکہ ہے، اس طرح کہ زید نے یہ زمین کسی سے میراث میں پائی ہے، مگر خریدتے وقت اس کو اس بات کا علم نہ تھا۔ اس صورت میں مبیع بائع کی مملوک نہ ہونے کی وجہ سے بیع باطل ہے۔

(ج) استحقاق۔ اس کی صورت یہ ہے کہ زید عمرو سے کوئی چیز یوں جان کر خریدے کہ

عمرو ہی اس کا مالک ہے، پھر گواہوں سے یہ ثابت ہو جائے کہ اس چیز کا حقیقی مالک خالد ہے، عمرو نہیں۔ اس صورت میں محض استحقاق سے بیع فسخ نہ ہوگی ، بلکہ مستحق (مالک حقیقی) کی اجازت پر موقوف رہے گی، البتہ اگر مستحق مبیع پر قبضہ کرلے اور بائع مشتری کو ثمن لوٹا دے تو بیع فسخ ہوگئی۔ اور اگر مالک حقیقی بیع کو جائز کر دے تو مبیع پر مشتری کی ملکیت جاری رہے گی اور مالکِ حقیقی بائع سے ثمن وصول کرلے گا اور اگر مالکِ حقیقی بیع کی اجازت نہ دے تو بیع فسخ ہو جائے گی اور مستحق کو حق ہوگا کہ مشتری سے مبیع لے لے اور مشتری اپنا ثمن بائع سے وصول کرے۔

(د) مبیع کی معرفت میں خطا۔ وہ یہ ہے کہ مبیع کی جنس میں یا مدارِ عقد کسی بنیادی وصف میں یا مقدار کی معرفت میں خطا (بھول) ہو جائے۔ اس طور پر کہ بیع کرتے وقت یہ گمان ہو کہ مبیع فلاں جنس کی ہے پھر کسی دوسری جنس نکل آئے۔ مثلاً خریدتے وقت یوں سمجھتا ہے کہ جو کچھ خرید رہا ہے وہ سونا ہے، پھر پتہ چلا کہ چاندی ہے۔ یا جنس تو وہی ہے لیکن معقود علیہ یعنی موجود مبیع اور مشتری کی مطلوبہ مبیع میں تفاوت فاحش ہو؛

ایسی خطا اگر دونوں جانب سے ہو اور دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ غلطی سے یہ عقد ہو گیا ہے تو عقد باطل سمجھا جائے گا۔

اور اگر خطا کسی ایک جانب سے ہو، اور اس میں دوسری جانب سے تغریر، تدلیس سے کام نہ لیا گیا ہو تو عقود کی نوعیت کے اعتبار سے حکم مختلف ہوگا۔ اور جس قاعدے پر عمل ہوگا وہ یہ ہے کہ، خطا کے سبب سے ہونے والے نقصان کا اندازہ اور خطا کار یعنی نقصان کا ذمہ دار متعین کیا جائے گا۔ اور یہ عقد در عقد الگ الگ ہوسکتا ہے، اس لئے ایسے امور میں فیصلہ قاضی کے سپرد ہے۔ قاضی اپنے سامنے پیش ہونے والے ہر

قضیہ میں اصول وقواعداورعدل وانصاف کے مطابق اپنی صوابدید سے فیصلہ کرے گا

(۴۰) دکھلاوے کی مصنوعی بیع۔(بيع التلجئة أو الهزل) دونوں عاقدین آپس میں حقیقی بیع مراد نہ ہونے کی پیشگی مفاہمت کرکے کسی غرض کے مدنظر فقط دوسروں کے سامنے خرید وفروخت ظاہر کریں۔(ایسا کبھی ظالم حاکم کی مجبوری کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔)ایسی بیع کا حکم یہ ہے کہ اگر عاقدین بیع سے قبل ہی اتفاق کرلیں کہ جو بیع کریں گے وہ غیر مقصود بیکار ہوگی، پھر عقد کریں تو یہ بیع باطل اور غیر منعقد ہوگی۔ اورمنازعت کی صورت میں جوکوئی ہزل وتلجئہ کا دعوی کرے،اس پر لازم ہے کہ سابقہ اتفاق ثابت کرنے کے لئے بینہ پیش کرے۔

اوراگر فقط ثمن کی جنس یا مقدار میں دکھلاوا یا ہزل کرتے ہوں، بعداس کے کہ اصل بیع حقیقی ہونے پر دونوں متفق ہیں تو ایسی پیشگی مفاہمت کا کوئی اعتبار نہیں،اور قضاءً یہ بیع اسی ثمن پر منعقد سمجھی جائے گی جو عقد کے وقت دونوں نے بیان کیا ہو۔

(۴۱) ظاہری بیع (العقود الصوریۃ/Benami contracts) یہ ہے کہ مبیع حقیقی مشتری کے علاوہ کسی اورشخص کے نام پر خریدی جائے،تا کہ سرکاری دفاتر میں اس شخص کا نام درج کیا جائے۔ایسا کسی مصلحت کی وجہ سے ہوتا ہے۔حقیقی مشتری وہی ہوتا ہے جو ثمن ادا کرتا ہے۔اس صورت میں مالک حقیقی بھی وہی شخص سمجھا جائے گا جو ثمن ادا کرے۔البتہ یہ ثابت ہونا ضروری ہے کہ وہی حقیقی مشتری ہےاوردوسرے شخص کے نام کا اندراج فقط نمائشی ہے۔

(۴۲)عاقدین کی رضامندی کی شرط سے درج ذیل حالات مستثنیٰ ہیں:

(الف) حقیقی مفادِ عامہ کے پیش نظر حکومت کسی ایسی زمین خریدنے پر مجبور ہو جس

کے بغیر وہ عوامی ضرورت پوری نہ ہوسکتی ہوتو حکومت کے لئے جائز ہے کہ مالک سے وہ زمین ادائیگی کے دن کی مارکیٹ ویلیو کے عوض خرید لے۔ اور ثمن کی ادائیگی کے بغیر مالک سے زمین کا قبضہ نہ لے۔

(ب) تاجر لوگ شہریوں کی اشیاءِ ضروریہ ذخیرہ کرلیں تو حکومت ایسا ذخیرہ بیچ سکتی ہے، چاہے تاجر اس پر رضامند نہ ہو۔

(ج) اگر حکومتی طور پر شرعی شرائط کے مطابق انصاف کی بنیادوں پر قیمتوں کی تحدید کی جاتی ہو تو تاجروں کو متعینہ قیمت سے زیادہ وصول نہ کرنے پر مجبور کیا جائے گا، چاہے وہ اس پر رضامند نہ ہوں۔

(د) شفیع بطور حقِ شفعہ غیر منقولہ مبیع (جائداد) وصول کرسکتا ہے۔ حقِ شفعہ اولاً شریک فی نفس المبیع کے لئے، پھر شریک فی حق المبیع کے لئے اور پھر جار ملاصق کو ملتا ہے۔

مبیع ،ثمن اور ان سے متعلق صحتِ بیع کی شرائط کا بیان

(۴۳) بیع منعقد ہونے کے لئے دونوں عوض کا مال ہونا شرط ہے۔ پس جو چیز مال نہ ہوگی اس کی بیع منعقد نہ ہوگی، بلکہ وہ بیعِ باطل ہے۔

مال: ہر وہ چیز (عین) اور جائز منفعتِ مؤبدہ ہیں جو لوگوں کے درمیان مادی قیمت رکھتی ہو۔

(۴۴) حقوق کی بیع وشراء کے حکم میں درج ذیل تفصیل ہے:

(الف) وہ حقوق جن کی مشروعیت دفعِ ضرر کے لیے ہوتی ہے اور وہ اصالۃً ثابت نہیں ان کا عوض لینا کسی بھی طریقے سے جائز نہیں، نہ تو فروختگی کے ذریعہ، نہ صلح اور دستبرداری کے ذریعہ۔ مثلاً حقِ شفعہ، عورت کا حقِ تقسیم، مخیّرہ کا خیار۔

(ب) جو حقوق فی الحال ثابت نہیں، اور مستقبل میں متوقع ہیں، ان کا عوض لینا بھی کسی صورت میں جائز نہیں، جیسے مورث کی زندگی میں حقِ وراثت کا عوض لینا، آزاد کردہ غلام کی زندگی میں حقِ ولاء کا عوض لینا۔ رٹائرمنٹ کی پنشن کا حق۔

(ج) جو حقوقِ شرعیہ اصحابِ حقوق کے لئے اصالۃً ثابت ہوتے ہیں، لیکن وہ حقوق شرعاً ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف منتقل ہونے کے لائق نہیں ہے، ایسے حقوق کا عوض لینا بیع کے طریقہ پر درست نہیں، لیکن مال کے بدلے میں صلح کرنا یا دستبردار ہونا جائز ہے۔ جیسے حق قصاص، شوہر کا بیوی کے ساتھ نکاح باقی رکھنے کا حق۔ (چنانچہ شوہر سے اس حق کے سلسلے میں خلع یا مال کے عوض طلاق دینے پر صلح کرنا جائز ہے۔)

(د) وہ حقوق عرفیہ جو اعیان کے ساتھ وابستہ دائمی منافع سے عبارت ہیں، جیسے راستہ پر چلنے کا حق، پانی لینے کا حق، پانی بہانے کا حق، حق تعلّی، ان حقوق کی بیع جائز ہے۔ بشرطیکہ جواز سے کوئی اور مانع مثلاً غرر اور جہالت؛ موجود نہ ہو۔ تجارتی نام، تجارتی علامت، حق امتیاز (Franchise) اسی قسم میں شامل ہیں، بشرطیکہ صارفین کے حق میں التباس یا دھوکہ لازم نہ آئے۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ اس حق کے بیچنے کا عمومی اعلان کر دیا جائے، اور بائع اپنی ٹیکنک اور پیشہ ورانہ طریقۂ کار مشتری کو دیدے۔ اسی طرح حق ایجاد، حق اشاعتِ کتب، اور تجارتی لائسنس کی بیع بھی اس قسم میں شامل ہیں، بشرطیکہ یہ قانوناً جائز ہو اور جھوٹ اور دھوکہ پر مشتمل نہ ہو۔

(ھ) حقِ اسبقیت، جیسے تحجیر (پتھر گاڑنے) کے بعد زمین کو قابل کاشت بنانے کا حق، بیچنا جائز نہیں، البتہ مال لے کر بطور صلح دست بردار ہونا جائز ہے۔

حق کی بیع اور عوض لے کر دست بردار ہونے میں فرق یہ ہے کہ بیع کے ذریعہ حق مشتری کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔جب کہ محض دست برداری سے وہ حق مشتری کی جانب منتقل نہیں ہوتا۔فقط دست بردار ہونے والے کی طرف سے مزاحمت ختم ہوجاتی ہے۔اب اگر دست برادر ہونے والے شخص کے علاوہ کسی اور کی طرف سے کوئی مزاحمت نہ ہوتو وہ اپنا حقِ احیاءِ ارض استعمال کرسکتا ہے۔

(و)حقِ وظائف (ملازمت) کا بیچنا جائز نہیں؛لیکن مال کے عوض اس سے دست بردار ہونا درست ہے۔اسی طرح گھر یا دکان میں عقدِ اجارہ جاری رکھنے کا حق بیچنا جائز نہیں؛لیکن مالی معاوضہ لے کر اس سے دست بردار ہونا درست ہے،بشرطیکہ اجارہ کی کوئی مدت متعین ہو۔مستاجر اجارہ جاری رکھنے کے اپنے حق سے دست بردار ہوجائے تو پھر جس کے حق میں دست بردار ہوا ہے وہ موجر کے ساتھ مستقل عقدِ اجارہ منعقد کرے گا۔(فقہی مقالات:۱-۱۵۹/ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے فیصلے ص: ۱۴۸،اور تیسرے سیمنار کے مقالات)

(ز)عالمی اسٹاک مارکیٹ میں جسے بیع الخیارات (options) کہا جاتا ہے اسے بیچنا بھی جائز نہیں۔option کا مطلب یہ ہے کہ طرفین میں سے کوئی ایک،مدتِ معینہ کے دوران آپس میں طے شدہ قیمت پر کسی چیز کے بیچنے یا خریدنے کا التزام کرے،اور اسی التزام کی بنیاد پر option (اختیار) بیچنے والا اس التزام کا معاوضہ طلب کرے۔(اسلام اور جدید معیشت وتجارت:۷۶)

(۴۵)انعقاد بیع کے لیے شرط ہے کہ دونوں عوض (مبیع اور ثمن) عرفاً اور شرعاً مالِ متقوم ہو۔عرفاً متقوم ہونا مال سے انتفاع ممکن ہونے کے تابع ہے،لہٰذا جو چیز قابل انتفاع

نہ ہوگی وہ مالِ متقوم نہ ہوگی۔اور شرعاً متقوم ہونا یہ ہے کہ شریعت نے کسی بھی شکل میں اس شئی سے انتفاع مباح قرار دیا ہو، پس جس چیز سے کسی بھی صورت میں انتفاع جائز نہ ہو وہ چیز شرعاً مالِ متقوم نہیں۔اس اعتبار سے شراب اور خنزیر مسلمانوں کے لئے مالِ متقوم نہیں، گر چہ اہل کتاب کے معاملات میں ان کے مابین یہ دونوں چیزیں مالِ متقوم ہیں۔اس سلسلے میں قاعدہ یہ ہے کہ جس چیز کا کسی مباح کام میں استعمال کرنا ممکن ہو اس کی بیع بھی جائز ہے اور جس چیز کا کوئی مباح طریقہ سے استعمال ممکن نہ ہو اس کی بیع جائز نہیں، کیوں کہ وہ چیز شرعاً متقوم نہیں۔

(۴۶) انعقادِ بیع کے لیے شرط ہے کہ بوقتِ عقد مبیع موجود ہو۔پس بالکل ناپید چیز کی بیع جائز نہیں، اِلا یہ کہ بیع سلم یا عقدِ استصناع شرائط کے مطابق ہو۔اور جس مبیع کا کچھ حصہ موجود ہو اور کچھ حصہ موجود نہ ہو، مثلاً درخت کے تمام پھلوں کی بیع (دراں حالیکہ کچھ پھل موجود ہیں اور کچھ ابھی موجود نہیں) تو ان کا بیچنا حاجت کے پیش نظر جائز ہوگا۔ مسلم فیہ اور محل استصناع (آرڈر دی ہوئی چیز) کو وصول ہونے سے پہلے بیچنا جائز نہیں۔

(۴۷) انعقادِ بیع کے لیے شرط ہے کہ مبیع بائع کی مملوک ہو۔لہٰذا بائع جس چیز کا مالک نہ ہو، ایسی چیز کی بیع باطل ہے۔اسی طرح شرعاً مباح الاصل قرار دی گئی چیزوں کی بیع بھی باطل ہے، جیسے سمندر اور ندیوں کا پانی، گھانس اور آگ وغیرہ۔

- بیع کے صحیح ہونے کے لیے یہ شرط نہیں کہ مشتری عقد کے وقت نقود (پیسوں) کا مالک ہو۔اگر بوقتِ عقد وہ پیسوں کا مالک نہیں تب بھی بیع درست ہو جائے گی اور ثمن اس کے ذمہ پر واجب ہوگا۔(ملاحظہ ہو نمبر: ۵۵)

(۴۸) انعقادِ بیع کے لیے شرط ہے کہ بائع مبیع سپرد کرنے پر قادر ہو۔ لہٰذا بائع عقد کے وقت جو چیز سپرد کرنے پر قادر نہ ہو، اس چیز کی بیع باطل ہے۔ مثلاً ایسا گمشدہ جانور بیچنا جس کی جائے وجود کا کوئی علم نہیں، یا ہوا میں اڑنے والے پرندہ یا سمندر اور نہر میں موجود مچھلیاں بیچنا۔

◆ اسی حکم (عدمِ جواز) میں غیر مدیون کو دین بیچنا بھی شامل ہے۔ ہاں مدیون کو اسی کا دین نقد ثمن کے عوض ربا کے بغیر بیچنا درست ہے۔

◆ اسی طرح بقایا قرض کے بلوں (Bill of Exchange) اور بانڈز (Bonds) بیچنا یا درج شدہ قیمت (فیس ویلیو) سے کم میں خریدنا جائز نہیں؛ البتہ حقیقی قیمت کا اعتبار کرتے ہوئے بطریقِ حوالہ دوسرے کو منتقل کرنا درست ہے۔
(فقہی مقالات: ۶-۱۰۵/ اسلام اور جدید معشیت وتجارت: ۱۲۲، ۱۲۸)

◆ پوری دکان مع مالہ وما علیہ، بشمول قابل حصول قرضوں کے، بیچنا درست ہے۔ اس لئے کہ اصل مقصود دکان میں موجود سامان بیچنا ہے، دیون کی بیع اس میں تبعاً شامل ہے۔

(۴۹) بیع کی صحت کے لئے شرط ہے کہ مبیع اور ثمن ہر دو معلوم ہو۔ پس اگر مبیع میں کوئی جہالت ہو، چاہے جنس میں ہو یا مقدار میں، تو بیع فاسد ہوگی، بشرطیکہ یہ جہالت مفضی إلی النزاع ہو۔ ہاں اگر عاقدین میں کسی نے خیارِ تعیین کی شرط کی ہو تو اس میں خیارِ تعیین کے احکام جاری ہوں گے۔

◆ اسی طرح مبیع کے افراد متفاوت ہوں تو اس کی تعیین میں جہالت بھی مفسدِ عقد ہے، جیسے ریوڑ میں سے ایک غیر معین بکری کی بیع۔

◆ اگر مبیع کی اکائیاں غیر متفاوت ہوں تو عدمِ تعیین مفسدِ بیع نہیں۔ جیسے گندم کے ڈھیر سے دس کیلو گندم کی بیع۔ اس صورت میں مشتری کو ڈھیر سے دس کیلو کی تعیین کا اختیار ہوگا۔

(۵۰) سامان کی بیع دراں حالیکہ وہ بوکس یا ڈبے میں پیک ہو اور براہِ راست دیکھا نہ جا سکتا ہو، جائز ہے، بشرطیکہ سامان کی جنس اور صفت معلوم ہو جائے، چاہے بوکس یا ڈبے پر لکھ کر اسے بیان کر دیا گیا ہو یا اس کا نام اور تجارتی علامت ان اوصاف کی وضاحت کر دیتے ہوں۔ اگر یہ سامان خلافِ وصف پایا جائے تو مشتری کو خیارِ وصف ملے گا۔

(۵۱) مبیع کا مشترک (مشاع) ہونا اس کے معلوم ہونے کے منافی نہیں ہے۔ پس عمارت، زمین یا سامان میں حصہ مشترک بیچنا جائز ہے، بشرطیکہ اپنا حصہ نہ بیچنے والے شریک کو کوئی ضرر نہ پہنچے۔

(۵۲) جوائنٹ اسٹاک کمپنیوں کے حصص (شیرز Shares) خریدنا اور بیچنا جائز ہے، بشرطیکہ کمپنی نقد رقوم کے علاوہ دیگر جائداد کی مالک ہو اور اس کی سرگرمیاں حلال ہوں۔

◆ اگر اس کی آمدنی کا کوئی حصہ حرام ہو، جیسے بینک میں رکھی گئی امانتوں کا سود، تو شیرز رکھنے والے پر ضروری ہے کہ کمپنی میں داخل ہونے والی حرام آمدنی کا مساوی حصہ صدقہ کر دے۔

◆ جس کمپنی نے اپنی سرگرمی شروع نہ کی ہو اور کمپنی کا سارا اثاثہ محض نقود کی شکل میں ہو تو ایسی کمپنی کے شیرز فیس ویلیو سے کم یا زیادہ میں بیچنا جائز نہیں۔ (شیرز کی خرید و فروخت کی مزید تفصیل ملاحظہ ہو: اسلام اور جدید معیشت و تجارت: ۸۵،۸۹ وما بعد/ فقہی مقالات، ج:۱، ص۱۴۴)

(۵۳) بیع کی صحت کے لیے شرط ہے کہ مبیع بائع کی مملوک ہو، اور مبیع پر بائع کا حقیقی یا حکمی قبضہ ہو۔ پس اگر کسی شخص نے کوئی چیز خریدی اور اس پر قبضہ کرنے سے پیشتر کسی دوسرے کو بیچ دی تو یہ بیع فاسد ہے۔

- قبضۂ حقیقی یہ ہے کہ مبیع حسی اعتبار سے بائع کے قبضہ (ہاتھ) میں ہو۔ اور قبضہ حکمی سے مراد 'تخلیہ' ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بائع کسی رکاوٹ کے بغیر جب چاہے، اس پر حسی قبضہ کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔
- تخلیہ تمام مبیعات میں قبضہ کے قائم مقام ہے، خواہ وہ چیز مکیلی ہو، موزونی ہو، عددی ہو یا زمین ہو۔ سوائے بیع صرف، کہ اس میں تخلیہ قبضہ کے قائم مقام نہیں، بلکہ حسی قبضہ ضروری ہے۔

(۵۴) دکان (اسٹور وغیرہ) سے ملنے والا وثیقہ (پرمٹ، کوپن وغیرہ) جو نمبر اندراج کے مطابق متعین سامان کی نمائندگی کرتا ہو، اور حامل وثیقہ جب چاہے اسٹور سے وہ سامان وصول کرسکتا ہو، وہ قبضۂ حکمی اور تخلیہ کے حکم میں ہے۔ اسی طرح یہ وثیقہ ذخیرہ کردہ سامان میں مشترکہ حصہ کی نمائندگی کرتا ہو تو اس وثیقہ یا کوپن پر قبضہ کرنا سامان پر حکمی قبضہ کے حکم میں ہے۔

(۵۵) اگر بیع کا ثمن نقد ہے تو بیع کی صحت کے لیے یہ شرط نہیں کہ یہ ثمن بوقتِ عقد مشتری کی ملکیت ہو، اس لیے کہ ثمن مشتری کے ذمہ پر واجب ہوتا ہے، پس یہ جائز ہے کہ وہ ادائیگی کے وقت مالک بن جائے، خواہ بیع نقد ہو یا ادھار۔

(۵۶) ثمن کی جہالت مفسدِ بیع ہے۔ لیکن دونوں فریق عقد میں ثمن کی تعیین کے کسی باضابطہ معیار پر متفق ہو جائے جیسے مارکیٹ کی قیمت، پھر ادائیگی وقت اس کی معرفت میں

جہالت پیش آئے تو مفسدِ عقد نہیں۔

(۵۷) اداءِ ثمن کے لئے بیان کردہ مدت کی جہالت بھی مفسدِ بیع ہے۔

(۵۸) بینک میں کسی کے اکاؤنٹ میں نقد جمع کرادینا، خواہ براہِ راست ہو یا بینک ٹرانسفر کے ذریعہ ہو، اکاؤنٹ ہولڈر کا اس رقم پر قبضہ سمجھا جائے گا اور بینک قبضہ کا وکیل سمجھا جائے گا۔

- اسی طرح بینک ڈرافٹ (Bank Draft) کی ادائیگی مندرج رقم کی سپردگی سمجھی جائے گی۔
- جب کہ پرسنل چیک (Personal check) دینا اس پر درج رقم کی ادائیگی نہیں سمجھی جائے گی، جب تک کہ صاحبِ حق اس کو وصول نہ کرلے یا اپنے اکاؤنٹ میں جمع نہ کرادے۔

(۵۹) ڈیبٹ کارڈ (Debit card) یا چارج کارڈ (Charge Card) یا کریڈٹ کارڈ (Credit Card) کے ذریعہ ادائیگی کرنا 'حوالہ' ہے، جس سے مشتری کا ذمہ بری ہوجائے گا اور اس پر حوالہ کے احکام جاری ہوں گے۔

(۶۰) معدنی یا کاغذی ثمن عقودِ صحیحہ میں متعین کرنے سے متعین نہ ہوں گے، لہٰذا مشتری نے عقد کے وقت کسی ثمن کی طرف اشارہ کیا ہو اس کے باوجود بھی اس کے لئے جائز ہے کہ دوسرا ثمن ادا کرے۔

- اسی طرح عقودِ فاسدہ میں بھی اشارہ کرنے سے ثمن متعین نہ ہوگا۔
- البتہ امانات اور عقودِ باطلہ میں اشارہ کرنے سے یہ اثمان متعین ہوجائیں گے۔

صلبِ عقد سے تعلق رکھنے والی شرائط

(٦١) بیع کے جائز اور صحیح ہونے کے لیے شرط ہے کہ وہ فی الحال یعنی وقتِ عقد ہی منعقد (پوری) ہو جائے۔ پس ایسی بیع صحیح نہ ہوگی جو کسی شرط پر معلق ہو۔ اسی طرح وہ بیع بھی صحیح نہ ہوگی جو مستقبل کی کسی تاریخ پر منسوب (معلق) ہو۔

(٦٢) اگر بیع کسی شرطِ فاسد کے ساتھ مشروط ہے تو یہ بیع فاسد ہے۔

درج ذیل تین اقسام پر متضمن شرائط کے علاوہ بیع میں مشروط کی جانے والی تمام شرائط فاسد ہیں۔

(الف) وہ شرط مقتضائے عقد کے مطابق ہو۔ مثلاً یہ شرط ہو کہ بائع مشتری کو مبیع سپرد کر دے گا، یا مشتری بائع کو ثمن ادا کرے۔

(ب) وہ شرط عقد کے مناسب ہو۔ مثلاً ادھار بیع میں مشتری سے کفیل پیش کرنے یا رہن رکھنے کی شرط کی جائے۔

(ج) ایسی شرط ہو جو تاجروں کے درمیان کسی رد و قدح اور انکار کے بغیر متعارف (رائج) ہو۔ مثلاً فریج کی خریداری میں شرط کی جائے کہ بائع مشتری کے گھر میں نصب کر دے گا، اور متعینہ مدت تک اس کے سلامت رہنے کا ذمہ (گارنٹی) لے۔

(٦٣) ایک صفقہ (عقد) میں دوسرے صفقہ کی شرط لگانا جائز نہیں۔ مثلاً کار بیچنے والا یہ شرط کرے کہ مشتری اپنا گھر اُسے کرایہ پر دے گا۔

ہاں اگر کسی کاروباری کام کی نوعیت ہی چند عقود ایک صفقہ میں مربوط ہونے کا تقاضا کرے اور کسی نکیر کے بغیر اس کا عرف جاری ہو تو درست ہے۔ مثلاً ٹریویل ایجنٹ کا حج، عمرہ یا تفریحی ٹور کا انتظام کرنا۔ اس میں ویزا کا حصول، سفر کی ٹکٹوں کی خریداری،

ہوٹلوں یا خیموں میں قیام، کھانا پانی کی فراہمی ؛ وغیرہ سب کچھ ایک صفقہ (عقد) میں متعین معاوضہ لے کر فراہم کیا جاسکتا ہے۔

(٦٤) بیع بالوفاء جائز نہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ بائع متعین ثمن کے عوض کوئی چیز اس شرط کے ساتھ بیچتا ہے کہ جب مشتری کو ثمن واپس کر دیا جائے گا تو مشتری بائع کو وہ چیز واپس کر دے گا۔ صحیح یہ ہے کہ یہ معاملہ رہن کے قبیل سے ہے، لہٰذا مشتری کے لئے جائز نہیں کہ ایسی خریدی ہوئی چیز سے نفع اٹھائے، کیوں کہ یہ درحقیقت شئ مرہون سے نفع اٹھانا ہے اور ربا میں شمار ہوگا۔

ہاں اگر بیع میں یہ شرط نہ لگائی گئی ہو، پھر مشتری نے بائع کو یہ وعدہ کیا کہ بائع جب ثمن لے کر آئے گا تو وہ یہ مبیع اس کو بیچ دے گا، تو ایک جائز وعدہ ہے اور قضاءً لازم ہوگا۔

اور اگر یہ وعدہ بیع سے قبل ہو پھر اس شرط کا ذکر کیے بغیر بیع ہوئی، مگر دونوں نے یہ صراحت کر رکھی ہے کہ یہ بیع سابقہ وعدہ پر مبنی ہے تو یہ معاملہ بیعِ مشروط کے حکم میں ہے۔ اور اگر اس بیع کے سابقہ وعدہ پر مبنی ہونے کی صراحت نہیں کی ہے تو یہ بیع جائز ہے۔

(٦٥) بیعِ استغلال یہ ہے کہ بائع 'بیع بالوفا' کرے، پھر مشتری سے وہی چیز کرایہ پر لے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر بیع کا اعادہ یا کرایہ پر لینا بیع میں مشروط تھا تو یہ جائز نہیں۔

اگر بیع میں وفا کی شرط نہ تھی بلکہ مشتری نے عقدِ بیع سے الگ وفا کا وعدہ کیا تھا؛ نیز اجارہ کی شرط بھی بیع میں نہ تھی بلکہ شرط سابق کے بغیر مبیع کرایہ پر لے رہا ہے تو یہ جائز ہے، بشرطیکہ مشتری اولاً مبیع پر قبضہ کرلے، پھر بائع کو اجرت پر دے۔

(٦٦) البیع الاجاری (hire purchase)، کی حقیقت یہ ہے کہ چیز کا مالک اپنی چیز

دوسرے شخص کو اس شرط کے ساتھ کرایہ پر دے کہ مستاجر جب اجرت کی تمام قسطوں کو متعین مدت میں ادا کر دے تو وہ مزید ثمن ادا کئے بغیر اس چیز کا مالک بننے کا حقدار ہوگا۔ یہ صورت شرعاً جائز نہیں، کیوں کہ یہ عقد بیع اور اجارہ کے مابین متردد ہے۔

(٦٧) الاجارة التمويلية (financing lease) شرعاً ممنوع اور حرام ہے۔ اس میں موجر شخص اجرت پر دی ہوئی چیز کا ضامن نہیں ہوتا، نہ ہی اس بنیادی حفاظت کا ضامن ہوتا ہے جس کے بغیر حصول منفعت ممکن نہیں یا جس میں مستاجر کی زیادتی کے بغیر چیز ہلاک ہونے کے باوجود اجرت کا مطالبہ جاری رہتا ہے۔

(٦٨) تملیک پر منتج ہونے والا اجارہ، یہ ہے کہ مؤجر اپنی چیز اجرت پر دیتے وقت خلافِ تقاضائے عقد کوئی شرط نہ لگائے، اس کے بعد مؤجر یہ وعدہ کرے کہ اگر مستاجر پوری اجرت اس کے اوقات پر ادا کرتا رہا تو اس کو یہ چیز باہمی رضامندی سے کسی ثمن کے عوض فروخت کر دی جائے گی۔ ایسا اجارہ ذیل کی شرطوں کے ساتھ جائز ہے۔

(ا) دونوں (اجارہ اور بیع) الگ الگ عقد ہو، جن کا وقت ایک دوسرے سے علیحدہ اور مستقل ہو، اس طور پر کہ عقدِ اجارہ کے ختم کے بعد ہی عقدِ بیع کیا جائے یا تملیک کا وعدہ ہی اجارہ کی مدت کے اختتام پر کیا جائے۔ احکام میں خیار اور وعدہ مساوی ہیں۔

(ب) عقدِ اجارہ بالفعل مقصود و مراد ہو۔ بیع کے لیے آڑ اور بہانے کے طور پر نہ ہو۔

(ج) اجرت پر دی ہوئی چیز مالک کی ضمانت میں ہو، مستاجر کے ضمان میں نہ ہو۔ چنانچہ مستاجر کی تعدی یا زیادتی کے بغیر چیز کو لاحق ہونے والا نقصان مؤجر ہی برداشت کرے گا۔ اور اجرت پر دی ہوئی چیز کی منفعت کے فوت ہونے کی صورت

میں مستاجر پر کچھ لازم نہیں ہوگا۔

(د) اگر یہ عقد اجرت پر دی ہوئی چیز کے حفاظت کے بیمہ پر مشتمل ہو تو وہ اسلامی تعاونی بیمہ ہونا چاہیے، تجارتی بیمہ نہ ہو، بیمہ کے مصارف مؤجر ہی برداشت کرے گا، مستاجر نہیں۔

(ہ) تملیک پر منتہی ہونے والے ایسے عقدِ اجارہ پر پوری مدتِ اجارہ کے درمیان اجارہ کے احکام لاگو ہوں گے اور پھر عین کی تملیک کے وقت بیع کے احکام لاگو ہوں گے۔

(و) اجارہ کی مدت کے دوران چیز کے غیر استعمالی مصارف مؤجر پر ہوں گے، مستاجر پر نہیں۔

(۶۹) مبیع میں سے کوئی چیز یا کچھ مقدار کا استثناء کرنا درست ہے۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ مستقلاً جس چیز کی بیع درست ہو اس کا بیع سے استثناء بھی درست ہے اور جس چیز کی مستقلاً بیع درست نہ ہو اس کا استثناء بھی درست نہیں۔

بیع کی تقسیمات

پہلی تقسیم بدلین کی ادائیگی کے اعتبار سے

(۷۰) اگر بیع اس طور پر ہوئی ہے کہ اس سے بائع کو ثمن کے مطالبہ کا اور مشتری کو مبیع کی حوالگی کے مطالبہ کا فوری حق ثابت ہو رہا ہے تو اسے 'نقد بیع' کہیں گے۔ ایسی بیع میں بائع ثمن وصول کرنے تک مبیع روک سکتا ہے۔

اور اگر عقد میں ایسی کوئی صراحت نہیں کہ ثمن مشتری پر مستقبل میں واجب ہوگا تو یہ بیع بھی 'نقد' سمجھی جائے گی اور بائع کسی بھی وقت ثمن کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

(۷۱) 'بیع الکالی بالکالی' یعنی دونوں عوض ادھار ہوں، ایسی بیع جائز نہیں۔

(۷۲) اگر عقدِ بیع میں یہ شرط کر دی گئی کہ مشتری پر ثمن کی ادائیگی مستقبل کی کسی تاریخ پر واجب ہوگی تو اسے 'ادھار بیع' کہیں گے۔ اس کے جواز کے لیے شرط ہے کہ ادھار کی مدت یعنی ادائے ثمن کا وقت عاقدین کو معلوم ہو۔

- عاقدین اگر متفق ہوں کہ ثمن کی ادائیگی قسطوں میں ہوگی تو یہ بھی جائز ہے، بشرطیکہ ہر قسط کی مقدار اور ادائیگی کا وقت متعین ہو۔ ان امور میں اگر ایسی جہالت ہے جو نزاع کا سبب بن سکتی ہو تو بیع فاسد ہے۔

(۷۳) ادھار بیع میں ادھار کی مدت مشتری کا حق ہے۔ لہٰذا بائع کا وقت سے پہلے ثمن کا مطالبہ کرنا جائز نہیں۔ ثمن کی وصولی کے لیے مبیع روک لینا بھی جائز نہیں۔ ہاں بائع مشتری سے کفیل یا رہن کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ اس میں یہ بھی جائز ہے کہ مشتری قبضہ کے بعد یہی مبیع رہن رکھ دے، مگر قبضہ سے پہلے رہن نہیں رکھ سکتا۔

(۷۴) نقد کی بہ نسبت ادھار میں ثمن کا زیادہ ہونا جائز ہے، جب کہ ثمن کی مقدار، ادائیگی کا وقت اور معاملے کے ادھار ہونے پر دونوں متفق ہوں۔

- یہ جائز نہیں کہ معاملہ ادھار اور نقد کے درمیان معلق ہو، مثلاً بائع یوں کہے کہ اس چیز کی نقد قیمت دس روپیہ ہے اور ادھار قیمت پندرہ روپیہ ہے، اور اس کے بعد دونوں صورتوں میں سے کسی ایک کی تعیین کے بغیر ہی مشتری مبیع لے کر چل دے۔
- یہ بھی جائز نہیں کہ دونوں بیع کے ادھار ہونے پر تو متفق ہوں، مگر بائع یوں کہے کہ اگر ایک مہینہ بعد ثمن ادا کر دیا تو پندرہ روپیہ اور دو ماہ بعد ادا کرے گا تو بیس روپیہ اور پھر کسی ایک مدت کی تعیین کے بغیر دونوں فریق معاملہ ختم کر دے (یعنی مشتری مبیع لے کر چل دے)۔

• مختلف مدتوں کے مطابق جداگانہ قیمتیں بیان کرنا فقط بھاؤ تال کے وقت ہی درست ہے، اور بیع جائز ہونے کے لیے ضروری ہوگا کہ جدا ہونے (معاملہ پورا کرنے) سے پہلے دونوں فریق کسی ایک مدت اور اس کی قیمت حتمی طور پر متعین کر دیں۔ اگر اس طرح مدت اور قیمت کی تعیین نہ کی تو بیع فاسد ہوگی۔

(۷۵) اگر مدیون مشتری وقتِ مقررہ پر ثمن ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو بائع کے لیے جائز نہیں کہ قیمت میں کچھ زیادتی کر دے۔ مہلت کے مقابلہ میں کچھ معاوضہ لینا درست نہیں۔ مشتری اگر تنگ دست ہے تو بائع پر لازم ہے کہ قیمت میں کچھ زیادتی کے بغیر ہی اس کو مزید مہلت دے اور اگر مالدار ہے تو بذریعہ قضا (عدالت) اپنے قرض کا مطالبہ کرے۔ اس (عدالتی) صورت میں بائع کے لیے گنجائش ہے کہ عدالت سے رجوع کرنے میں جو حقیقی مصارف اس کو پیش آئے ہوں اس کا مدیون سے مطالبہ کرے۔ حقیقی اور بالفعل مصارف سے زیادہ مطالبہ کرنا جائز نہیں۔

بیع سلم اور استصناع

(۷۶) 'سلم' نقد کے عوض ادھار بیچنے کا نام ہے۔ اس طرح کہ مشتری بوقتِ عقد ثمن ادا کر دے جب کہ مبیع بائع کے ذمہ رہے گی اور طے شدہ وقت پر حوالے کی جائے گی۔

بیع سلم میں مشتری کو 'رب السلم' یا 'مسلِم'،

بائع کو 'مسلَم الیہ'، ثمن کو 'رأس المال'، اور مبیع کو 'مسلَم فیہ' کہتے ہیں۔

یہ بیع درج ذیل شرائط کے ساتھ ہی جائز ہے، جن میں سے بعض کا تعلق نفسِ عقد سے ہیں، بعض کا تعلق ثمن سے ہیں، بعض مسلم فیہ سے متعلق ہیں اور کچھ مسلم فیہ کی حوالگی کے بارے میں ہیں۔

(۷۷) نفسِ عقد سے متعلق وہی عمومی شرائط ضروری ہیں جو بیع کے جائز ہونے کے لیے ضروری ہیں یعنی عاقدین کی اہلیت وغیرہ۔

(۷۸) رأس المال (نقد دیے جانے والے ثمن) سے متعلقہ شرائط درج ذیل ہیں:

(الف) اگر رأس المال نقود (پیسے/Money) ہیں تو کرنسی کی تعیین ضروری ہے، جیسے درہم، دینار، ریال، روپے وغیرہ۔ اور اگر کوئی چیز (عین/ سامان) ہے تو اس کی جنس اور نوع کو بیان کرنا ضروری ہیں، مثلاً گندم، کھجور، کپڑا وغیرہ۔

(ب) اوصاف میں تفاوت ہو تو رأس المال کی صفت بھی بیان کرنا۔

(ج) مکیلی، موزونی یا عددی متقارب اشیاء کی مقدار پر عقد ہو تو وہ مقدار بھی بیان کرنا

(ھ) رأس المال پر عقدِ سلم کی مجلس ہی میں قبضہ ہو جائے۔

• رأس المال کی ادائیگی بینک کے واسطے سے 'بینک ڈرافٹ' یا 'مصدقہ چیک' (Certified check) کے ذریعہ ہو تو یہ قبضہ کے حکم میں ہے، اس لیے کہ بینک رأس المال پر قبضہ کرنے میں مسلم الیہ کی وکیل ہے۔

• اور اگر ادائیگی غیر مصدقہ شخصی چیک یا بینک ٹرانسفر کے ذریعہ ہو تو جب تک چیک نہ بھنا لیا جائے، یا مسلم الیہ کے اکاؤنٹ میں اندراج (انٹری) نہ ہو جائے، یہ قبضہ کے حکم میں نہیں، بینک ٹرانسفر اور اندراج کی کاروائی میں لازم آنے والی معتاد تاخیر درگذر کے قابل ہو گی۔(۱)

(۱) جمہور کے نزدیک اس طرح پرسنل چیک پر قبضہ بھی بیع صرف کے علاوہ میں قبضۂ حکمی سمجھا جاتا ہے۔ اور مالکیہ کے مذہب کے مطابق رأس المال کی سپردگی میں تین دن کی تاخیر جائز ہونے سے یہ ادائیگی بھی درست ہو جائے گی۔

• اگر رب السلم رأس المال کی کچھ مقدار فوری ادا کرے اور بقیہ مقدار بعد میں ادا کرنا چاہے تو جتنی مقدار پر مجلس میں قبضہ نہ ہوسکا، اس میں بیع سلم باطل ہوگی، اور اس قدر مسلم فیہ ساقط ہوجائے گی اور بقیہ (مقبوض) مقدار میں بیع سلم درست ہوگی، بشرطیکہ مسلم فیہ تقسیم کے قابل ہو۔

(۷۹) دَین، بیع سلم کا رأس المال نہیں بن سکتا، خواہ مسلم الیہ کے ذمہ پر ہو یا کسی اور کے ذمہ پر ہو۔ مجلسِ عقد ہی میں اس کی ادائیگی ضروری ہے۔

(۸۰) اگر متعاقدین دو الگ شہروں میں ہوں، اور بیع سلم کرنا چاہیں تو جمہور کے قول کے مطابق اس کا طریقہ یہ ہے کہ رب السلم پیشگی طور پر رأس المال کا پیسہ مسلم الیہ کو بھیج دے۔ یہ روپیہ مسلم الیہ کے پاس امانت ہوگا۔ پھر جب وہ پیسے مسلم الیہ کے قبضہ میں پہنچ جائے اس کے بعد دونوں بذریعہ فون یا دیگر آلاتِ مواصلات کے ذریعہ بیعِ سلم کریں، اب جو زبانی ایجاب وقبول ہوگا اس سے مسلم الیہ کے پاس موجود روپیہ قبضہ امانت سے سلم کے رأس المال کے قبضہ میں بدل جائے گا۔

• یہ بھی ممکن ہے کہ رأس المال کا روپیہ بینک ٹرانسفر کے ذریعہ ارسال کیا جائے پھر بذریعہ فون بیع سلم کی جائے۔

(۸۱) مسلم فیہ میں درج ذیل شرائط ضروری ہیں۔

(الف) مسلم فیہ کی جنس متعین ہو۔ اگر اس کی مختلف انواع ہو تو نوع بھی متعین ہو۔ اعلی، ادنی اور اوسط درجہ متعین ہو۔ ہمارے زمانے میں عامۃً گندم، روئی وغیرہ ہر نوع کے اول، دوم وغیرہ درجات (categories) ہوتے ہیں، پس اگر کوئی چیز اس طرح کی ہو تو اس میں مطلوبہ درجہ بیان کرنا ضروری ہوگا۔

اسی طرح مسلم فیہ کی مقدار متعین ہونا ضروری ہے اور تعیینِ مقدار کا پیمانہ ایسا ہو جس کے متعلق اطمینان ہو کہ وہ ہر وقت پایا جائے گا۔لہٰذا اگر ایسے پیمانہ سے ناپ بیان کیا جس کی متبادل صلاحیت معلوم نہیں، مثلاً یوں کہا کہ 'فلاں برتن کے بقدر، دراں حالیکہ اس کی گنجائش معلوم نہیں ہے یا کسی ایسے پتھر کو بطور وزن ذکر کردیا جس کا حقیقی وزن معلوم نہیں، اسی طرح کسی لکڑی یا اپنے ہاتھ سے پیمائش (طُول) بیان کیا دراں حالیکہ اس کی حقیقی مقدار معلوم نہیں ؛ تو بیع سلم فاسد ہوگی۔ان تمام شرائط کا مقصد یہ ہے کہ مسلم فیہ ایسی منضبط اور ہر طرح سے متعین ہو کہ بعد میں اس کی تعیین کے متعلق کوئی نزاع پیش نہ آئے۔

(ب)مسلم فیہ اشیاءِ مثلیات میں سے ہو۔پس کیلی اور وزنی چیزوں میں نیز عددی متقارب اشیاء میں--جس کی اکائیوں میں زیادہ تفاوت نہ ہو اور عرفاً وہ تفاوت قابل تسامح ہو مثلاً اکھروٹ اور انڈے میں-- بیع سلم درست ہے۔اس اصول کے مطابق کار، موٹر سائیکل، ہوائی جہاز، فریج، ایر کنڈیشنر، گھریلو استعمال کی اشیاء، الیکٹرانک سامان اور دیگر ان اشیاء میں بیع سلم جائز ہے، جن کی نوع، صفت، موڈل، کلر وغیرہ وہ تمام اوصاف منضبط ہوتے ہیں جن کا مشتری کی رغبت میں کچھ بھی دخل ہوتا ہے۔اسی طرح کمپنی یا ٹریڈ مارک کی تعیین بھی کی جاسکتی ہے، بشرطیکہ ادائیگی کے زمانہ میں اس جگہ پر مسلم فیہ عامۃً اور غالباً پائی جاتی ہو۔

ہیرے، موتی، جانور کے چمڑے اور سری پائے، خربوزہ، ککڑی، انار، سفرجل وغیرہ؛ متفاوت الآحاد اشیاء میں ان کے اوصاف ذکر کرنے کے بعد بھی تعیین دشوار ہونے کے سبب بیع سلم درست نہیں، کیوں کہ جنس، نوع، وصف اور مقدار بیان کرنے کے

بعد بھی اس قدر زیادہ جہالت رہتی ہے کہ وہ نزاع کا سبب بن جائے۔
(ج) مسلم فیہ کی تعیین ایسے محل کے ساتھ خاص نہ ہو جس میں انقطاع (دستیاب نہ ہونے) کا احتمال ہو۔ مثلاً کسی معین درخت یا معین باغ کے پھلوں میں بیع سلم کی جائے، یا کوئی متعینہ کمپنی کی پروڈکٹ ایسی ہو کہ مدت سلم میں اس کے دستیاب نہ ہونے کا احتمال ہو۔
اسی طرح کمپنیوں کے شیرز میں بیع سلم درست نہیں، کیوں کہ کمپنیوں کے بند ہو جانے یا خسارے میں ڈوبنے کا احتمال رہتا ہے، لہٰذا اس کا حکم معین باغ کے پھلوں میں بیع سلم کرنے کی طرح ہوگا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ شیرز کمپنی کی موجود املاک میں مشاع (مشترک) حصہ پر مشتمل ہوتا ہے، اور یہ املاک ایسی چیزوں پر مشتمل ہوتی ہیں جن میں بیع سلم جائز نہیں۔ جیسے مخصوص عمارات، فرنیچر اور عددی متفاوت اشیاء وغیرہ۔
واللہ اعلم بالصواب۔
(۸۲) مسلم فیہ کی حوالگی سے متعلقہ شروط درج ذیل ہے۔
(الف) مسلم فیہ کی حوالگی معین مدت پر موقوف ہو۔ مسلم فیہ کی حوالگی مختلف قسطوں میں مختلف تاریخوں پر بھی طے کی جا سکتی ہے، بشرطیکہ پورا رأس المال پیشگی ادا کر دیا گیا ہو۔
(ب) مسلم فیہ کی حوالگی کی جگہ متعین ہو، حوالگی کا مقام عقد میں متعین نہ کیا گیا ہو تو مقامِ عقد ہی حوالگی کے لیے متعین سمجھا جائے گا۔
(ج) بعینہ وہی مسلم فیہ سپرد کیا جائے جس کی عقد میں شرط کی گئی تھی، اس کا کوئی دوسرا متبادل حوالے کرنا درست نہیں، چاہے رب السلم اس پر راضی کیوں نہ ہو، کیوں کہ

دوسری چیز میں مسلم فیہ تبدیل کر دینے سے مسلم فیہ کا قبضہ سے پہلے بیچنا لازم آئے گا، اور یہ جائز نہیں۔

(د) مسلم فیہ کی سپردگی ان اوصاف کے ساتھ ہو جس پر عاقدین کے مابین عقد میں اتفاق ہوا تھا۔ ان اوصاف (شرائط) کے بغیر مسلم فیہ حوالے کیا گیا تو درست نہیں۔ ہاں رب السلم اگر اس پر راضی ہو جائے تو درست ہے۔ اگر مسلم فیہ متفقہ معیار سے بھی عمدہ حوالے کی جائے اور اس سے رب السلم کا مقصد فوت نہ ہوتا ہو تو یہ بھی (بدرجہ اولی) درست ہوگا۔

(۸۳) 'سلم موازی' یہ ہے کہ رب السلم سے متعینہ مدت پر مسلم فیہ کی حوالگی کا التزام یعنی بیع سلم کرنے کے بعد مسلم الیہ کسی دوسرے فریق سے دوسرا عقدِ سلم کرے، جس میں وہ رب السلم ہو۔ مثلاً 'الف' نام کی کمپنی ایک لاکھ دس ہزار مبلغ ادا کر کے 'ب' نام کی کمپنی سے یکم جنوری کے روز متعینہ مقدار میں روئی فراہم کرنے کے لیے بیع سلم کرتی ہے۔ 'ب' کمپنی اس معاملہ میں مسلم الیہ ہے۔ پھر یہی 'ب' کمپنی ایک لاکھ روپیہ کے ذریعہ روئی کے کسی کاشتکار کے ساتھ بیع سلم کرے کہ یکم جنوری کے روز اسی متعینہ مقدار میں روئی فراہم کرے۔ 'ب' کمپنی اس معاملہ میں رب السلم ہے اور روئی کا کاشت کار مسلم الیہ ہے۔ 'ب' کمپنی کا مقصد یہ ہے کہ یکم جنوری کے روز اسے مطلوبہ مقدار میں روئی فراہم ہو جائے، تاکہ وہی روئی 'الف' کمپنی کو طے شدہ پہلے عقد کے مطابق فراہم کر دی جائے۔ اور دونوں عقدِ سلم کے درمیان پایا جانے والی قیمت کا فرق بطور نفع وصول کر لے۔ کاشتکار کے ساتھ 'ب' کمپنی کے ذریعہ کیا گیا یہ دوسرا عقد 'سلمِ موازی' ہے۔

اس طرح ’سلم موازی‘ کا معاملہ جائز ہے بشرطیکہ دونوں عقود کے مابین کوئی ربط ولزوم نہ ہو۔اور سلمِ موازی سے عائد ہونے والے حقوق اور التزامات پہلے عقدِ سلم سے جداگانہ اور مستقل ہوں۔یعنی اگر کاشتکار سلمِ موازی میں اپنی ذمہ داری پوری نہ کرے اور خلاف ورزی کرے تو بھی سلمِ اول کا مسلم الیہ (’ب‘ کمپنی) اپنے لوازمات سے بری نہیں ہوسکتا، بلکہ اس پر واجب ہے کہ روئی کی مطلوبہ مقدار عقدِ اول کے رب السلم (جو ہماری مثال میں ’الف‘ کمپنی ہے) کو حوالے کرے۔ چاہے اسے یہ روئی بازار سے خریدنی پڑے۔

(۸۴) ’استصناع‘ یہ ہے کہ مشتری بائع سے یہ معاملہ کرے (آرڈر دے) کہ وہ اپنے خام مال سے تیار کر کے فلاں چیز فراہم کرے، جس کے اوصاف بائع کے ذمہ میں متعین ہوں، اور بائع باہم طے شدہ ثمن کے مقابلہ میں اس طرح کا سامان تیار کر کے فراہم کرنا اپنے اوپر لازم کرلے۔معدوم چیز کی بیع ممنوع ہونے کے حکم سے یہ بیع مستثنی ہے۔

استصناع کے صحیح ہونے کے لیے درج شرائط ضروری ہیں:

(الف) معقود علیہ (مطلوبہ چیز) ایسی ہو جس میں صنعت (کاریگری اور تیار کرنے) کی ضرورت ہو، جسے تیار کرنے کی ضرورت نہ ہو اس میں عقدِ استصناع درست نہیں، جیسے گندم، جَو اور دیگر زرعی پیداوار۔

(ب) معقود علیہ منضبط اوصاف کے ساتھ متعین کر دیا جائے۔پس کوئی معین چیز بعینہ جیسے معینہ گاڑی محل استصناع (معقود علیہ) نہیں بن سکتی۔

(ج) معقود علیہ کی حوالگی میں کوئی زمانہ (استمہال) مہلت کے طور پر متعین نہ کیا

جائے۔استمہال کا مطلب یہ ہے کہ تیارکنندہ (manufacturer) کودیگر آرڈر دینے والوں کی رعایت کرتے ہوئے چیز کی تیاری (پروڈکشن) میں جس قدر وقتضر وری ہے، وہ اس سے بھی زیادہ وقت بیان کرے۔ایسی زائد مہلت سے اس کا مقصود (فائدہ) یہ ہوتا ہے کہ اسے نقدرقوم حاصل ہوجائے، تاکہ متعینہ مدت تک اپنی ضرورت میں استعمال کرتا رہے۔اگر استصناع میں واقعۃً اسی مقصد کے لیے مدت بیان کی گئی ہے تو یہ معاملہ 'سلم' کا ہوجائے گا، اوراس میں بیع سلم کی شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، منجملہ ان شرائط کے ایک شرط رأس المال پیشگی ادا کرنے کی بھی ہے۔

ہاں اگر مدت اس لیے متعین کی ہے کہ اس دوران متعینہ اوصاف کے مطابق چیز تیار کی جاسکے، تو اس قدر مہلت تو عقد کا طبعی تقاضا ہے، ایسی مہلت وقتِ مقررہ پر جلد از جلد چیز فراہم کرنے کے ارادے سے لی جاتی ہے، نہ کہ تاخیر کے ارادے سے۔

(۸۵) ضروری ہے کہ بذریعہ استصناع مطلوب (آرڈر دی ہوئی) چیز ان شرطوں کے مطابق ہی ہو جس پر عاقدین کا اتفاق ہوا تھا۔ پہلے سے تیار شدہ کسی معین چیز پر عقدِ استصناع کرنا درست نہیں۔

(۸۶) عقدِ استصناع تو شرائط اور اوصاف کی بنیاد پر ہو، معین چیز پر نہ ہو، پھر صانع (manufacturer) عندالتسلیم پہلے سے تیار شدہ چیز پیش کردے، تو یہ جائز ہے، بشرطیکہ عقد میں طے شدہ شرائط اور اوصاف کے مطابق ہو۔

(۸۷) تیار شدہ چیز مشتری کو حوالے کرنے سے پیشتر صانع کی ملکیت ہوگی اور صانع کے لیے اگر یہ ممکن ہو کہ متعین وقت میں اس جیسی دوسری چیز تیار کر کے مشتری (مستصنع) کو دے سکتا ہے تو وہ یہ چیز مستصنع (مشتری) کے لینے سے پہلے کسی اور کو بیچ سکتا ہے، اور

اگر یہ ممکن نہیں تو پھر یہ چیز کسی اور کو بیچنا جائز نہیں، کیوں کہ ایسا کرنے سے وہ وقتِ موعود پر مستصنع کو مطلوبہ (معقود علیہ) چیز سپرد نہیں کر سکے گا، اور ماسبق میں یہ گذر چکا ہے کہ راجح قول استصناع کے عقدِ لازم ہونے کا ہے۔

(۸۸) تیار شدہ چیز سپرد کرنے سے پیشتر تیار کنندہ کے ضمان میں ہی ہوگی، لہٰذا ملکیت کے تقاضے کے مطابق اس کی حفاظت اور سلامتی کے سب مصارف وہی برداشت کرے گا اور سپردگی سے قبل ہی ہلاک ہو جائے تو ہلاکت اسی (تیار کنندہ) کے مال میں شمار ہوگی۔

(۸۹) چوں کہ تیار شدہ چیز تیار کنندہ کی ملکیت ہوتی ہے اور مستصنع (آرڈر دینے والے) کی ملکیت نہیں ہوتی، اس لیے اپنے قبضہ میں آنے سے پہلے مستصنع اسے فروخت نہیں کر سکتا۔

(۹۰) تیار شدہ چیز مستصنع کو سپرد کرنے سے، یا تخلیہ کر کے قبضہ کی قدرت دینے سے یا اس کی طرف سے متعین کردہ وکیل بالقبض کو سپرد کرنے سے، صانع کی ذمہ داری پوری ہو جائے گی۔ (ذمہ بری ہو جائے گا) اور اسی براءتِ ذمہ کے ساتھ تیار شدہ چیز کا ضمان بھی صانع سے مستصنع کی جانب منتقل ہو جائے گا۔

(۹۱) تیار شدہ چیز سپردگی کے وقت مستصنع کے شرائط اور معیار کے مطابق نہ ہو تو مستصنع کو اختیار ہے کہ اسے قبول نہ کرے یا اسی حال میں قبول کر لے، اس صورت میں یہ در گذر اور وصولی میں حسن معاملہ سمجھا جائے گا۔ اور کچھ ثمن کی کمی کروا کر دونوں فریق مال کی ڈیلوری وصول کرنے پر صلح کر لیں تو یہ بھی جائز ہے۔

اور اگر تیار شدہ چیز مستصنع کی شرائط اور معیار کے مطابق ہے تو چیز دیکھ لینے کے بعد

مستصنع کو کوئی اختیار نہ ہوگا، بلکہ وصول کر لینا ضروری ہوگا۔

(۹۲) وقت مقررہ سے پہلے بنا کر سپرد کر دینا بھی جائز ہے، کیوں استصناع میں وقت کی تعیین استعجال (عجلت) کے مقصد سے ہی ہوتی ہے، استمہال (تاخیر) کے لیے نہیں ہوتی۔

(۹۳) سامان تیار کر کے صانع کی طرف سے تخلیہ کر دیا جائے اور قبضہ (کا اختیار) دے دیا جائے، پھر بھی مستصنع قبضہ نہ کرے تو، اب یہ چیز صانع کے قبضہ میں بطور امانت ہوگی، حفاظت میں کوتاہی یا تعدی سے ہلاک ہو تو ہی ضمان آئے گا، نیز اس کی حفاظت کے مصارف بھی مستصنع کے ذمہ ہوں گے۔

(۹۴) یہ جائز ہے کہ، عقدِ استصناع میں یہ صراحت کر دی جائے کہ اگر تخلیہ اور قبضہ پر قدرت ملنے کے بعد بھی مستصنع نے مدتِ متعینہ میں تیار شدہ مال وصول نہیں کیا تو صانع اپنی صوابدید کے مطابق اس سامان کو بیچنے کا وکیل ہوگا، اور بیچ کر عقدِ استصناع کا ثمن وصول کر لے۔ اس بیع میں زیادہ ثمن ملے تو استصناع کے ثمن سے زیادہ پیسہ مستصنع کو لوٹا دے اور کم ہو تو اس قدر کمی مستصنع سے وصول کر لے۔

(۹۵) عقدِ استصناع فائنل ہو اس وقت استصناع کا ثمن متعین ہونا ضروری ہے۔

(۹۶) استصناع میں بیع سلم کی طرح ثمن کا معجّل (پیشگی) ہونا ضروری نہیں، بلکہ معجّل، مؤجل (ادھار) اور قسطوں میں بھی ہوسکتا ہے۔

اور ثمن کی مختلف قسطوں کو سامان کی تیاری کے مختلف مراحل کے ساتھ مربوط کرنا بھی درست ہے، بشرطیکہ یہ مراحل عرف میں ایسے واضح، متعین اور منضبط ہوں کہ اس میں نزاع کا احتمال نہ ہو۔

(۹۷) عقد ہونے پر دیا جانے والا پیشگی ثمن صانع کی ملک ہوگا۔ اس کے لیے اس رقم سے نفع

اٹھانا اور فائدہ حاصل کرنا درست ہے، اس مال کی زکوۃ بھی اُسی پر واجب ہوگی۔ البتہ یہ پیسہ اس کے ضمان (ذمہ) میں ہوگا، بایں طور کہ کسی سبب سے عقد فسخ ہوجائے تو مستصنع کو ثمن لوٹانا صانع پر واجب ہے، اور اس پیسے سے حاصل ہونے والا نفع ضمان کے حکم کے مطابق صانع کا ہوگا۔

(۹۸) استصناع کا ثمن منفعت بھی ہوسکتی ہے۔عین (معین چیز) ہونا ضروری نہیں۔ کیوں کہ منفعت، بیع واجارہ ہردو میں ثمن بننے کے قابل ہے۔

اسی بنیاد پر آج کل BOT (Build, Operate and Transfer) (تعمیر کرو، چلاؤ، پھر منتقل کرو) سے معروف معاملات کے حکم کی تخریج کی جائے گی۔ان معاملات کی حقیقت یہ ہے کہ حکومت راستوں، پلوں یا دوسرے منصوبوں کی تعمیر کے لیے طے شدہ وقت میں منصوبے کی تکمیل کی پابند کسی کمپنی سے عقد کرے اور بطور ثمن اس کو شاہراہ یا پل چلانے کا حق اور اس سے ہونے والی آمدنی (toll) حاصل کرنے کا حق دیا جائے۔ پھر مدتِ متعینہ پوری ہونے کے بعد وہ منصوبہ (راستے اور پل وغیرہ) حکومت کو دے دیا جائے۔ یہ معاملہ حکومت کی طرف سے عقدِ استصناع ہے، اور طرفین کے درمیان طے شدہ مدت کے دوران اس منصوبے سے حاصل ہونے والی منفعت اس کا ثمن ہے۔

(۹۹) استصناع میں مرابحہ کے طریق پر ثمن کی تعیین اور تحدید درست نہیں، بایں طور کہ لاگت (مصارف) اور متعینہ زیادتی الگ الگ بیان کرکے ثمن کی تعیین کی جائے۔اس لیے کہ مرابحہ میں محل عقد یعنی مبیع کے لیے بوقتِ عقد موجود، مملوک اور معلوم الثمن ہونا ضروری ہے، جب کہ عقدِ استصناع ذمہ میں وصفی تعیین کے ساتھ لازم ہونے والی غیر

معین چیز کی بیع ہے اور اس میں سامان کی ملکیت (بلکہ وجود) سے قبل ہی عقد منعقد کیا جاتا ہے، نیز اس لیے کہ حقیقی لاگت تو سامان کے تیار ہو چکنے کے بعد ہی معلوم ہوگی، جب کہ ثمن میں یہ ضروری ہے کہ عقد کے وقت ہی حقیقی طور پر معلوم ہو۔

(۱۰۰) اگر حالات کے تقاضے کے پیشِ نظر استصناع کے ثمن میں کمی زیادتی کی ضرورت پیش آئے تو طرفین کے اتفاق سے کمی زیادتی بھی درست ہے۔ مناسب یہ ہے کہ ابتداءِ عقد کے وقت ہی دونوں فریق کمی زیادتی کے کسی معیار اور اصول پر اتفاق کر لیں، مثلاً یہ کہ تعمیر کے ٹھیکہ (استصناع) میں اگر سمنٹ یا لوہے کی قیمت ایک معین مقدار سے کم یا زیادہ ہو جائے تو استصناع کا ثمن بھی اس کے مطابق کم زیادہ کر دیا جائے۔ موجودہ حالات میں جب کہ مختصر سی مدت میں بھی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہو، ایسا معاملہ کیے بغیر چارہ نہیں۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

(۱۰۱) عقد میں متفقہ طور پر کوئی جزائی (تادیبی) شرط شامل کر لینا بھی درست ہے، مثلاً صانع اگر سامان بنا کر دینے میں جس قدر تاخیر کرے اس کے مطابق معین مقدار میں ثمن کم کر دیا جائے۔

دوسری تقسیم: بیع میں نفع کے اعتبار سے

مرابحہ

(۱۰۲) مرابحہ: وہ بیع ہے جس میں دونوں فریق اس بات پر رضامند ہوں کہ بائع یہ مبیع لاگت قیمت اور اس پر متعین نفع کے ساتھ فروخت کر رہا ہے، مثلاً یوں کہے کہ اس چیز میں جس قدر لاگت مجھ پر آئی ہے اس پر دس درہم کی زیادتی (نفع) کے ساتھ بیچ رہا ہوں یا لاگت پر دس فیصد زیادتی سے بیچ رہا ہوں۔ لاگت کی مقدار کو اصطلاحاً رأس

المال اوراس سے زیادہ کو 'نفع' (ربح) کہتے ہیں۔

(۱۰۳) تولیہ: وہ بیع ہے جس میں فریقین اس بات پر اتفاق کریں کہ بائع یہ مبیع لاگت پر، کسی نفع کے بغیر بیچ رہا ہے۔ اشراک (کسی کو اپنی خریدی ہوئی مبیع میں شریک کرنا) بھی تولیہ ہی کی ایک قسم ہے۔ یعنی کسی شخص نے کوئی چیز اپنے لیے خریدی، پھر دوسرے شخص کو اس چیز کے کسی قدر حصے میں، حصے کے تناسب سے قیمت وصول کر کے شریک کر لے۔ مثلاً کوئی زمین ایک لاکھ میں خریدی ہو تو پچاس ہزار کے عوض اس کے نصف میں دوسرے کو شریک کر لے۔

(۱۰۴) وضیعۃ: وہ بیع ہے جس میں دونوں فریق اس بات پر راضی ہوں کہ بائع یہ مبیع لاگت سے بھی کم میں فروخت کرے گا۔

- یہ تینوں اقسام 'بیوع امانت' کہی جاتی ہیں، کیوں کہ ان کے زیادہ تر احکام کا مدار لاگت کے متعلق بائع کے قول کی صداقت پر مبنی ہوتے ہیں۔
- لاگت کی صراحت کے متعلق مرابحہ کے آنے والے احکام تولیہ اور وضیعہ پر بھی منطبق ہوتے ہیں۔

(۱۰۵) مرابحہ کے جائز ہونے کی شرطیں حسبِ ذیل ہیں:

(الف) اگر رأس المال نقد ہو تو مرابحہ کا جائز ہونا واضح ہے۔ مثلاً بائع نے جو چیز سو درہم میں خریدی ہو اسے بیع مرابحہ کرتے ہوئے دس درہم نفع لے کر بیچ سکتا ہے۔

- اگر رأس المال عرض (اثمان کے علاوہ کوئی اور شئی) ہو تو مرابحہ کے جواز کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ رأس المال مثلی چیز ہو، مثلاً پٹرول جیسی کوئی کیلی چیز ہو، یا زرعی پیداوار کی طرح کوئی وزنی چیز ہو۔ یا آج کل کے برتنوں کی طرح کوئی عددی

متقارب چیز ہو۔اس طرح کے رأس المال کے ذریعہ چیز خریدنے والے شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ اس چیز میں بیع مرابحہ کرے۔مثلاً اس نے کوئی چیز ایک کیلو گندم کے عوض خریدی ہو تو وہ مرابحہ کرتے ہوئے مشتری کو یہ کہہ سکتا ہے کہ میں تمھیں یہ کپڑا ثمنِ اول (یعنی ایک کیلو گندم) اور ایک درہم یا پاؤ کیلو گندم کی زیادتی (نفع) لے کر بیچ رہا ہوں۔

- اگر رأس المال غیر مثلی چیز ہو تو بیعِ مرابحہ درست نہ ہوگی، مثلاً کسی نے بکری کے عوض کپڑا خریدا، تو اب اس کے لیے اس کپڑے میں بیع مرابحہ کرنا درست نہیں۔اس صورت میں لاگت اور نفع کا ذکر کیے بغیر بیعِ مساومہ کرنا ہی واجب ہے۔

(ب) مرابحہ کے جواز کی دوسری شرط یہ ہے کہ مشتریٔ ثانی کو رأس المال (ثمنِ بیعِ اول) کی مقدار معلوم ہو۔اگر اسے رأس المال کی مقدار معلوم نہیں تو بیع فاسد ہے، تا آں کہ مجلس ہی میں اس کا علم ہو جائے، اور علم کے بعد اسے خیار ہے کہ چاہے تو عقد کرے یا نہ کرے۔

(ج) مرابحہ کے جواز کی تیسری شرط یہ ہے کہ نفع کی مقدار معلوم ہو۔نفع کی تعیین نقود کی خاص مقدار، یا متعین سامان یا مبلغِ رأس المال پر فیصد کے ذریعہ کی جاسکتی ہے۔

(د) مرابحہ کے جواز کی چوتھی شرط یہ ہے کہ رأس المال کے ذریعہ اسی جنس کی کوئی چیز اموالِ ربویہ میں سے نہ خریدی گئی ہو۔مثلاً کسی شخص نے گندم کے عوض اسی مقدار میں گندم خریدے، تو اس گندم میں بیع مرابحہ کرنا درست نہیں؛ کیوں کہ نفع اس صورت میں ربا (کی تعریف میں شامل) ہوگا۔اسی طرح اٹکل سے بیچنا بھی درست نہیں کیوں کہ تماثل نہ رہے گا۔ہاں بیع تولیہ درست ہوگی، کیوں کہ تولیہ کی زیادتی کے بغیر

ثمن اول کے عوض بیع کرنے کو کہتے ہیں، اوراس صورت میں وہ تماثل فوت نہیں ہوتا (باقی رہتا ہے) جو اموال ربویہ کے باہمی تبادلہ (بیع) کے جائز ہونے کے لیے ضروری ہے۔

(ہ) پانچویں شرط یہ ہے کہ پہلا عقد صحیح ہو۔اگر عقدِاول فاسد ہوتو اس مبیع پر بیع مرابحہ کرنا درست نہیں؛ کیوں کہ مرابحہ 'ثمنِ اول' پر نفع کی زیادتی کے ساتھ بیچنے کا نام ہے، اور بیعِ فاسد گرچہ حنفیہ کے نزدیک فی الجملہ ملکیت کا فائدہ دیتی ہے، لیکن یہ ملکیت مثلِ قیمت یا مبیع کی حقیقی (مارکیٹ) قیمت کے عوض ہوتی ہے، ثمن کے عوض نہیں، کیوں کہ تسمیہ (بیان کردہ ثمن) فاسد (نادرست) ہوگیا ہے۔

(۱۰۶) رأس المال حقیقۃً وہ مال ہوگا جو عقد کی بنیاد پر واجب ہوا ہو، یا اس کے ساتھ لاحق کیا گیا ہو۔مشتریٔ اول نے ثمن کے متبادل کے طور پر جو چیز ادا کی ہو، وہ رأس المال شمار نہ ہوگا۔اگر عقدِاول کرنسی، مثلاً دس درہم کے ذریعہ ہوا تھا، مگر بائع کو ایک دینار دیا گیا، جو پہلے بائع نے قبول کرلیا، تو اس صورت میں مرابحہ دس درہم پر کیا جائے گا، دینار پر نہیں؛ کیوں کہ بیع اول کا ثمن دس درہم تھا، اور بعد میں دونوں کے درمیان ایک دوسرا عقد واقع ہوا جس میں دراہم کا دینار سے تبادلے کا معاملہ ہوا۔مرابحہ عقدِ اول کی اصل (ثمن) پر جاری ہوتا ہے، بعد میں ہونے والے تبادلے پر نہیں۔

(۱۰۷) اگر عقد غیر ملکی کرنسی مثلاً سوڈالر سے کیا گیا ہو اور نفع کی تعیین میں متعینہ (لگی بندھی) مقدار بیان کی جائے، مثلاً یوں کہے کہ یہ چیز تمہیں ثمنِ اول اور پاکستانی سوروپیہ نفع کے عوض بیچی گئی ہے، تو مرابحہ کا ثمن سوڈالر اور پاکستانی سوروپیے ہوں گے۔

• اور اگر نفع کی تعیین فیصد کے اعتبار سے ہو، مثلاً یوں کہے کہ دس فیصد نفع، تو مرابحہ کا

ثمن ایک سو دس ڈالر سمجھا جائے گا، لہٰذا ڈالر سے درآمد کرنے والا شخص درآمد کردہ سامان اپنے ملک میں بیچنا چاہے تو ان دو صورتوں کے علاوہ کسی اور طریقے سے مرابحہ کرنا جائز نہیں اور مرابحہ کا پورا ثمن کسی دوسری کرنسی میں طے کرنا جائز نہ ہوگا۔

◆ لیکن ایک مرتبہ مرابحہ کا ثمن ڈالر سے متعین کر دیا جائے، جیسا کہ مثالِ مذکور میں ایک سو دس ڈالر ہے، اس کے بعد دونوں فریق ثمن کی ادائیگی کے وقت پاکستانی روپیوں میں اس کے تبادلے اور ادائیگی پر رضامند ہو جائے تو یہ صورت تین شرطوں کے ساتھ جائز ہوگی۔

<u>پہلی شرط</u>: عقدِ مرابحہ میں استبدال کی شرط نہ کی جائے۔

<u>دوسری شرط</u>: یہ تبادلہ (ڈالر اور پاکستانی روپیوں کا) ادائیگی کے دن کی قیمت پر ہو۔ وجوب کے دن کی قیمت سے نہ ہو۔

<u>تیسری شرط</u>: پورے ثمن یا جس قدر مقدار کا تبادلہ کرنا ہو اس کا تصفیہ اسی مجلس میں ہو جائے اور تبادلہ کی کوئی مقدار ذمہ پر باقی نہ ہو۔ اگر ثمن ایک سو دس (۱۱۰) ڈالر ہو اور پورے ثمن کا پاکستانی روپیوں میں تبادلہ کرنا ہو، اور تبادلہ کا معیار (کرنسی ریٹ) ادائیگی کے دن ایک ڈالر کے مقابلہ میں پچاس روپیہ ہے، تو پچاس ہزار پانچ سو روپیہ میں تبادلہ کرنا جائز ہے، اور ضروری ہوگا کہ یہ تمام روپے اسی مجلس میں ادا کر دیے جائیں، اور تبادلہ میں طے شدہ کچھ روپے مابعد مجلس کی مدت پر ادھار نہ ہو۔

اسی طرح اگر دونوں فریق یہ طے کریں کہ فقط نصف ثمن میں تبادلہ کرنا ہے، مثلاً یہ طے پائے کہ مشتری نصف ثمن یعنی پچپن (۵۵) ڈالر کی ادائیگی ڈالر ہی میں کرے گا، اور بقیہ ثمن کی ادائیگی پاکستانی روپیوں میں کرتے ہوئے دو ہزار سات سو پچاس روپے

(۲۷۵۰) ادا کرے گا تو یہ بھی جائز ہے، بشرطیکہ دو ہزار سات سو پچاس روپے (۲۷۵۰) اسی مجلس میں ادا کر دیئے جائیں، اس کی کچھ مقدار ادھار نہ رکھی جائے۔

(۱۰۸) رأس المال میں وہ نفقات شامل کر لیے جائیں گے، جنہیں بائع مبیع خریدنے اور وصول کرنے وغیرہ میں صرف کرتا ہے، جیسے مقامِ خرید سے اپنے مقام تک لیجانے کے شپنگ یا ٹرانسپورٹ کے مصارف، محفوظ یا جمع رکھنے میں جو اجرت یا مصارف لاحق ہوں، دلال کی اجرت، مبیع کی اصلاح یا تجدید کاری کے مصارف، مثلاً رنگ کرنے، کپڑا سینے، عمارت پر پلاسٹر کرنے اور زمین میں شجر کاری کے مصارف۔

- اسی طرح ضرورت کے پیش نظر مبیع کی حفاظت اور رکھ رکھاؤ کے لیے جو مصارف کیے گئے ہوں وہ بھی شامل کیے جا سکتے ہیں، بشرطیکہ وہ مصارف حقیقۃً مال کی شکل میں کسی دوسرے کو ادا کئے گئے ہوں۔ اسی لیے مرابحہ میں اپنے ذاتی عمل یا اسی کام کے لیے اجرت پر نہ لیا ہوا ایسے اجیر (نوکر، مزدور) کے عمل کے مقابلہ میں کوئی زیادتی رأس المال کے ساتھ لاحق کرنا درست نہیں۔
- اسی طرح حکومت کو ادا کیے جانے والے ٹیکس، کسٹم ڈیوٹی اور روڈ ٹیکس بھی رأس المال میں شامل ہوں گے۔
- مذکورہ بالا مصارف شامل کرنے کے بعد یوں نہ کہے کہ میں نے یہ چیز اتنے میں خریدی، بلکہ یوں کہے کہ مجھے اتنے میں پڑی ہے یا میری لاگت اتنی ہے۔

(۱۰۹) اگر بائع کو مبیع کی ملکیت ہبہ، میراث یا وصیت کے ذریعہ حاصل ہوئی ہو اور اس کی قیمت طے کر کے اس کے مطابق مرابحہ کرے تو یہ جائز ہے، چنانچہ وہ یوں کہے گا کہ اس چیز کی قیمت اس قدر ہے اور اس قیمت سے اس قدر زائد نفع پر تم سے بیع مرابحہ

کرتا ہوں۔

(۱۱۰) مرابحہ کرنے والے بائع پر ضروری ہے کہ مشتری کے سامنے وہ تمام امور بیان کردے جن کا رغبت میں کوئی دخل ہو۔ مثلاً اس نے یہ مبیع پہلے بائع سے ادھار خریدی ہو تو ضروری ہے کہ مشتری کے سامنے بیان کردے کہ اس نے یہ چیز ادھار خریدی ہے۔

(۱۱۱) مرابحہ میں بائع اگر کذب بیانی سے کام لے یا مشتری کے سامنے وہ سب کچھ بیان نہ کرے جس کا بیان کرنا ضروری تھا، تو یہ خیانت ہے۔ اگر بیع ہونے کے بعد اس طرح کی خیانت کا علم ہو تو اس کی چند صورتیں ہیں:

- اگر ثمن کی صفت میں خیانت ہو، مثلاً بائع نے چیز ادھار خریدی ہو، مگر اس حقیقت کا اظہار کیے بغیر مرابحہ یا تولیہ کے طور پر فروخت کی، تو مشتری کو اختیار ہوگا چاہے تو مرابحہ میں طے شدہ ثمن دے کر مبیع رکھ لے یا بائع کو واپس کردے۔

(۱۱۲) اگر خیانت کا تعلق ثمن کی مقدار سے ہو، مثلاً مرابحہ یا تولیہ کرتے ہوئے یوں کہا کہ میں نے یہ چیز دس درہم میں خریدی تھی، پھر خیانت کا علم ہوا کہ اس نے وہ چیز نو درہم میں خریدی تھی، تو خیانت کے بقدر تولیہ اور مرابحہ کا ثمن کم کردیا جائے گا۔ تولیہ میں ایک درہم کم کیا جائے گا اور مرابحہ میں ایک درہم اور اس کے تناسب سے نفع کی مقدار بھی۔

(۱۱۳) مرابحہ نقد بھی ہوسکتا ہے اور ادھار بھی۔ اسی طرح نفع کی مقدار کو ثمن کی ادائیگی کے زمانہ سے مربوط کرنا بھی درست ہے، البتہ یہ ضروری ہے کہ عقدِ مرابحہ کے وقت ہی ثمن اور اجل بلا کسی تردد کے بیان کردیے جائیں، جیسا کہ بیع مؤجل میں ہوتا ہے۔ مرابحہ کے ثمن کی تعیین کے وقت گرچہ نفع اور اجل کے ارتباط اور تقابل کا لحاظ کیا گیا

ہے، لیکن ایک مرتبہ ثمن کی تعیین ہو جانے کے بعد پورا ثمن مبیع کے مقابل سمجھا جائے گا اجل کے مقابل کچھ بھی نہ ہوگا، چنانچہ اب آئندہ مہلت بڑھانے کے مقابلے میں ثمن زیادہ کرنا جائز نہیں اور نہ ہی مہلت کم کرنے سے ثمن میں کمی کرنا جائز ہے۔

تیسری تقسیم : بدلَین کی نوعیت کے اعتبار سے

(۱۱۴) بدلین (مبیع اور ثمن) کی نوعیت کے اعتبار سے بیع کی تین قسمیں ہیں:

(الف) 'بیع مطلق': کوئی چیز درہم، دینار، پیسہ وغیرہ رائج ثمن کے عوض بیچنے کا نام ہے، خواہ ثمن نقد ہو یا ادھار۔ مطلق لفظ بیع سے عامۃً بیع کی یہی نوع مراد ہوتی ہے اور ہمارے ذکر کردہ بیع کے تمام احکام اسی بیع پر منطبق ہیں۔

(ب) سامان کے عوض سامان فروخت کرنا۔ اصطلاح میں اس کو 'مقایضہ' کہتے ہیں

(ج) نقود کے عوض نقود فروخت کرنا۔ اصطلاح میں اسے 'صرف' کہتے ہیں۔

(۱۱۵) مقایضہ (Barter Sale/Bartering)، چیز کے عوض چیز فروخت کرنے کو کہتے ہیں، یعنی نقود کے علاوہ کسی اور قسم کے مال کا تبادلہ۔ مثلاً کپڑا کپڑے کے عوض ، زمین زمین کے عوض یا حیوان کو حیوان کے عوض فروخت کرنا۔

(۱۱۶) مقایضہ میں ہر ایک بدل مبیع یا ثمن بن سکتے ہیں اور چوں کہ دونوں بدل مبیع بن سکتے ہیں اس اعتبار سے دونوں بدل کا بوقتِ عقد (خارج میں) متعین ہونا ضروری ہے؛ پس اگر کوئی ایک بدل ذمہ پر بطورِ دین ہو، جیسے کہ کوئی شخص اپنا معین گھوڑا ایک ٹن ادھار گندم کے عوض فروخت کرے تو یہ عقد بیع مقایضہ نہ ہوگا، بلکہ بیع سلم ہوگا، اور سلم کی شرائط لاگو ہوں گی۔

(۱۱۷) 'بیع مطلق' (بیع العروض بالنقود) میں قاعدہ یہ ہے کہ مشتری کے قبضہ کے بعد مبیع ہلاک

ہو جائے تو اقالہ کی گنجائش نہ ہوگی، جب کہ مقایضہ میں کسی ایک بدل کا ہلاک ہو جانا دوسرے بدل میں اقالہ سے مانع نہیں اور اقالہ بایں طور جائز ہوگا کہ ہلاک شدہ بدل ذات القیمۃ چیز ہو تو مشتری اس کی قیمت اور مثلی ہو تو اس کا مثل اس کے مالک کو ادا کرے اور اس کے پاس موجود اپنی چیز واپس لے لے۔

(۱۱۸) بیع مقایضہ اموالِ ربویہ کے علاوہ میں ہو تو مقدار یا قیمت میں مساوات ضروری نہیں۔ اسی طرح بیع کا نقد ہونا بھی ضروری نہیں، بلکہ مذکورہ فرق کے مطابق اس میں بیع کے تمام احکام جاری ہوں گے۔

اور اگر بیع مقایضہ اموال ربویہ میں ہے تو اس میں بیع سے متعلقہ ربا کے احکام جاری ہوں گے۔

بیع میں ربا کے احکام

(۱۱۹) اگر بیعِ مقایضہ میں دونوں بدل اموال ربویہ ہوں، جیسے کہ دونوں قدر اور جنس میں متحد ہوں (یعنی دونوں کیلی ہوں یا دونوں وزنی ہوں اور ہم جنس کے عوض بیع ہو) تو دونوں چیزیں مقدار یعنی کیل اور وزن میں برابر (مساوی) ہونا ضروری ہیں۔ نیز بیع کا نقد ہونا بھی ضروری ہے۔

◆ اگر بدلین میں کمی زیادتی سے عقد کیا گیا، جیسے ایک کیلو گوشت، اسی جنس کے ڈیڑھ کیلو گوشت کے عوض فروخت کیا جائے، یا ایک لیٹر پٹرول، ڈیڑھ لیٹر پٹرول کے عوض فروخت کیا جائے تو یہ 'ربائے فضل' ہونے کی وجہ سے درست نہ ہوگا۔

◆ اسی طرح اگر ایک کیلو گوشت، اسی جنس کے ایک کیلو گوشت کے عوض فروخت کیا جائے اور دونوں میں سے ایک نقد اور دوسرا ادھار ہو، یا ایک لیٹر پٹرول، دوسرے

ایک لیٹر کے عوض فروخت کیا جائے اور ایک نقد اور دوسرا ادھار ہوتو ربائے نسیئہ ہونے کہ وجہ سے یہ بھی جائز نہ ہوگا۔

(۱۲۰) یکساں پیمانۂ تقدیر رکھنے والی اشیاء دوسری (مختلف) جنس کے عوض فروخت کی جائیں ،مثلاً گندم جَو کے عوض بیچے جائیں تو مقدار میں کمی بیشی جائز ہے؛ البتہ ادھار معاملہ کرنا درست نہ ہوگا، بلکہ نقد معاملہ کرنا ضروری ہوگا۔

(۱۲۱) عددی اشیاء یا پیمائش سے بیچی جانے والی چیزیں اپنی ہم جنس کے عوض فروخت کی جائیں تو کمی بیشی جائز ہے۔ مثلاً ایک کتاب، دو کتابوں کے عوض بیچی جائے یا ایک کپڑا بمقابل دو کپڑوں کے، فروخت کیا جائے تو یہ جائز ہے، البتہ ادھار معاملہ درست نہ ہوگا۔

(۱۲۲) مذکورہ احکام میں ہم جنس ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دونوں چیزیں نام، اصلیت، حقیقت، اور مقصد کے اعتبار سے یکساں ہوں، نیز ایک کی ساخت میں دوسرے سے بڑھ کر کام کیا گیا نہ ہو۔ لہٰذا اگر دونوں کی ماہیت الگ ہو مثلاً گندم اور جَو ، یا دونوں چیزیں اصلاً جدا گانہ ہو مثلاً انگور کا سرکہ اور کھجور کا سرکہ، یا مقصد میں فرق ہو جیسے: بکری کے بال اور بھیڑ کا اون، یا کسی ایک میں دوسرے کی بہ نسبت زیادہ محنت لگی ہے جیسے روٹی اور آٹا، یا بناوٹ اور ساخت میں تفاوت ہو جیسے: جاپانی کپڑا اور انگلش کپڑا، تو ایسی چیزیں باہم مختلف الجنس سمجھی جائیں گی۔

(۱۲۳) کیل اور وزن میں ہر زمان ومکان میں رائج عرف کا اعتبار ہوگا۔ جیسے کہ گندم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کیلی تھے، اور موجودہ عرف میں وزنی ہے، اس لیے اب وزنی سمجھے جائیں گے۔

(۱۲۴) ایسی وزنی اشیاء جن کے وزن کرنے کا پیمانہ اور آلہ الگ ہو، جیسے لوہا تولنے کا آلہ سونا تولنے کے آلہ سے الگ ہوتا ہے، تو ایسی اشیاء متحد فی القدر (یکساں پیمانۂ تقدیر والی چیزیں) نہیں سمجھی جائیں گی۔

(۱۲۵) اموالِ ربویہ (قدر اور جنس میں متحد دو چیزوں کی بیع) میں اٹکل سے معاملہ کرنا درست نہیں، کیوں کہ کمی بیشی کا احتمال ہے۔

(۱۲۶) مبیع ربوی اور غیر ربوی مال سے مخلوط ہو اور ثمن خالص ربوی ہو، مثلاً مبیع سونے کا ایسا زیور ہے جس پر دوسری دھات کی کڑھائی ہے، (یا جیسے کہ موتیوں والا سونے کا ہار) جسے فقط سونے کے عوض فروخت کیا جائے تو بیع جائز ہونے کی شرط یہ ہے کہ ثمن کے خالص سونے کا وزن مرکب مبیع کے سونے سے زیادہ ہو؛ تاکہ دونوں طرف کے سونے کا معاملہ برابر ہو جائے، اور خالص سونے کی زیادتی مبیع کے اس حصے کا عوض بن سکے جو سونے کے علاوہ ہے۔ خالص سونا، مرکب مبیع کے سونے کے بقدر یا اس سے کم ہو تو بیع جائز نہ ہوگی۔

بیع صرف

(۱۲۷) 'صرف' ثمن مطلق کو ایک دوسرے کے عوض فروخت کرنے کا نام ہے۔ یعنی سونا سونے کے عوض، چاندی چاندی کے عوض، یا ان دو میں سے ایک جنس دوسری جنس کے عوض۔ اس بیع کا حکم یہ ہے کہ

- اگر دونوں بدل ایک جنس کے ہیں تو تماثل (مساوی) ہونا ضروری ہے۔
- بیع صرف میں ادھار جائز نہیں۔ خواہ بیع صرف ہم جنس میں ہوں یا مخالف جنس (سونا- چاندی) میں ہو۔

◆ اسی طرح اس بیع میں اٹکل سے معاملہ کرنا بھی درست نہیں۔

◆ مجلس ہی میں دونوں بدل پر قبضہ ضروری ہے۔

◆ ڈھلا ہوا سونا چاندی اور خام سونا چاندی کا حکم یکساں ہے؛ لہٰذا ڈھلا ہوا سونا (مثلاً زیور) خام سونے (ٹکڑا یا بسکٹ) کے عوض فروخت کیا جائے تو مساوات واجب ہے۔اسی طرح مجلس میں تقابض بھی ضروری ہے۔

(۱۲۸) سونا چاندی میں دوسری دھات کی ملاوٹ ہو اور وہ مغلوب ہو تو یہ (سونا مع غش) خالص سونے کے حکم میں ہے؛ لہٰذا اس مخلوط سونے کو خالص سونے کے عوض یا ایسے مخلوط سونے کے کچھ حصے کو دوسرے مخلوط حصے کے عوض بیچنا جب ہی درست ہوگا کہ دونوں عوض وزن میں مساوی ہوں، چاہے دونوں عوض میں پائی جانے والی ملاوٹ کی مقدار میں فرق ہو۔اور بیعِ صرف ہونے کے سبب اس میں بھی تقابض فی المجلس ضروری ہوگا۔

(۱۲۹) بیع صرف میں جو تقابض شرط ہے وہ حسی ہونا بھی ضروری ہے، بیع کی دیگر اقسام کے برعکس یہاں فقط تخلیہ قبضہ کے قائم مقام نہ ہوگا۔

(۱۳۰) بیع صرف میں خیار شرط جائز نہیں۔

(۱۳۱) ہم جنس ہونے کی صورت میں کاغذی نوٹوں کا باہم تبادلہ کمی بیشی یا ادھار کے طور پر جائز نہیں؛ چنانچہ ایک روپیہ دو روپیوں کے عوض یا ایک نقد روپیہ، ادھار دو روپیوں کے عوض بیچنا درست نہیں، ایسا کرنا سود ہوگا۔

البتہ اگر جنس مختلف ہو جیسے پاکستانی روپیہ سعودی ریال کے عوض بیچا جائے تو کمی بیشی درست ہے، اور ادھار بھی اس شرط کے ساتھ درست ہے کہ دونوں میں سے ایک

عاقد اس جنس پر قبضہ کر لے جو اس نے خریدی ہے۔ بھلے دوسری جنس ادھار ہو۔
دوسری شرط یہ بھی ہے کہ یہ تبادلہ عقد کے دن کے بھاؤ کے مطابق طے پائے۔(۱)

(۱۳۲) سود کے حرام ہونے میں دارالاسلام اور دارالحرب یکساں ہے۔

احکام کے اعتبار سے بیع کی تقسیم

بیع صحیح بدونِ خیار کے احکام

(۱۳۳) بیع صحیح وہ بیع ہے جو انعقاد کی تمام شرائط کے ساتھ جائز طور پر منعقد ہو اور کسی امرِ محظور (ممنوع) کو مستلزم نہ ہو۔

اس بیع کا حکم یہ ہے کہ محض ایجاب وقبول تام ہونے سے ہی مبیع کی ملکیت مشتری کو منتقل ہو جائے گی بشرطیکہ بیع سلم نہ ہو۔اور بائع پر مبیع کی حوالگی ضروری ہوگی۔اسی طرح مشتری پر ثمن کی ادائیگی لازم ہوگی، اگر بیع ادھار نہ ہو۔ چنانچہ بائع کو حق ہوگا کہ ثمن وصول ہونے تک مبیع روک لے۔

(۱۳۴) مبیع بائع کے ضمان سے مشتری کے ضمان میں آجائے گی، جب کہ مشتری اس پر قبضہ کر لے، یا بائع تخلیہ کر کے مشتری کے لیے ممکن بنادے کہ وہ جب چاہے اس پر قبضہ کر لے۔

- اور اگر مشتری کے قبضہ کرنے سے پہلے یا بائع تخلیہ کر کے مشتری کو قدرت دے اس

---

(۱) یہ حکم ہند و پاک کے علماء کی رائے کے مطابق ہے، جو فلوس کے متعلق امام محمدؒ کے قول پر مبنی ہے۔مؤلف نے (فقہ البیوع میں) موقفِ ثالث کے تحت اسی کو راجح قرار دیا ہے، جب کہ جمہور علماءِ عرب کا موقف یہ ہے کہ کاغذی نوٹ کا تبادلہ خواہ ہم جنس کرنسی سے ہو یا مختلف کرنسی سے ہو،اس میں تقابض فی المجلس ضروری ہے اور ادھار بھی حرام ہوگا۔ہاں چیک کی وصولی بھی قبضہ سمجھا جائے گا اور بھنانے یا بینک انٹری میں درکار وقت سے صرف نظر کرلیا جائے گا۔

سے قبل مبیع ہلاک ہو جائے تو بیع فسخ ہو جائے گی، اور بائع نے ثمن وصول کر لیا ہو تو واپس کرنا واجب ہے۔

◆ اور اگر مشتری کی کسی حرکت سے مبیع ہلاک ہو جائے تو بیع فسخ نہ ہوگی، اور مشتری پر ثمن لازم ہوگا۔

◆ اور اگر کسی اجنبی کے فعل سے مبیع ہلاک ہو جائے تو اجنبی پر ضمان واجب ہوگا۔ مبیع کے مثلی ہونے کی صورت میں مثل اور ذوات القیم ہونے کی صورت میں قیمت۔ اور مشتری کو اختیار ہوگا کہ چاہے تو بیع فسخ کر دے، اس صورت میں ہلاک کنندہ سے بائع ضمان وصول کرے گا، یا مشتری بیع برقرار رکھے اور ہلاک کنندہ سے مشتری خود ضمان وصول کر لے۔

(۱۳۵) مشتری کے قبضہ سے قبل اگر بعضے مبیع ضائع ہو جائے، اور مبیع کی مقدار میں کمی ہو جائے، بایں طور کہ مبیع کا وزن، کیل یا عدد کم ہو جائے تو ہلاک شدہ حصے کے بقدر بیع فسخ ہو جائے گی اور اسی حساب سے ثمن بھی ساقط ہو جائے گا، پھر مشتری کو اختیار ہوگا کہ چاہے تو باقی ماندہ مبیع اس کے حساب سے ثمن ادا کر کے لے لے (بیع تام کرے)، اور چاہے تو بیع فسخ کر دے۔

◆ اور اگر نقصان کا تعلق مبیع کے وصف سے ہے تو ثمن میں کچھ کمی نہ کی جائے گی، البتہ مشتری کو اختیار ہوگا کہ چاہے تو یہ مبیع مکمل ثمن کے عوض خرید لے اور چاہے تو بیع فسخ کر دے۔

(۱۳۶) مبیع کا نام جن چیزوں پر بولا جاتا ہو، یعنی عرف میں وہ چیزیں مبیع کے اجزاء سمجھی جاتی ہوں تو یہ سب چیزیں بیع میں شامل ہوں گی، گرچہ عقد میں ان سب چیزوں کی

صراحت نہ کی گئی ہو۔ مثلاً کسی نے اپنا گھر یا اپارٹمنٹ بیچا تو گھر کے تمام کمرے، کیچن ،ہال یا صحن، استنجا خانے، پانی کے پائپ اور بجلی کی لائن ؛ بیع میں شامل ہوں گے؛ لیکن پنکھے، ایر کنڈیشنر، ٹیلیفون اور گھریلو اشیاء شامل نہ ہوں گی، الا یہ کہ اس کی تصریح ہو یا کسی چیز کے بیع میں شامل ہونے کا عرف ہو۔

(۱۳۷) مبیع کے ساتھ دائمی طور پر (اتصالِ قرار سے) جوڑ دی گئی چیزیں مبیع کے تابع ہوں گی اور کسی تصریح اور عرف کے بغیر بھی بیع میں داخل سمجھی جائیں گی، اور جو چیزیں بعد میں الگ کر لینے کے ارادے سے لگائی گئی ہوں، وہ دائمی وابستہ (اتصال قرار والی) اشیاء نہیں سمجھی جائیں گی۔ اور جو چیزیں الگ کی جانے والی نہ ہوں وہ اتصال قرار کے حکم میں ہوں گی۔ پس کسی شخص نے ایسا باغ فروخت کیا جس میں درخت لگے ہیں، تو درخت بیع میں شامل ہوں گے، کیوں کہ یہ درخت زمین سے اتصالِ قرار رکھتے ہیں، برخلاف کھیتی کہ وہ زمین کی بیع میں بلا تصریح داخل نہ ہوگی، کیوں کہ کھیتی زمین سے اکھیڑ لی جاتی ہے۔

(۱۳۸) مبیع کے لوازمات اور منافع (سہولیات) میں شمار ہونے والی چیزیں بھی بیع میں داخل ہوں گی، جیسے راستے سے گذرنے کا حق، پانی حاصل کرنے کا حق۔

(۱۳۹) عقد کے بعد، مشتری کے قبضہ سے پہلے، مبیع میں جو زیادتی اور نمو ظاہر ہو، چاہے وہ متصل ہو یا منفصل ہو اور مبیع سے متولد ہو یا نہ ہو، وہ سب مشتری کی ملکیت ہے، مثلاً کوئی ایسا درخت فروخت کیا جس کے پھل نمایاں نہ تھے، اور بیع کے بعد درخت پر پھل نکل آئے، یا حیوانِ غیر حامل پر بیع ہوئی اور قبضہ سے پہلے حامل ہو گیا تو یہ مشتری کی ملکیت ہوگی، کیوں کہ یہ مبیع کا جز ہے، اور بائع اگر چاہے تو ثمن وصول کرنے کے

لیے اصل مبیع کی طرح زوائد بھی روک سکتا ہے۔

- بائع اگران زوائد کو تلف کر دے تو ثمن سے اس قدر حصہ ساقط ہو جائے گا۔
- یہ زوائد اگر آفت سماوی سے ہلاک ہو جائے تو نہ تو ثمن سے کچھ ساقط ہوگا اور نہ مشتری کو بیع فسخ کرنے کا اختیار ہوگا۔

(۱۴۰) عقد پورا ہونے کے بعد بھی بائع اور مشتری باہمی رضامندی سے ثمن میں کمی بیشی کر سکتے ہیں۔اسی طرح مبیع کی زیادتی پر بھی اتفاق کر سکتے ہیں۔ یہ کمی زیادتی اصل عقد کے ساتھ لاحق سمجھی جائے گی، کمی بیشی کے بعد جو مقدار طے پائے،اسی پر بیع کا انعقاد سمجھا جائے گا۔

بیع صحیح مع الخیار

(۱۴۱) بیع صحیح کبھی اس طور پر ہوتی ہے کہ متعاقدین میں سے ایک کو بیع فسخ کرنے کا اختیار رہے۔ایسے خیارات کی چند قسمیں ہیں:

- خیار رؤیت، خیارِ عیب، خیارِ غبن۔ یہ خیارات بحکمِ شرع ہر حال میں ثابت رہتے (ملتے) ہیں۔
- خیارِ شرط، خیارِ فواتِ وصف، خیارِ نقد، خیارِ تعیین۔ یہ خیارات عقد میں شرط کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

خیارِ رؤیت

(۱۴۲) خیارِ رؤیت مجلس میں غیر موجود چیز پر عقد ہونے کی صورت میں ثابت ہوتا ہے۔

- اس حق کے ذریعہ سے مشتری کو اختیار ملتا ہے کہ مبیع دیکھنے کے بعد عقد کو فسخ کر دے یا باقی رکھے۔

- مبیع دیکھنے سے قبل ایسا کوئی اختیار مشتری کو نہ ہوگا۔
- مبیع دیکھنے کے بعد مقامی (لوکل) عقود میں ہر صورت میں یہ خیار مشتری کو ملے گا۔
- البتہ بین الاقوامی معاملات میں جب کہ زمینی، سمندری یا ہوائی ٹرانسپورٹ سے مال موصول ہو تو مشتری کو یہ خیار اسی شرط پر ملے گا جب کہ مبیع عقد میں طے شدہ اوصاف اور شرائط کے مطابق نہ ہو۔ اگر مبیع اوصاف اور شرائط کے مطابق ہے تو خیارِ رویت کی بنیاد پر بیع فسخ کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔

(۱۴۳) خیارِ رؤیت ایسی رویت سے ختم ہو جائے گا جس سے مشتری کو خریداری کے مقاصد کا علم ہو جائے۔

خیارِ عیب

(۱۴۴) خیارِ عیب، مبیع واپس کرنے کا ایسا اختیار ہے جو مشتری کو ایسے عیب کے سبب ملتا ہے جو بوقت عقد (شراء) مبیع میں موجود تھا، مگر مشتری کو اس کا علم نہ ہوسکا۔

(۱۴۵) خیارِ عیب میں اس عیب کا اعتبار ہوگا جو تاجروں کے عرف میں بھی عیب سمجھا جاتا ہو۔ خیارِ عیب کے ثبوت کے لیے درج ذیل شرائط ضروری ہیں:

(الف) مبیع میں وہ عیب اس وقت سے قائم ہو جب مبیع بائع کے ضمان میں تھی۔ لہٰذا ضمان جب مشتری کی جانب منتقل ہو جائے، چاہے تخلیہ سے ہو، اس کے بعد حادث ہونے والے عیب کے سبب خیارِ عیب نہ ملے گا۔

(ب) مبیع کے واپس کیے جانے تک عیب موجود رہے۔ واپس کرنے سے قبل عیب زائل ہو گیا، جیسے جانور بیمار تھا اور واپس کرنے سے قبل تندرست ہو گیا تو خیار نہ ملے گا

(ج) مبیع کے مشتری کے ضمان میں منتقل ہونے سے پہلے مشتری کو اس عیب کا علم نہ ہو

(د) مشتری کی جانب سے کوئی ایسا فعل نہ پایا جائے جو صراحتاً یا دلالۃً عیب سے راضی ہونے پر دلالت کرتا ہو، جیسے مبیع میں ایسا تصرف کرے جس سے مبیع یا بیع سے اس کا راضی ہونا معلوم ہوتا ہو۔

(ہ) فسخِ بیع کے مطالبہ میں بلا عذر اس قدر تاخیر نہ کرے جس سے تجار کے عرف کے مطابق خیارِ عیب ختم سمجھا جاتا ہو۔

(و) بائع نے اپنی طرف سے عیب سے براءت کی شرط نہ کی ہو۔ اگر مشتری کی رضامندی سے بائع نے ایسی شرط کر دی ہے تو مشتری کا خیارِ عیب ساقط ہو جائے گا۔ بیع کے بعد قبضہ سے قبل حادث ہونے والے عیب کی براءت کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱۴۶) خیارِ عیب کا مقتضیٰ یہ ہے کہ مشتری کے لیے مبیع بائع کو واپس کرنے اور ثمن کی واپسی کا مطالبہ کرنے کا اختیار ہو۔ البتہ دونوں کو ایسی صلح کرنے کا بھی اختیار ہے کہ مشتری مبیع اپنے پاس رہنے دے اور بائع عیب کے بقدر یا آپسی رضامندی سے قیمت کا کچھ حصہ کم کر دے، بشرطیکہ یہ معاملہ شریعت کی طرف سے طے کردہ صلح کی شرائط کے مطابق ہو۔

(۱۴۷) بائع اگر خصومت سے قبل اس عیب کا ازالہ کر دے تو مبیع واپس کرنے کا حق ساقط ہو جائے گا۔

(۱۴۸) اگر بائع مشتری کو صحیح سالم دوسری چیز دینے کی پیش کش کرے تو مشتری کو یہ پیش کش قبول کرنے یا رد کرنے کا اختیار ہوگا۔

(۱۴۹) خیارِ عیب کی وجہ سے مشتری کا حقِ ردّ، درج ذیل موانع کی صورت میں ساقط ہو جائے گا۔

(الف) عیب دار مبیع مشتری کو حوالے کرنے سے پیشتر بائع کے پاس ہی ہلاک ہو جائے۔اس صورت میں بیع فسخ ہو جائے گی اور بائع پر ثمن کی واپسی واجب ہوگی۔

(ب) مبیع مشتری کے قبضہ میں کسی آفتِ سماوی کی وجہ سے ہلاک ہو جائے۔اس صورت میں مشتری کو حق ہوگا کہ بائع سے نقصان کی تلافی یعنی عیب دار اور صحیح سالم مبیع کی قیمت کے درمیانی فرق کا مطالبہ کرے۔

(ج) مشتری کے درست اور عادی تصرف کے نتیجہ میں مبیع اگر ہلاک ہو جائے، مثلاً کھانے کی چیز کھا لی جائے۔اس صورت میں بائع سے نقصان کی تلافی وصول کی جائے گی۔

(د) مبیع مشتری کے غیر عادی تصرف (تعدی) کے نتیجہ میں ہلاک ہو جائے، مثلاً مبیع برتن تھا، جسے مشتری نے توڑ دیا۔اس صورت میں بھی بائع سے نقصان کی تلافی وصول کی جائے گی۔(یہ حنابلہ کے مذہب کے مطابق ہے۔)

(ہ) مشتری کے پاس مبیع میں کوئی اور عیب پیدا ہو جائے۔اس صورت میں مشتری کو مبیع واپس کرنے کا حق نہیں، البتہ قدیم عیب کے بقدر نقصان کی تلافی وصول کرنے کا حق ہوگا۔اور اگر بائع عیبِ جدید کے باوجود مبیع واپس لینے پر راضی ہو جائے تو واپس کر سکتا ہے۔

(و) مشتری بیع، ہبہ، صلح وغیرہ کے ذریعہ اس مبیع کی ملکیت آگے کسی اور کو منتقل کر دے، اس صورت میں مشتری کو مبیع واپس کرنے یا نقصان کی تلافی وصول کرنے کا حق نہیں ہوگا۔

(۱۵۰) مشتری کے قبضہ سے قبل مبیع میں ایسی زیادتی نمودار ہو جو مبیع سے متولد ہو، مثلاً حیوان

موٹا تازہ ہو جائے، پھر کسی عیبِ قدیم کا علم ہو تو اس صورت میں بھی مشتری کو خیارِ عیب کی وجہ سے مبیع واپس کرنے کا اختیار ہوگا، مگر زیادتی کے مقابل کسی عوض کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔

اور اگر مشتری کے وصول (قبضہ) کر لینے کے بعد زیادتی نمودار ہو تو مشتری کو حق ہوگا کہ یا تو زیادتی کا کچھ بھی عوض لیے بغیر خیارِ عیب کی وجہ سے مبیع واپس کردے، یا مبیع اپنے پاس رکھے اور بائع سے نقصان کی تلافی وصول کرلے۔

(۱۵۱) مبیع میں ایسی زیادتی نمودار ہو جو منفصل ہو اور مبیع سے متولد نہ ہو، مثلاً کسی نے گاڑی خریدی اور اسے اجرت پر دے کر کرایہ کمایا، پھر اس کے بعد گاڑی میں کوئی قدیم عیب نظر آیا، اس صورت میں کرایے کی کمائی مبیع واپس کرنے میں مانع نہیں، بلکہ اسے مبیع واپس کرنے اور ثمن کی وصولی کا حق ہوگا، اور مبیع واپس کرنے سے پہلے اس سے حاصل کردہ کمائی بھی اس کے لیے طیب ہوگی۔

(۱۵۲) مشتری کے قبضہ میں نمودار ہونے والی زیادتی مبیع سے متصل ہو مگر مبیع سے متولد نہ ہو، مثلاً مشتری نے کپڑا خرید کر سی لیا یا رنگ دیا، زمین میں تعمیر کردی یا درخت لگا دیے، پھر مبیع میں کسی عیب کا علم ہوا تو مبیع واپس کرنے کا حق ساقط ہو جائے گا۔ البتہ بائع سے ارش (عیب کی تلافی) کا مطالبہ کرسکتا ہے۔

- اس صورت میں اگر مبیع عیب دار نہ ہو جائے اس طرح زیادتی الگ کرنا ممکن ہو تو مشتری زیادتی اپنے پاس رکھ کر فقط مبیع واپس کرسکتا ہے۔ نیز اس صورت میں مشتری کے لیے یہ جائز نہ ہوگا کہ مبیع زیادتی کے ساتھ ہی بائع کو واپس کردے اور زیادتی کا کوئی عوض نہ لیتے ہوئے احسان کرے، کیوں کہ بائع عقدِ معاوضہ میں یہ زیادتی بلا

عوض وصول کرتا ہے، جو ربا میں شامل ہے۔

- ہاں اگر دونوں اس طرح مبیع کی واپسی پر راضی ہوں کہ بائع اس زیادتی کی قیمت مشتری کو ادا کردے تو درست ہے۔

(۱۵۳) زیادتی متولد من المبیع منفصل ہو، مثلاً بکری نے دودھ دیا، یا بچہ جنا؛ اس صورت میں اگر یہ زیادتی مشتری کے قبضہ سے پہلے سامنے آچکی ہو تو خیارِ عیب کے سبب مبیع واپس کرنے میں مانع نہیں، اور مشتری کو حق ہوگا کہ بیع فسخ کرکے پورا ثمن واپس لے لے، پھر یہ زیادتی بائع کی ہوگی، کیوں کہ اسی کے ضمان میں نمودار ہوئی تھی۔

اور اگر یہ زیادتی مشتری کے قبضہ کے بعد سامنے آئی ہو تو مبیع واپس کرنے میں مانع ہوگی۔ اس صورت میں مشتری کو بائع سے ارش یعنی عیب کے نقصان کی تلافی وصول کرنے کا حق ہوگا۔

(۱۵۴) اگر بائع نے تدلیس یعنی عیب چھپانے کی کوشش کی ہو، اور علم ہونے پر مشتری خیار کے مطابق واپس کرنا چاہے تو مبیع واپس کرنے کے مصارف اور لاگت بائع کے ذمہ ہوں گے، بشرطیکہ مبیع اسی شہر میں واپس کی جائے جہاں عقد ہوا تھا، یا بائع کو عیب کی تدلیس کے وقت علم تھا کہ مشتری یہ مبیع دوسرے شہر لے جائے گا، (تو پھر یہ دوسرے شہر سے اس شہر میں لانے کے) مصارف بھی بائع کے ذمہ ہوں گے۔)

اور اگر بائع کو ایسی کوئی جانکاری نہ تھی کہ مشتری یہ مبیع دوسرے شہر منتقل کرے گا یا بائع نے عیب چھپایا نہیں تھا تو مشتری کو اختیار ہوگا کہ واپسی کے مصارف خود اٹھاتے ہوئے واپس کرے یا بائع سے عیب کی تلافی وصول کرلے۔

(۱۵۵) مبیع کا کچھ حصہ عیب دار ہو تو...

اگر مبیع ایک متحد شئ ہو یا متحد شئ جیسی ہو، جیسے دو چپل، ایک ڈھیر، ایک باکس، ایک کارٹون؛ اور مشتری خیارِ عیب کی وجہ سے واپس کرنا چاہے تو پوری مبیع واپس کرے، یا پوری مبیع اپنے پاس رکھ لے۔ یہ اختیار نہ ہوگا کہ فقط عیب دار حصہ (اکائی) واپس کرے۔

ہاں اگر حقیقتاً وحکماً دو علیحدہ چیزیں ہوں، جیسے دو کپڑے، دو فون، تو اسے یہ اختیار ملے گا کہ فقط عیب دار چیز واپس کرے، اور دوسری چیز اس کے حصہ کا ثمن ادا کرکے اپنے پاس رکھ لے۔

(۱۵۶) خیارِ عیب کے سبب مبیع واپس کرنے سے پہلے ہی مشتری کی موت ہو جائے تو یہ خیار ورثاء کی طرف منتقل ہوگا، مشتری کو موت سے پہلے عیب کی اطلاع ہو چکی ہو یا وہ مطلع نہ ہو سکا، پھر ورثاء کو عیب کا علم ہوا؛ دونوں صورتیں برابر ہیں۔

(۱۵۷) بائع اور مشتری میں اختلاف ہو، مشتری کا دعوی ہو کہ عیب قدیم یعنی بائع کے پاس سے چلا آ رہا ہے، اور بائع اس کا منکر ہو تو بینہ مشتری کے ذمہ پر اور یمین بائع کے ذمے ہوگی۔

خیارِ فواتِ وصف

خیارِ وصف

(۱۵۸) مشتری نے مبیع میں کسی خاص وصف کا مطالبہ کیا ہو، پھر اسے معلوم ہو کہ مبیع میں وہ وصف مفقود ہے، مثلاً بکری خریدتے وقت شرط کی تھی کہ وہ دودھ دینے والی (دُدھاری) ہو، پھر پتہ چلا کہ وہ دودھ نہیں دیتی؛ تو مشتری کو بیع فسخ کرنے کا اختیار ہوگا، گرچہ ایسے وصف کا معدوم ہونا تجار کے عرف میں عیب نہ سمجھا جاتا ہو۔ اس خیار

کو 'خیارِفواتِ وصف' یا 'خیارِخلف' کہتے ہیں۔

(۱۵۹) خیارِعیب اور خیارِفواتِ وصف میں فرق یہ ہے کہ خیارِعیب ایسے عیب کی صورت میں ملتا ہے جو تجار کے عرف میں عیب (نقص) سمجھا جاتا ہو، جب کہ خیارِوصف مشتری کو ایسی صورت میں بھی ملے گا جب کہ مبیع میں تجار کے عرف کے مطابق گرچہ کوئی عیب نہ ہو، مگر مبیع میں مشتری کا وصفِ مرغوب مفقود ہو۔ نیز خیارِعیب بحکم شرع (ہر حال میں) ثابت ہوتا ہے، جب کہ خیارِ وصف عقد میں شرط کرنے سے ہی ملے گا، بصورتِ دیگر نہیں۔

(۱۶۰) وصف کی شرط عقد میں صراحتاً بھی ہوسکتی ہے اور عرف یا دلالتِ حال کے مطابق بھی مانی جاسکتی ہے۔ مثلاً قربانی کے زمانہ میں قربانی کے جانوروں کی منڈی سے جانور خریدا جائے، تو جانور میں قربانی کے قابل ہونے کی شرط دلالتِ حال کے مطابق مشروط ہوگی۔

(۱۶۱) خیارِوصف ثابت ہونے کے لیے درج ذیل شرائط ضروری ہیں۔

(الف) 'وصفِ مرغوب فیہ' عقد میں ضروری قرار دیا گیا ہو۔

(ب) وصفِ مطلوب سے مقصود منفعت شرعاً جائز ہو۔

(ج) وصفِ مشروط میں غرر نہ ہو۔ اگر وصف غرر پر مشتمل ہو مثلاً کوئی فلیٹ یا مکان اس شرط پر خریدا جائے کہ وہ کرایہ داری میں متعین مقدار سے کرائے پر دیا جاسکے، یا متعینہ آمدن کی گارنٹی (شرط) پر تجارتی دکانیں فروخت کی جائیں۔ یہ شرط فاسد ہے اور اس سے بیع فاسد ہو جائے گی۔

(۱۶۲) خیارِفواتِ وصف کا مقتضیٰ یہ ہے کہ وصفِ مشروط کے فوت ہونے کی صورت میں

مشتری کو مبیع لوٹانے اور ثمن واپس لینے کا اختیار ہوگا؛ مگر خیارِ عیب میں مانع بننے والے کسی مانع کی وجہ سے یہاں بھی مبیع لوٹانا ممکن نہ ہو تو مشتری کو حق ہوگا کہ اس وصف سے متصف اور غیر متصف مبیع کی قیمت میں پایا جانے والا فرق بائع سے وصول کرے۔

(۱۶۳) اگر مبیع لوٹانا ممکن ہو تو مشتری کو مبیع لوٹانے اور بیع فسخ کرنے کے سوا دوسرا کوئی خیار نہیں ملے گا، نہ ہی ثمن میں کمی کرنے کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ ہاں طرفین کی رضامندی سے ثمن میں کمی کی جاسکتی ہے۔

(۱۶۴) مشتری کو ملنے والی مبیع بیع میں ذکر کردہ مقدار سے کم ہو اور ثمن کو مبیع کے اجزاء پر تقسیم کرنا ممکن ہو تو مشتری کو اختیار ہوگا کہ یا تو بیع فسخ کردے یا مبیع کے حصوں کے بقدر ثمن دے کر مبیع رکھ لے۔

خیارِ مغبون

(۱۶۵) مغبون (فریب خوردہ): وہ شخص ہے جو بازار کے نرخ سے غیر معمولی زائد قیمت پر کوئی چیز خریدے یا بازار کے نرخ سے غیر معمولی کم قیمت پر کوئی چیز بیچے۔

- اگر اس غبن کا سبب دوسرے فریق کی دھوکہ دہی (تغریر) یا بہکاوا (تدلیس) ہے تو مغبون کو فسخِ بیع کا اختیار ملے گا۔
- 'تغریر' سے مراد مبیع کی قیمت یا وصف (کوالٹی وغیرہ) میں جھوٹ بولنا ہے اور 'تدلیس' سے مراد کوئی ایسا کام ہے جس سے دوسرا فریق مبیع کو سمجھنے یا ثمن کی تعیین میں دھوکہ کھا جائے۔

خیارِ شرط

(۱٦٦) خیارِ شرط ایسا حق ہے جو عقد میں بائع یا مشتری یا دونوں کی طرف سے اس لیے مشروط کیا جائے تا کہ اس کے مطابق صاحبِ خیار کو بیع جاری (نافذ) کرنے یا فسخ کرنے کا اختیار ملے۔ اسے 'خیارِ تروّی' (سوچ بچار) بھی کہتے ہیں۔

(۱٦۷) خیارِ شرط کا کسی متعین مدت میں محدود ہونا ضروری ہے۔ مختلف مبیع کے اعتبار سے خیار کی مدت بھی الگ ہو سکتی ہے، البتہ ایسی مدت نہ ہو جس کے نتیجہ میں عقد غیر ضروری (یعنی کسی مبیع کے متعلق سوچنے کے لیے مطلوب وقت سے زیادہ) طویل زمانہ کے تک لٹکا (متردد) رہے۔

(۱٦۸) خیارِ شرط فقط مشتری کے لیے ہو تو مبیع بائع کی ملکیت سے خارج ہو کر مشتری کی ملکیت ہو جائے گی، لہٰذا اگر یہ مبیع قبضہ کے بعد مشتری کے پاس ہلاک ہو جائے تو بائع کو طے شدہ ثمن ادا کرنا مشتری پر واجب ہوگا۔

(۱٦۹) خیار فقط بائع کے لیے ہو تو مبیع بائع کی ملکیت سے خارج نہ ہوگی، بلکہ مبیع میں اس کی ملکیت قائم رہے گی، اس صورت میں مبیع پر قبضہ ہو چکنے کے بعد مشتری کے پاس ہلاک ہو تو مشتری پر طے شدہ ثمن کی بجائے قبضہ کے دن کا اعتبار کرتے ہوئے مبیع کی مارکیٹ قیمت بائع کو ادا کرنی واجب ہوگی۔

(۱۷۰) اگر خیارِ شرط دونوں کے لیے ہو تو مبیع بائع کی ملکیت سے خارج نہ ہوگی، نہ ہی ثمن مشتری کی ملکیت سے خارج ہوگا، چنانچہ بائع کا مبیع میں تصرف کرنا درست ہے اور بیع فسخ سمجھی جائے گی۔ اسی طرح اگر ثمن کوئی متعین چیز ہو تو مشتری کا اس میں تصرف کرنا درست ہے۔ لیکن اس مدتِ خیار کے درمیان مبیع میں مشتری کا تصرف یا ثمن

میں بائع کا تصرف باطل ہے۔

(۱۷۱) خیارِ شرط درج ذیل امور سے ساقط ہو جائے گا۔

(الف) صاحبِ خیار بیع کی اجازت دے؛ مثلاً وہ یوں کہہ دے کہ میں نے بیع پکی کر دی، یا خیار ساقط کر دیا۔

(ب) صاحبِ خیار کا ایسا تصرف جو بیع کے جائز (پختہ) کر دینے پر دلالت کرے ۔مثلاً مشتری کا خیار ہو اور وہ مبیع میں تصرف کرتے ہوئے دوسرے کو بیچ دے، ہبہ کر دے، کرایہ پر دے، رہن رکھ دے؛ تو ایسا تصرف اس کی طرف سے خیار کا اختتام اور بیع کی اجازت سمجھی جائے گی۔ بائع کا خیار ہو تو ثمن میں اس کا تصرف خیار ختم کر دے گا، مثلاً ثمن کوئی معین چیز ہو اور وہ اس میں مالکانہ تصرف کرتے ہوئے اسے بیچ دے، بیچنے کے لیے بھاؤ تال کرے، کرایہ پر دے، رہن رکھے، وغیرہ۔ اور اگر ثمن 'دین' یعنی کوئی نقد (کرنسی) ہو تو اس میں تصرف بایں طور ہوگا کہ بائع مشتری کو ثمن سے بری کر دے، یا اس ثمن کے عوض مشتری سے کوئی چیز خرید لے، یا وہ ثمن مشتری کو ہبہ کر دے، تو یہ بائع کی طرف سے بیع کی اجازت سمجھی جائے گی۔

(ج) مدتِ خیار کا ختم ہونا۔ کیوں کہ خیار کی مدت متعین تھی، اور غایت (حد) پر موقوف امر غایت پر پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے۔

(د) خیارِ عیب میں مانع بننے والے کسی مانع کی وجہ سے مبیع واپس کرنا ممکن نہ رہے تو خیارِ شرط ختم ہو جائے گا، یعنی بیع پختہ ہو جائے گی اور خیار کی بنیاد پر بیع فسخ نہ ہوگی۔

(ہ) مشتری کے پاس مبیع کا عیب دار ہو جانا مبیع واپس کرنے میں مانع ہے، اس سے خیار ساقط ہو جائے گا اور بیع تام ہو جائے گی۔ ہاں اگر بائع کے فعل سے مبیع عیب دار

ہوئی تو مشتری کا خیار باقی رہے گا، اور وہ چاہے تو واپس کر دے اور چاہے تو رکھ لے اور بائع سے نقصان کی تلافی وصول کرے۔

خیارِ تعیین

(۱۷۲) چند چیزوں پر علی سبیل التردید عقد واقع ہونے کی صورت میں کوئی ایک چیز متعین کرنے کے لیے عاقد کو ملنے والا حق 'خیارِ تعیین' کہلاتا ہے۔ جیسے مشتری دو چیزیں منتخب کر کے کوئی ایک چیز خریدنے کا معاملہ کرے اور متعینہ مدت کے دوران مبیع متعین کرنے کا اختیار اپنے لیے شرط کر لے۔ مثلاً مشتری یوں کہے کہ میں نے تم سے ان دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا خرید لیا اور تین دن میں وہ کپڑا متعین کرلوں گا اور بائع یہ ایجاب قبول کر لے۔ یا بائع یوں کہے کہ میں نے تم کو ان دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا بیچا اور تین دن میں اس کی تعیین کر دوں گا اور مشتری یہ ایجاب قبول کر لے۔

(۱۷۳) خیارِ تعیین کے ساتھ عقد درست ہونے کے لیے درج ذیل شرائط ضروری ہیں:

(الف) خیار کی شرط صلبِ عقد ہی میں ذکر کر دی جائے۔ پس اگر کوئی شخص دو بکریوں میں سے ایک کی بیع کرے اور خیارِ تعیین کا ذکر کئے بغیر دونوں جدا ہو جائیں (مجلس عقد ختم کر دیں) تو یہ بیع باطل ہوگی۔

(ب) خیارِ تعیین کا محل ذوات القیم اشیاء ہوں یا مختلف الجنس مثلیات ہوں، جیسے کسی نے گندم، جو اور مسور سے کوئی ایک جنس ایک کیلو فروخت کی اور ہر جنس کا ثمن جداگانہ بیان کر دیا تو خیار درست ہوگا۔ اسی طرح اگر متحد الجنس چیزیں -خواہ ذوات الامثال ہوں یا ذوات القیم ہوں- اوصاف اور انواع (کوالٹی) کے اعتبار سے متفاوت ہوں تو اس میں بھی خیارِ تعیین لینا درست ہے۔

(ج) تیسری شرط یہ ہے کہ خیار کی کوئی مدت متعین کر دی جائے۔ یہ مدت تین دن سے زیادہ بھی ہوسکتی ہے، البتہ غیر معمولی (خلافِ عرف) طویل مدت نہ ہو۔

(۱۷۴) خیارِ تعیین کی مدت کے دوران صاحبِ خیار مبیع کی تعیین نہ کرے اور مدت گذر جائے تو بھی بیع فسخ نہ ہوگی، بلکہ صاحبِ خیار کو تعیین پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۷۵) اگر خیارِ تعیین مشتری نے لیا ہو اور کوئی چیز ہلاک ہو جائے یا عیب دار ہو جائے تو اس مبیع میں اس کے ثمن کے عوض بیع لازم ہو جائے گی۔ اور اگر وہ دعوی کرے کہ اس نے موجود چیز یا بے عیب چیز بطور مبیع متعین کر لی تھی تو اس کا اعتبار نہ ہوگا، یعنی عیب دار ہونے سے باعتبار دلالت وہ چیز بطور مبیع اور دوسری چیز بطور امانت متعین ہو جائے گی، چنانچہ اس کے بعد دوسری چیز ہلاک ہو جائے یا (تعدی کے بغیر) عیب دار ہو جائے تو اس دوسری چیز کی قیمت اس پر لازم نہ ہوگی، (کیوں کہ وہ امانت تھی۔)

اور اگر دونوں چیزیں (دو چیزوں میں خیار ہونے کی صورت میں) مشتری کے پاس ایک ساتھ ہلاک ہو جائے، تو مشتری پر ہر چیز کا نصف ثمن لازم ہوگا، کیوں کہ دونوں چیزوں میں مبیع ہونے اور امانت ہونے کا معنی مشترک اور مساوی تھا۔ اس صورت میں خیار چاہے مشتری کا ہو یا بائع کا؛ حکم یکساں ہوگا۔ اسی طرح دونوں چیزیں یکے بعد دیگرے ہلاک ہو جائے مگر ترتیب کا علم نہ ہو تو دونوں چیزوں کا نصف نصف ثمن مشتری پر لازم ہوگا۔

(۱۷۶) خیارِ تعیین میں میراث جاری ہوگی، اور میراث جاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وارث خیارِ تعیین استعمال کر کے مبیع متعین کرے اور ترکہ میں سے ثمن کی ادا ئیگی کرے، کیوں کہ مبیع کا ثمن میت پر دین تھا۔ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔

خیارِ نقد

(۱۷۷) خیارِنقد کا مطلب یہ ہے کہ مشتری وقتِ مقررہ تک ثمن کی ادائیگی کردے گا ورنہ بیع رد ہوجائے گی۔ ایسی شرط لگانا جائز ہے، اور مشتری وقتِ مقررہ تک ثمن ادا نہ کرے تو بیع فاسد ہوگی۔ (اور بیع فاسد کے احکام جاری ہوں گے۔)

(۱۷۸) وقتِ مقررہ میں ثمن ادا کیے بغیر مشتری مبیع فروخت کردے تو یہ بیع جائز ہوگی، اور مشتری پر ثمن کی ادائیگی واجب ہوگی۔

(۱۷۹) اگر مبیع خود بخود (کسی کی بھی تعدی کے بغیر) عیب دار ہوجائے اور ثمن ادا کیے بغیر مدتِ خیار گذر جائے تو بائع کو اختیار ہوگا کہ وہ چاہے تو مبیع مع نقصان واپس لے لے اور ثمن چھوڑ دے۔ اور چاہے تو مبیع مشتری کے پاس رہنے دے اور ثمن وصول کرلے۔

(۱۸۰) خیارِنقد کی مدت کے دوران مشتری کی موت ہوجائے تو خیار باطل (ختم) ہوجائے گا اور اس میں میراث جاری نہ ہوگی۔

بیع باطل

(۱۸۱) بیع باطل ایسی بیع کو کہتے ہیں جو اصل اور وصف دونوں اعتبار سے صحیح نہ ہو۔

اور بیع فاسد وہ بیع ہے جو وصفاً صحیح نہ ہو، اصلاً صحیح ہو۔

فقہاءِ احناف کی عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ بطلان یعنی بیع کا اصلاً اور وصفاً صحیح نہ ہونا بیع کے رکن یا محل میں خلل کی وجہ سے ہوتا ہے۔ رکن بیع سے مراد ایجاب وقبول ہے اور محل بیع سے مراد مبیع اور ثمن ہے۔ (ملاحظہ ہو: ۱۸۷)

(۱۸۲) بیع باطل کی دو قسمیں ہیں:

اول: جو ایجاب وقبول میں کسی خرابی کی وجہ سے باطل قرار دی جائے۔اس کی درج ذیل صورتیں ہیں:

(الف) عاقدین میں سے کوئی ایک مجنون ہو یا صبی غیر ممیّز ہو۔ (ملاحظہ ہو احکام المتعاقدین)

(ب) بیع کسی شرط پر معلق ہو یا مستقبل پر موقوف ہو؛ کیوں کہ بیع تعلیق علی الشرط یا اضافت اِلی المستقبل قبول نہیں کرتی، اس لیے اس صورت میں ایجاب ہی معدوم سمجھا جائے گا اور اس اعتبار سے یہ بیع باطل شمار ہوگی۔

(ج) ایک ہی شخص بائع اور مشتری (عاقد من الجانبین) ہو؛ کیوں کہ بیع میں ایک ہی شخص دونوں جانب کا مالک نہیں ہوسکتا۔ (اس کے مزید مسائل 'احکام المتعاقدین' میں 'تعدد العاقدین' کے عنوان کے تحت ملاحظہ ہوں۔)

(د) قبول، ایجاب کے موافق نہ ہو یا خیارِ قبول کے ساقط ہونے کے بعد قبول ہو۔ (ملاحظہ ہو ایجاب وقبول کے قواعد)

ثانی: وہ بیع جو مبیع یا ثمن میں شرعی مالیت معدوم ہونے کے سبب باطل قرار دی جائے۔اس میں درج ذیل صورتیں شامل ہیں:

(الف) شراب، خنزیر، مردار، دمِ مسفوح، آزاد آدمی اور ہر اس چیز کی بیع جو شرعاً مال نہ ہو۔(اس سے متعلقہ احکام کے لیے شرائطِ مبیع کی دوسری شرط ملاحظہ ہو۔)

(ب) معدوم چیز یا ایسی چیز جو شرعاً مالِ متقوم نہ ہو یا غیر مملوک چیز کی بیع۔(ملاحظہ شرائطِ مبیع)

(ج) تھن میں موجود دودھ اور پشت پر موجود اون بیچنا۔

(۱۸۳) عقد (ایجاب وقبول) میں جس مبیع کا ذکر کیا گیا تھا اس کے علاوہ کوئی دوسری چیز بطور مبیع پیش کی جائے، مثلاً بائع نے کہا تھا کہ میں نے تمہیں یہ یاقوت اتنے ثمن کے عوض فروخت کیا، جب کہ حقیقت میں وہ کانچ کا ٹکڑا تھا، یا یوں کہا کہ یہ ریشم کا کپڑا بیچا، جب کہ وہ کتان تھا؛ تو یہ بیع باطل ہوگی۔

- کپڑے کی نوع عقد میں بیان کردہ نوع سے برخلاف ہو، مثلاً ریشم کے کپڑے پر عقد ہوا اور کپڑا کتان کا ہے، تو یہ بیع باطل ہے۔
- اور اگر نوع تو وہی ہو، مگر بناوٹ وہ نہ ہو جو عقد میں ذکر کی گئی تھی، مثلاً کسی نوع کا جاپانی کپڑا بیچنے کی بات تھی، جب کہ وہ کپڑا حقیقت میں کوریا میں بنا تھا، تو یہ بیع صحیح ہے، البتہ مشتری کو خیار ملے گا، کیوں کہ مخصوص بناوٹ ایک امر مرغوب فیہ ہے، جس کے فوت ہونے سے خیارِ فواتِ وصف ملے گا۔

(۱۸۴) ایک ہی صفقہ (سودے) میں ایسی دو چیزوں کی خرید وفروخت ہو، جن میں سے ایک کی بیع باطل اور دوسری کی بیع صحیح ہو..اور

- ان میں سے ایک چیز غیر معلوم ہو مثلاً کسی گھوڑی کا حمل اور ایک گھوڑا؛ ایک ساتھ بیچا ،تو پوری بیع باطل ہے۔
- اسی طرح اگر ایک مبیع معدوم ہو تو بھی پوری بیع باطل ہوگی۔

(۱۸۵) اگر دونوں مبیع موجود اور معلوم (متعین) ہوں ؛تو جس مبیع کی بیع باطل ہے، اس کی دو قسمیں ہیں:

اول: اس کی بیع کسی بھی امام مجتہد کے قول کے مطابق صحیح نہ ہو سکے، جیسے آزاد آدمی، مردار، خمر اور خنزیر کی بیع۔

دوم: اس چیز کی بیع صحیح ہوسکتی ہو... ◆ بایں طور کہ اس کے لیے کسی کی اجازت کی ضرورت ہو، مثلاً دوسرے کی چیز فروخت کردی تو یہ بیع اس غیر کی اجازت سے صحیح ہو جائے گی۔ ◆ یا اس طرح کہ یہ بیع مجتہد فیہ (اس کا صحیح یا باطل ہونا مختلف فیہ) ہے بعض فقہاء کے قول کے مطابق اور قضاءِ قاضی سے صحیح قرار دی جاسکتی ہے؛ جیسے متروک التسمیہ عامداً کی بیع۔ ◆ یا اُس چیز کی بیع بعض حالات میں صحیح قرار دی جاسکتی ہے؛ جیسے وقف کی بیع۔

اب اگر صحیح البیع چیز کے ساتھ مذکورہ بالا پہلی قسم کی چیز ملا کر عقدِ بیع ہو؛ جیسے شیرہ اور شراب، یا مذبوحہ بکری اور مردہ بکری ایک صفقہ میں فروخت کی جائے تو یہ پوری بیع باطل ہے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جب دونوں چیزوں کا علیحدہ ثمن بیان نہ کیا گیا ہو، اور اگر دونوں چیزوں کا الگ الگ ثمن بیان کردیا گیا ہو تو صحیح البیع شئ میں اس شئ کے لیے بیان کردہ ثمن کے عوض بیع درست ہوگی؛ جیسے مثال مذکور میں شیرہ اور مذبوحہ بکری کی بیع درست ہوگی۔

اور اگر صحیح البیع چیزوں کے ساتھ دوسری قسم کی کوئی چیز ملا کر عقد بیع ہو، یعنی ایسی چیز جس کی بیع کسی مجتہد کے قول کے مطابق صحیح ہے؛ تو اس صورت میں صحیح البیع چیز کی بیع اس کے حصے کے ثمن کے عوض درست ہو جائے گی۔ اس کی چند صورتیں ہو سکتی ہیں:

(الف) بائع اپنی چیز دوسرے کی چیز کے ساتھ ملا کر ایک ہی صفقہ میں بیچے، اس صورت میں گرچہ غیر کی مملوک چیز بیچنا جائز نہیں لیکن مالک کی اجازت سے اس کی بیع بھی جائز ہوسکتی ہے، اس لیے یہ دوسری قسم میں شامل ہوگی، اور پھر بائع کی مملوک چیز

میں اس چیز کے حصہ ثمن کے عوض بیع درست ہوگی اور مملوک الغیر میں اگر وہ اجازت نہ دے تو بیع باطل ہوگی۔

(ب) جس چیز کی بیع بالاجماع صحیح ہو اس کے ساتھ ایسی چیز ملا کر بیچی جائے جس کی بیع بعض فقہاء کے نزدیک باطل اور بعض کے نزدیک درست ہو۔ مثلاً شرعی مذبوحہ بکری، متروک التسمیہ عامداً (جان بوجھ کر بوقتِ ذبح بسم اللہ نہ پڑھی ہوا یسی) بکری کے عوض بیچی جائے۔ ایسی مذبوح بکری گرچہ حنفیہ کے نزدیک حلال نہیں، البتہ شوافع کے نزدیک حلال ہے؛ اس لیے یہ ممکن ہے کہ کوئی قاضی یہ بیع جائز قرار دے۔ اس اعتبار سے یہ صورت دوسری قسم میں شامل ہے اور ایسی بیع کا حکم یہ ہے کہ مذبوحہ بکری کی بیع اس کے حصہ ثمن کے عوض صحیح ہوگی۔

(ج) صحیح البیع چیز، ایسی چیز کے ساتھ ایک صفقہ میں بیچی جائے جس کی بیع عام حالات میں صحیح اور جائز نہیں ہوتی، البتہ بعض حالات میں ایسی چیز کی بیع صحیح قرار دی جاتی ہے، جیسے: کسی نے اپنی مملوکہ زمین، دوسری موقوفہ زمین کے ساتھ ایک صفقہ میں بیچ دی۔ مذکورہ صورت میں وقف کی زمین ایسی چیز ہے کہ عام حالات میں اس کی بیع صحیح نہیں ہوتی، البتہ چند شرائط کے ساتھ استبدال کے طور پر اس کی بیع درست ہے۔ اس اعتبار سے یہ صورت دوسری قسم میں شامل ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص اپنی مملوکہ زمین کسی موقوفہ زمین کے ساتھ ملا کر بیچ دے تو مملوکہ زمین کی بیع اس کے حصہ ثمن کے عوض درست ہو جائے گی۔ یہ حکم عام ہے، چاہے عقد میں دونوں زمین کے دام الگ الگ ذکر کیے ہوں یا نہ کیے ہوں۔ اگر دونوں زمین کے دام جداگانہ ذکر نہ کیے گئے ہوں تو دونوں کا مجموعی ثمن، دونوں میں سے ہر ایک کی مارکیٹ قیمت پر تقسیم کیا

جائے گا،اور جو حصہ ثمن صحیح البیع زمین کا ہو اس کے عوض اس زمین کی بیع درست ہو جائے گی۔

مثلاً کسی نے اپنے کپڑے کے ساتھ دوسرے کا غیر مملوک کپڑا (اس کی اجازت کے بغیر ملا کر) ایک صفقہ میں سو روپیوں کے عوض فروخت کر دیا؛ اور مارکیٹ کے اعتبار سے مملوک کپڑے کی قیمت چالیس روپیہ اور غیر مملوک کی قیمت دس روپیہ ہے تو اس ثمن کے سو روپیے پانچ حصوں میں تقسیم کیے جائیں گے،اور ایک حصہ یعنی بیس روپیہ غیر مملوک کپڑے کی قیمت ہوگی اور چار حصے یعنی اسّی روپیہ مملوک کپڑے کی قیمت ہوگی،اور مملوک کپڑے میں اسّی روپیہ کے عوض درست ہوگی اور غیر مملوک کپڑے کی بیع درست نہ ہوگی۔

(۱۸۶) بیع باطل کا حکم یہ ہے کہ ایسی بیع پر کسی اعتبار سے بیع کا کوئی حکم مرتب نہ ہوگا، چنانچہ قبضہ کے باوجود بھی مشتری مبیع کا مالک نہ بنے گا،اور اگر قبضہ کے بعد مبیع مشتری کے پاس ہلاک ہو جائے تو مشتری اس کا ضامن ہوگا۔

بیع فاسد

(۱۸۷) بیع فاسد وہ بیع ہے جو وصف میں فاسد ہو، اصل میں صحیح ہو۔ اصلاً بیع صحیح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ عاقدین میں ایجاب وقبول کی اہلیت ہو، مبیع اور ثمن (عوضین) فی نفسہ مال ہوں اور، مبیع بائع کا مملوک مال ہو؛ ان سب کے علاوہ کسی دوسرے سبب سے عقد میں فساد واقع ہو تو بیع فاسد ہے؛ اس فساد کے اسباب درج ذیل ہیں:

(۱۸۸) فسادِ بیع کا پہلا سبب: بیانِ ثمن میں کوئی خرابی ہو۔ اس کی دو صورتیں ہیں:

(الف) بیانِ ثمن میں مفضی الی المنازعت جہالت ہو۔ خواہ جہالت ثمن کی جنس میں

ہو، وصف میں ہو، مقدار میں ہو یا مدت میں ہو۔

(ب) کوئی مارکیٹ قیمت رائج نہ ہو یا ہر اکائی (چیز) کی قیمت متفاوت ہو ایسی اشیاء کی بیع میں ثمن بیان نہ کرنا۔

(۱۸۹) فسادِ بیع کا دوسرا سبب: مبیع کے متعلق کوئی خرابی ہے۔ اس کی درج ذیل صورتیں ہیں:

(الف) مبیع میں مفضی الی المنازعت جہالت ہو، مبیع کی جہالت عامۃً بیع فاسد کر دیتی ہے، خواہ جنس میں جہالت ہو، تعیین میں ہو یا مقدار میں ہو۔

(ب) مبیع غیر مقدور التسلیم ہو، (یعنی بائع اپنی مبیع مشتری کے قبضہ میں دینے پر قادر نہ ہو)۔

اگر یہ عدم قدرت اس وجہ سے ہو کہ مبیع کا وہ مالک ہی نہیں تو بیع باطل ہے، مثلاً ہوا میں اڑتا ہوا غیر مملوک پرندہ بیچے۔ لیکن بوقتِ بیع ہوا میں اڑنے والا پرندہ اگر بائع کا مملوک ہو اور عادتاً مالک کے پاس لوٹ آتا ہو تو اس کی بیع درست ہے، اور اگر لوٹ کر آنا یقینی نہیں تو بیع فاسد ہوگی۔

(ج) مبیع بائع کے قبضہ میں نہ ہو۔ یعنی مملوک تو ہو مگر ابھی تک وہ بائع کے ضمان میں نہ آئی ہو۔ اسی لیے غیر مقبوض کی بیع درست نہیں۔

(۱۹۰) فسادِ بیع کا تیسرا سبب: عقد میں پائی جانے والی خرابی ہے۔ وہ یہ کہ مقتضائے عقد کے خلاف اور معاملہ سے غیر متعلق شرط سے عقد مشروط کیا جائے۔ نیز عرفِ عام میں بھی ایسی شرط کا رواج نہ ہو۔ عرف نہ ہو ایسے معاملات میں صفقۃ فی صفقۃ (ایک عقد میں دو عقد) کی شرط کرنا بھی اسی حکم میں شامل ہے۔

(۱۹۱) بیع فاسد کا حکم یہ ہے کہ متعاقدین پر اس کو فسخ کر دینا واجب ہے، البتہ اگر مشتری مبیع

پر قبضہ کر لے تو وہ اس کا ناجائز (خبیث) طریقہ پر مالک ہو جائے گا۔ درجِ ذیل احکام اسی قاعدے پر متفرع ہیں:

(الف) بیع کا یہ طریقہ ناجائز ہے، اس لیے ایسی بیع کرنا جائز نہیں۔ بائع و مشتری کے لیے ایسی بیع نافذ کرنے (باقی رکھنے) سے بچنا ضروری ہے۔

(ب) بیع فاسد میں اگر مشتری نے مبیع پر قبضہ نہیں کیا ہے تو وہ اس کا مالک نہیں بنے گا اور قبضہ یا قبضہ کے فائدہ دینے والے تصرفات کے سوا دوسرے کوئی تصرفات اس میں نافذ نہ ہوں گے، مثلاً مشتری بائع کو ہی بیع فاسد سے خریدے ہوئے گندم پیسنے کا حکم دے۔

(۱۹۲) اگر مشتری نے مبیع پر قبضہ کر لیا، چاہے حقیقی ہو یا حکمی، تو بھی متعاقدین پر اس بیع کو فسخ کرنا واجب ہے۔

(۱۹۳) مشتری اگر مبیع پر قبضہ کر لے تو اس مبیع پر اس کی ملکیت ناجائز (خبیث) ہوگی، اس لیے کھانے، پینے، پہننے یا دوسرے طریقوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا، ہاں اگر سببِ فساد زائل کر کے عقدِ جدید کرے تو انتفاع درست ہوگا۔

(۱۹۴) بیعِ فاسد میں مشتری مبیع پر قبضہ کر لینے سے اس کا مالک بن جاتا ہے، گرچہ ناجائز (خبیث) ملکیت ہی سہی، اس لیے اس چیز میں مشتری کا مالکانہ تصرف نافذ ہوگا، مثلاً وہ چیز کسی اور کو بیچ دے تو بیع درست ہوگی، البتہ نفع پاکیزہ نہ ہوگا اور اسکا صدقہ کر دینا واجب ہے۔

(۱۹۵) بیع فاسد کی صورت میں مبیع مشتری کے پاس موجود نہ رہے، مثلاً ہلاک ہو جائے یا اس میں ایسا تصرف کر دے کہ وہ واپسی کے قابل نہ رہے تو فسخ کے حکم کے مطابق اس چیز

کا مثل یا اس کی قیمت کا ضمان ادا کرے اور ثمن واپس لے لے۔

(۱۹۶) بیع فاسد میں بائع کو مبیع لوٹانا درج ذیل صورتوں میں درست نہ ہوگا:

(الف) مبیع مشتری کے پاس ہلاک ہو جائے۔

(ب) مشتری مبیع میں ایسا تصرف کر دے جس سے مبیع میں اس کی ملکیت ہی ختم ہو جائے، مثلاً مبیع بلا کسی خیار (حتمی طور پر) آگے بیچ دے، یا ہبہ کر کے موہوب لہ کے قبضہ میں دے دے اور رجوع نہ کرے یا صحیح طریقے سے مبیع وقف کر دے یا مبیع کے متعلق وصیت کر کے وفات پا جائے۔

(ج) مشتری یہ مبیع کسی تیسرے شخص کے پاس رہن رکھ دے اور یہ رہن واپس نہ آئے۔ قرض ادا کر کے جب رہن نکال لیا جائے تو بیع فسخ کر کے مبیع واپس کرنے کا حکم دوبارہ لوٹ آئے گا۔

(د) مشتری مبیع میں کچھ زیادتی لاحق کر دے، جو مبیع سے متولد تو نہ ہو البتہ متصل ہو اور علیحدہ نہ ہو سکے۔ جیسے کپڑا رنگ کروا دے، سلوا دے، زمین میں تعمیر یا شجر کاری کر دے۔

(۱۹۷) مشتری کے قبضہ کے دوران مبیع میں کچھ نقصان ہونے کی صورت میں نقصان کے اسباب کے اعتبار سے حکم مختلف ہوگا۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

(الف) • مشتری کے فعل سے نقصان ہو جائے، مثلاً بیع فاسد سے خریدا ہوا کپڑا کاٹ دے۔

•• یا مبیع کے فعل سے نقصان ہو، مثلاً بیع فاسد سے خرید کردہ جانور میں جانور کی کسی حرکت سے کوئی عیب پیدا ہو جائے۔

••• آفتِ سماوی سے کوئی عیب پیدا ہوجائے، مثلاً جانور کو ایسی بیماری لگ جائے جس سے اس کی قیمت کم ہو جائے۔

ان صورتوں میں بائع یہ مبیع مع ارش یعنی نقصان کے ضمان کے ساتھ واپس لے گا اور مشتری کے واپس کرنے کی صورت میں بائع کو اس طرح (ناقص مبیع ضمان کے ساتھ) واپس لینے پر مجبور کیا جائے گا۔ ضمان کے ساتھ مبیع واپس لینے کے بعد اگر نقصان زائل ہو جائے تو بائع پر ضروری ہے کہ مشتری کو ارش یعنی نقصان کے عوض لیا ہوا ضمان واپس لوٹا دے۔

(ب) مبیع میں نقصان بائع کے فعل سے ہو تو اس صورت میں نقصان کر کے بائع اپنی مبیع واپس لینے والا سمجھا جائے گا، چنانچہ مبیع مشتری کے پاس ہو تو ناقص حالت میں ہی بائع کو لوٹا دے اور مشتری پر نقصان کا کوئی ضمان نہ ہوگا، اور اگر اسی نقصان کے بعد یہ مبیع مشتری کے پاس ہلاک ہو جائے اور مشتری نے بائع کو مبیع پر قبضہ سے روکا نہ تھا تو بائع کے ضمان میں ہلاک ہوگی، (کیوں کہ اپنی تعدی سے اس نے مبیع اپنے تصرف میں کر لی تھی اور حقیقی قبضہ میں مشتری کے طرف سے کوئی رکاوٹ جس بھی نہ تھی۔)

(ج) مبیع میں اجنبی کے فعل سے نقصان ہو، تو بائع کو اختیار ہوگا کہ چاہے تو نقصان کا ضمان مشتری سے وصول کرے اور مشتری جنایت کرنے والے سے وصول کر لے، یا بائع براہِ راست جنایت کرنے والے سے ضمان وصول کرے، اس صورت میں جنایت کرنے والا مشتری سے وصول نہ کرے گا۔

بیعِ موقوف

(۱۹۸) بیعِ موقوف وہ بیع ہے جس کا نافذ ہونا عاقد کے علاوہ کسی اور کی اجازت پر موقوف ہو۔

(۱۹۹) فضولی وہ شخص ہے جو دوسرے کے حق میں اس کی اجازت کے بغیر اس کا نائب بن کر تصرف کرے۔ فضولی کی بیع صاحبِ حق کی اجازت پر موقوف ہوگی، مثلاً فضولی نے کسی اور کا مال بیچ دیا تو یہ بیع مالک کی اجازت پر موقوف ہوگی، مالک اگر اجازت دے تو وقتِ عقد سے یہ بیع نافذ سمجھی جائے گی۔

(۲۰۰) سمجھ دار (نابالغ) لڑکا اپنا مال اپنے ولی کی اجازت کے بغیر فروخت کر دے تو بیعِ فضولی کی طرح یہ بیع بھی ولی کی اجازت پر موقوف ہوگی۔

(۲۰۱) فضولی کی بیع صحیح ہونے کے لیے درج ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے: (۱)

(الف) بوقتِ عقد وہ بیع جائز قرار دیے جانے کے قابل ہو۔ اگر عقد کے وقت اس بیع میں جواز کی گنجائش نہ ہو تو بیع باطل ہوگی۔ جیسے: سمجھ دار بچہ اپنا مال بہت زیادہ کم قیمت پر فروخت کر دے، تو یہ بیع عقد کے وقت ہی نفاذ کے قابل نہیں، کیوں کہ ضررِ محض کی

---

(۱) فضولی شخص اگر غیر کی طرف سے 'بیع' کرتا ہے تو ایجاب وقبول میں عقد کی نسبت اپنی طرف یا غیر (من له الخيار)؛ کسی کی بھی جانب کر سکتا ہے۔

اور اگر فضولی مشتری ہے اور عقدِ شراء کی نسبت غیر (من له الخيار) کی جانب کی ہے تو یہ عقد اس کی اجازت پر موقوف ہوگا۔ اور اگر ایجاب وقبول میں عقد کی نسبت اپنی طرف کی ہے- چاہے دل میں نیت اس غیر کے لیے خریدنے کی ہو- تو اس کی دو صورتیں ہیں: (الف) یہ عقدِ شراء اس فضولی پر نافذ ہو سکتا ہے تو اسی پر نافذ ہوگا، غیر کے لیے کسی طرح نہ ہوگا، اگرچہ اس کے دل میں نیت غیر کی ہو۔ (ب) یہ تصرف (شراء) عاقد یعنی فضولی پر نافذ نہیں ہو سکتا؛ جیسے کہ فضولی عبد محجور یا صبی ممیّز ہو؛ اس صورت میں یہ عقد اس غیر (مالک) کی اجازت پر موقوف ہوگا۔ وهذا بخلاف الوكيل بالشراء أنه إذا اشترى شيئاً يقع شرائه للمؤكل وإن أضاف العقد إلى نفسه؛ لا إلى المؤكل ،الخ. (بدائع: ۵-۱۴۹،۱۵۰/ الفقہ الاسلامی وأدلتہ: ۴-۳۷۴۔)

وجہ سے ولی کو ایسی بیع کی اجازت دینے کا اختیار نہیں، پھر اس کے بعد بچہ بالغ ہو کر یہی بیع نافذ کرنا چاہے تو نافذ نہ ہوگی، کیوں کہ بوقتِ عقد اس بیع میں جواز کی گنجائش نہ تھی۔

(ب) فضولی نے یہ بیع مالک کے لیے کی ہو؛ اپنے لیے نہ کی ہو، اگر اپنے لیے کی ہو (یعنی دوسرے کی چیز بیچ کر قیمت ہڑپ کر جانے کے ارادے سے بیع کی) تو باطل ہے کیوں کہ وہ غیر مملوک چیز فروخت کر رہا ہے۔

(ج) عاقدین، معقود علیہ اور مالک اجازت کے وقت تک موجود (زندہ) ہوں۔

- اجازت دینے سے قبل بائع (یا مشتری یعنی اصیل) کی وفات ہو جائے، یا فضولی (مشتری ہو یا بائع) کی وفات ہو جائے، تو بیع باطل ہو جائے گی۔
- مبیع ہلاک ہو جائے یا ایسی بدل جائے کہ شیٔ آخر بن جائے تو بھی بیع باطل ہوگی۔
- اگر ثمن کوئی معین چیز ہو جیسا کہ بیع مقایضہ میں ہوتا ہے تو اس کا باقی رہنا بھی شرط ہے، کیوں کہ من وجہٍ وہ مبیع ہے۔
- اگر مالک کی وفات ہو جائے تو اجازت کا حق وارث کو منتقل نہ ہوگا، اور بیع باطل ہوگی

(د) اجازت کا اختیار رکھنے والے مالک کو بوقت اجازت مبیع کے موجود ہونے کا علم ہو۔ اگر اجازت کے وقت مبیع علی حالہ موجود ہونے کا علم نہ ہو تو اجازت صحیح نہ ہوگی۔

(ہ) بائع یا فضولی عاقد (مشتری) نے مالک کی اجازت سے قبل بیع فسخ نہ کی ہو۔ کیوں کہ عقد لازم نہ ہونے کے سبب مالک کی اجازت سے قبل دونوں کے لیے گنجائش ہے کہ بیع فسخ کر دیں۔

(۲۰۲) مالک کی جانب سے بیع پر رضامندی کا اظہار قول (صریح) سے بھی ہو سکتا ہے، جیسے

وہ کہے کہ 'أجـــزتُ'۔اور کبھی فعلی اجازت بھی ہوسکتی ہے۔جیسے ثمن (پورا یا کچھ حصہ) وصول کرلے، یا مشتری کو ہبہ کردے۔البتہ بیع کے وقت مالک کی حاضری اور سکوت اس کی اجازت پر دلالت نہیں کرتے۔

(۲۰۳) مالک بیع نافذ کردے تو فضولی تمام احکام میں وکیل بن جائے گا؛ چنانچہ مشتری سے وصول کیا ہوا ثمن فضولی کے قبضہ میں، اس کی تعدی کے بغیر ہلاک ہوجائے تو فضولی اس کا ضامن نہ ہوگا۔خواہ اجازت سے قبل ثمن ہلاک ہوا ہو یا اجازت کے بعد، کیوں کہ اجازت لاحقہ سے فضولی وکیل بن گیا تھا، اس اعتبار سے ہلاک سے قبل اس کے قبضہ میں موجود ثمن قبضہ کے وقت سے ہی امانت تھا، لہٰذا اجازت دینے والے کا مال ہلاک ہوا سمجھا جائے گا، گرچہ اجازت ثمن ہلاک ہونے کے بعد دی گئی ہو۔

(۲۰۴) اگر مالک شخصِ معنوی ہو، تو اجازت میں اس شخص کا اعتبار ہوگا جو تصرفاتِ بیع میں اس شخص معنوی کی نمائندگی کرتا ہو، جیسے اوقاف میں متوّلی۔

- اگر فضولی وقف کا ایسا مال فروخت کردے جس کے بیچنے کا اختیار متولی کو بھی نہیں، تو یہ بیع باطل ہے، جیسے مسجد فروخت کردے۔
- اگر ایسی چیز بیچ دے جس کے بیچنے کا متولی کو اختیار ہے، جیسے وقف کی مملوک وہ اشیاء جو وقف نہیں، یا وقف کی وہ جائداد جس کے واقف نے استبدال کی اجازت دی ہو، تو ایسی بیع متولی کی اجازت پر موقوف ہوگی۔
- اگر کسی وقف کے دو متولی ہوں اور ایک متولی دوسرے کی موجودگی میں کوئی چیز فروخت کرے تو یہ بیع بھی دوسرے متولی کی اجازت پر موقوف ہوگی۔

(۲۰۵) جوائنٹ اسٹاک کمپنی کا بھی یہی حکم ہے۔اگر فضولی کمپنی کی کوئی چیز فروخت کردے تو

کمپنی کے نظام کے مطابق تصرفاتِ بیع کا حق رکھنے والے شخص کو اجازت کا اختیار ہوگا۔مختلف اشیاء کے اعتبار سے مجیز (اجازت کا اختیار رکھنے والے) بھی مختلف اشخاص ہو سکتے ہیں۔کیوں کہ چھوٹی اور معمولی اشیاء بیچنے کا اختیار کسی ملازم کے سپرد ہوتا ہے۔کچھ چیزیں وہ ہوتی ہیں جنہیں بیچنے کا اختیار منیجر یا ایکزیکٹیو ڈائرکٹر کو ہوتا ہے۔اور کچھ بڑی چیزیں وہ ہوتی ہیں جنہیں فروخت کرنے کے لیے ڈائرکٹرز کمیٹی یا جنرل کمیٹی کی اجازت ضروری ہوتی ہے۔

(۲۰۶) فضولی کی بیع نافذ کرنے کا حق رکھنے والا شخص اگر اس بیع کی اجازت نہ دے تو بیع باطل ہو جائے گی۔فضولی مشتری سے ثمن وصول کر چکا ہو اور علی حالہ موجود ہو تو مشتری کو واپس کر دیا جائے گا۔اگر ثمن فضولی کی تعدی کے بغیر اس کے قبضہ میں اجازت سے قبل ہی ہلاک ہو گیا تھا اور مشتری کو علم تھا کہ جسے وہ ثمن ادا کر رہا ہے وہ فضولی ہے، اصل مالک نہیں، تو فضولی پر اس کا ضمان نہ ہوگا، کیوں کہ وہ امین ہے۔ اور اگر مشتری کو علم نہ تھا کہ یہ فضولی ہے تو ثمن ہلاک ہونے سے فضولی ضامن ہوگا، اور فضولی پر اس کا مثل لوٹانا واجب ہے۔

بیعِ مکروہ

(۲۰۷) بیعِ مکروہ وہ بیع ہے جس پر شریعت کی نہی کسی ایسے سبب سے ہو جو صلبِ عقد سے خارج ہے، اس بیع کا حکم یہ ہے کہ عاقد گنہ گار ہوگا؛ لیکن گناہ کے باوجود بیع نافذ سمجھی جائے گی۔

- کراہت سے مراد تحریمی ہے۔
- دیانۃ ایسی بیع فسخ کر دینا واجب ہے، قضاءً نہیں۔

(۲۰۸) بیع مکروہ کی ایک صورت اپنے محلے کی مسجد کی اذان جمعہ کے وقت اور اذانِ جمعہ کے بعد نمازِ جمعہ ختم ہونے تک خرید وفروخت کرنا ہے۔ حکمِ کراہت میں اذانِ اول کا اعتبار ہوگا۔

(۲۰۹) اذانِ جمعہ کے وقت بیع کی ممانعت ایسے لوگوں کے لیے ہیں جن پر جمعہ واجب ہے۔ دیگر حضرات مثلاً عورتیں، بچے اور مسافرین کے لیے خرید وفروخت مکروہ نہیں، کیوں کہ سعیٔ واجب کا فوت ہونا ہی ممناعت کی علت ہے، لہٰذا جو حضرات سعی کے مخاطب نہیں، ممانعت ان پر لاگو نہ ہوگی۔

(۲۱۰) اس ممانعت سے ایسی خرید وفروخت مستثنیٰ ہے جو نمازِ جمعہ کی ضرورت کے پیش نظر کی جائے، جیسے پانی خریدنا، اسی طرح ہر اس چیز کی خرید وفروخت درست ہے، جس سے نماز کی ادائیگی میں کام لیا جائے جیسے مصلّٰی، یا سعی الی الجمعہ میں معاونت ملے۔

(۲۱۱) بائع اور مشتری جمعہ کے لیے جاتے ہوئے بیع کریں تو یہ بھی ممانعت سے مستثنیٰ ہے، کیوں کہ یہ بیع سعی الی الجمعہ میں مانع نہیں۔

(۲۱۲) مناسب یہ ہے کہ اذانِ اول کے وقت ہی تجارتی مراکز (دکانیں وغیرہ) بند کردیے جائیں۔ جمعہ کی ادائیگی میں تاجروں کا باری لگانا ممکن ہونے کے باوجود تجارت بند کردینا ہی زیادہ بہتر ہے۔

(۲۱۳) بیعِ مکروہ کی ایک قسم وہ ہے جس میں دوسرے کے بھاؤ (رغبت) پر اپنا بھاؤ لگایا جائے۔ جیسے بائع اور مشتری کسی ثمن پر متفق ہوکر بیع پوری کرنے کی رغبت رکھتے ہوں ،اس درمیان دوسرا شخص آکر بائع کو زیادہ ثمن کی پیش کش کرے یا اسی قدر ثمن میں وہ چیز کوئی صاحبِ وجاہت شخص خریدنا چاہے اور اس کی وجاہت کے سبب بائع اسی کو یہ

چیز فروخت کردے تو یہ بیع مکروہ ہوگی۔

(۲۱۴) اسی طرح دوسرے کی بیع (کی پیش کش) پر اپنی بیع پیش کرنا بھی مکروہ ہے۔ جیسے بائع اور مشتری کسی سامان کا ثمن طے کر چکے ہوں اس درمیان دوسرا شخص آکر مشتری کو کہے کہ میں تجھے ایسا ہی سامان کم نرخ پر دینے کے لیے تیار ہوں اور اس طرح بائع کو نقصان کرے۔ یا کسی مشتری نے خیار کے ساتھ سامان کی خریداری کی ہو ایسی صورت میں دوسرا شخص صاحبِ خیار کو کہے کہ یہ خریداری فسخ کردو، میں ایسی ہی چیز سستے داموں تمہیں فراہم کردوں گا۔ اسی طرح دوسرے کی خریداری پر اپنی خریداری پیش کرنا بھی مکروہ ہے، جیسے بائع نے خیار لیا ہو اس درمیان دوسرا مشتری آکر بائع سے کہے کہ یہ بیع فسخ کردو، میں اس سے زیادہ داموں میں تم سے یہ چیز خریدلوں گا۔

(۲۱۵) النجش (بسکون الجیم وقیل بفتحہا) یہ ہے کہ ایک شخص بلا ارادۂ خرید دوسرے مشتری کے سامنے مبیع کے لیے زیادہ ثمن کی پیش کش کرے تاکہ وہ دوسرا مشتری فریب میں آکر اس چیز کو زیادہ داموں میں خریدلے۔ ایسا کرنا حرام ہے۔ کرنے والے نے ایسا کام خود ہی کیا ہے اور بائع کو اس کا علم نہیں یا بائع کے حکم پر ایسا نہیں کیا تو گناہ فقط اسی ناجش کو ہوگا۔

◆ البتہ اگر ایسا کرنا (زیادہ بھاؤ لگانا) متعاقدین میں سے کسی کو خسارہ سے بچانے کے لیے ہو تو درست ہے۔ اگر بائع کے اتفاق یا حکم سے ناجش ایسی حرکت کرتا ہے تو دونوں گنہ گار ہوں گے۔

(۲۱۶) بیعِ مکروہ کی ایک قسم 'شہری کا دیہاتی کے لیے بیع کرنا' (بیع الحاضر للبادی) بھی ہے۔ اس کی شکل یہ ہے کہ شہری شخص دیہاتی کو اپنا سامان بیچنے سے منع کردے اور اس

کو یہ کہتے ہوئے کہ تم خود فروخت مت کرو، میں زیادہ واقف کار ہوں، دیہاتی کا وکیل بن جائے اور پھر زیادہ داموں سے وہ سامان فروخت کرے۔ اگر وہ دیہاتی کو خود فروخت کرنے دیتا تو وہ سستے داموں پر فروخت کرتا۔ (فتح القدیر: ۶-۱۰۷) اس بیع میں ممانعت کی وجہ شہریوں کو نقصان ہونے کی ہے، اس لیے اگر شہریوں کو نقصان ہوتا ہو اور شہر میں گرانی میں اضافہ ہو تو مکروہ ہے، اور اگر اہلِ بلد کو اس سے کوئی نقصان نہ ہو اور شہری کا ارادہ شہر کے نرخ پر اثر انداز ہوئے بغیر فقط دیہاتی کو اس کا سامان فروخت کرنے میں معاونت کا ہے تو یہ بیع جائز ہے۔

(۲۱۷) بیعِ مکروہ کی ایک قسم 'تلقی جلب' ہے۔ جلب سے مراد وہ قافلہ سوار ہیں جو شہر میں سامانِ تجارت لے کر آتے ہوں اور ان سے ملاقات (تلقی) کا مطلب یہ ہے کہ شہر کا کوئی شخص ان کے شہر میں داخل ہونے سے پہلے باہر جا کر ان سے ملاقات کر کے سارا سامان خرید لے۔ ایسا کرنا دو صورتوں میں ممنوع ہے:

(الف) اہلِ بلد کو اس سامان کی ضرورت ہو اور یہ شخص قافلہ سے وہ سامان خرید کر اہلِ بلد کو مہنگے داموں فروخت کرے۔

(ب) قافلہ والوں کو شہر کے دام بتائے بغیر، کم دام پر ان کا سامان خرید لے۔

اس ممانعت کی علت 'ضرر پہنچانا' ہے، پہلی صورت میں اہلِ بلد کو اور دوسری صورت میں قافلہ والوں کو۔

◆ تلقی جلب سے خریدے ہوئے سامان کی بیع نافذ ہے؛ لیکن بائع (قافلہ والے) شہر میں آ جائیں اور یہاں کے نرخ معلوم کر کے یوں سمجھیں کہ انہیں دھوکہ ہوا ہے تو انہیں خیار ملے گا، وہ چاہیں تو بیع فسخ کر دیں یا نافذ رکھیں۔

(۲۱۸) احتکار یہ ہے کہ انسان ضرورت کی اشیاء کا ذخیرہ کرلے اور مہنگی ہونے تک اسے فروخت نہ کرے۔ضرورت کی جن اشیاء میں ایسی ذخیرہ اندوزی لوگوں کے لیے نقصان دہ ہواس میں یہ ممنوع ہے، خواہ اس کی اپنی کاشت اور فصل ہو یا وہ کسی اور بازار سے خرید کرلایا ہو۔

(۲۱۹) جو شخص ایسی اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کرے، اس کو متعلقہ اتھارٹی یا محکمہ کی جانب سے وہ اشیاء بازار میں فراہم کردینے پر مجبور کیا جائے گا، اگر وہ یہ سامان بازار میں نہیں بیچتا اور قاضی کے حکم کی مخالفت کرتا ہے تو اسے برائے تنبیہ مناسب سزا دے اور اس کا اناج فروخت کردے۔

(۲۲۰) کوئی معین ہنر یا پیشہ رکھنے والے حضرات یا ایک مخصوص سامان فروخت کرنے والے تاجروں کا گروہ بندی کرنا یا کارٹیل (Cartel) بنا کر سامان کے نرخوں کی تعیین کرنا، اگر احتکار (ذخیرہ اندوزی) کی طرح ضرر رساں ہو تو وہ بھی 'احتکار اور ذخیرہ اندوزی' کے حکم میں ہے؛ لہٰذا متعلقہ محکمہ کی جانب سے انہیں ایسی گروہ بندی یا کارٹیل بنانے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔

(۲۲۱) تسعیر (قیمتوں کا تعین) یہ ہے کہ حکام کی طرف سے تاجروں کو اپنا سامان متعین قیمت پر فروخت کرنے کا پابند کیا جائے۔ اس کا اصل حکم عدمِ جواز ہے؛ البتہ صورتِ حال ایسی ہو جائے کہ مالکان خاص کر اناج کے بیوپاری من مانی کریں، قیمت میں بڑی زیادتی کردیں اور حاکم کے پاس قیمتوں کے تعین کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت و رعایت کا نہ ہو تو اہل رائے اور اصحابِ بصیرت سے مشورہ کرنے کے بعد قیمتوں کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ پھر جب قیمتوں کا تعین کر دیا جائے اور

کوئی شخص اس کی خلاف ورزی کرے اور زیادہ نرخ پر فروخت کرے تو قاضی اس بیع کی اجازت دے دے، اور جو حضرات طے شدہ قیمتوں پر خرید فروخت کریں وہ درست ہوگی، کیوں کہ یہ مکرَہ کی بیع نہیں ہے۔

مختلف شہروں یا ملکوں تجارت کے مسائل

تجارت بذریعہ ڈاک

(۲۲۲) دو مختلف ملکوں-شہروں میں رہنے والے متعاقدین کے مابین ٹیلیفونک گفتگو یا فیکس اور تار سے ہونے والے خط وکتابت کے ذریعہ خرید وفروخت ہو رہی ہو اور مبیع بائع کی مملوک ہو تو مذکورہ مواصلاتی آلات کی وساطت سے ہونے والے ایجاب وقبول سے بھی بیع تام ہو جائے گی۔اس کے بعد جب بائع کی جانب سے بذریعہ وی. پی. (Valued parcel) سامان بھیجا جائے، جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ محکمہ ڈاک کا نمائندہ (ڈاکیا) مشتری سے ثمن وصول کرنے کے بعد سامان حوالے کرے، تو اس صورت میں محکمۂ ڈاک (یا ڈاکیا) بائع کی جانب سے مشتری کو سامان پہنچانے اور اس سے ثمن وصول کرنے کا وکیل سمجھا جائے گا اور اس کے تصرفات بائع کی جانب منسوب ہوں گے، چنانچہ جب وہ مشتری کو مبیع کی ڈیلیوری کر دے تو مبیع کا ضمان مشتری کی جانب منتقل ہو جائے گا۔

(۲۲۳) عاقدین کے درمیان ہونے والے رابطہ کے وقت مبیع بائع کی ملکیت میں نہیں تھی، اس کے بعد فراہم کر کے مطلوبہ سامان اوپر ذکر کردہ طریقے (وی. پی. Valued parcel) سے مشتری کو ارسال کیا، اس صورت میں سامان مشتری کو وصول ہونے پر بیع تام (منعقد) ہوگی۔اگر مشتری نے مبیع وصول ہونے سے پہلے ہی ڈاکیے کو ثمن

ادا کر دیا تو بھی بیع تام ہو جائے گی۔خلاصہ یہ ہوا کہ بیع تام ہونے کا مدار ثمن یا مبیع کا وصول ہو جانا ہے، دونوں میں سے جو بھی پہلے وصول ہو جائے۔

(۲۲۴) ڈاک کے ذریعہ مشتری کو پہنچنے سے قبل ہی مبیع ہلاک ہو جائے یا کچھ نقصان ہو جائے تو بائع ہی اس کا ضامن ہوگا، کیوں کہ مبیع کا ضمان مشتری کو وصول ہونے کے بعد مشتری پر منتقل ہوتا ہے اور محکمۂ ڈاک سے نقصان وصول کرنے کی ذمہ داری بھی بائع کی ہوگی۔

(۲۲۵) سامان پر ڈاک آفس کا قبضہ 'قبضہ امانت' ہے، کیوں کہ وہ بائع کا وکیل ہے اور وکیل کا قبضہ امانت ہوتا ہے؛ لہٰذا اگر ڈاک آفس کی تعدی کے بغیر سامان ہلاک ہو جائے، مثلاً ضروری حفاظتی انتظامات کے باوجود چوری ہو جائے، یا ڈاک کے عمومی قواعد کی رعایت کے باوجود اور ڈاکیے کی زیادتی کے بغیر مبیع راستے میں خراب ہو جائے، تو یہ سب خسارہ بائع کے ذمہ ہوگا، اور ڈاک آفس اس کا ضامن نہیں۔

(۲۲۶) اگر سامان بیمہ (Insurance) کے ساتھ روانہ کیا جائے یعنی ڈاک آفس پارسل اور جو کچھ اس میں ہے وہ بعینہ پہنچانے کی گارنٹی دے اور ضمان بھی لے تو یہ اجرت علی الودیعت کی بنیاد پر جائز ہوگا جس میں ضمان مشروط ہوتا ہے؛ لیکن یہ ضمان اسی صورت میں لازم ہوگا جب سامان کسی ایسے سبب سے ہلاک ہو جس سے احتراز اور بچاؤ ممکن ہو۔قدرتی آفت (Force majeure) سے ہلاک ہو تو ڈاک آفس (محکمہ) ضامن نہ ہوگا۔

(۲۲۷) ڈاکخانہ ثمن کے طور پر جو نقود مشتری سے وصول کرتا ہے، بعینہ وہ نقود بائع کو نہیں پہنچاتا، بلکہ اپنے اور لوگوں کے نقود خلط کر دیتا ہے، اور بائع کو اس کا مثل ادا کرتا

ہے، بایں معنی وہ 'قرضِ مضمون' کے حکم میں ہے، چنانچہ ڈاکخانہ ان نقود کا ضامن ہوگا۔

◆ ڈاکخانہ جو کچھ کمیشن وصول کرتا ہے وہ انتظامی امور کی اجرت سمجھی جائے گی، جیسا کہ منی آرڈر کے ضمن میں ہم ذکر چکے ہیں۔

بینک کے ذریعہ تجارت

(۲۲۸) بینک سے لیٹر آف کریڈٹ نکلوا کر تجارت کرنا بھی جائز ہے۔ اوراس سے متعلق جو خدمات بینک فراہم کرتا ہے اس کے پیش نظر (اجرت کے طور پر) ایسا لیٹر جاری کرنے پر بینک کو کمیشن دینا بھی جائز ہے، بشرطیکہ اس ادائیگی میں سود لازم نہ آئے۔

(۲۲۹) پیشگی ادائیگی کے بغیر جاری کیے گئے لیٹر آف کریڈٹ (Letter of Credit without margin) پر فائدہ (یعنی ضروری مصارف سے زیادہ) وصول کرنا ربا ہونے کے سبب شرعاً ممنوع اور محظور ہے۔

(۲۳۰) اگر مبیع بائع کی مملوک ہے تو یہ ممکن ہوگا کہ متعاقدین کے درمیان خط و کتابت، ٹیلیفونک گفتگو یا کسی اور طریقہ سے ہونے والے ایجاب وقبول کے نتیجہ میں بیع مکمل مانی جائے اور پھر مبیع اور ثمن کا تبادلہ لیٹر آف کریڈٹ یا آپس میں طے شدہ کسی بھی طریقہ سے کیا جائے۔

(۲۳۱) اگر مبیع بائع کی ملکیت میں نہیں، یا بیع کا اتمام کسی چیز پر موقوف ہو تو بیع کا قرار شرعی اعتبار سے 'وعدہ' کے حکم میں ہوگا، اور بائع مبیع کا مالک بنے اس کے بعد یا موقوف علیہ امر متحقق ہونے کے بعد ایجاب قبول سے یا تعاطی سے بیع منعقد ہوگی۔

◆ لیٹر آف کریڈٹ کی صورت میں بائع کی طرف سے سامان ٹرانسپورٹ کمپنی کے حوالے کرنے پر بیعِ تعاطی منعقد ہوجائے گی، کیوں کہ تعاطی ایک جانب سے بھی جائز

ہوجاتی ہے۔

(۲۳۲)اگر بوقتِ عقدمشتری یا مشتری کا وکیل بائع کے پاس مبیع وصول کرنے کے لیے موجود ہوتو بائع کی جانب سے مبیع اور سامان میں تخلیہ کرتے ہی فوراً مبیع کا ضمان مشتری پر منتقل ہوجائے گا۔

(۲۳۳) اگر مشتری یا اس کا وکیل بائع کے پاس موجود نہ ہوتو عالمی تجارت کے عرف اور قوانین کے مطابق بائع جس وقت ٹرانسپورٹ کمپنی یا بندرگاہ اتھارٹی کو مبیع حوالے کرے اس وقت مشتری پر ضمان منتقل ہوگا۔خواہ مشتری نے خود کمپنی (بائع) پسند کر کے آرڈر دیا ہو یا بائع نے آفر قبول کر کے مشتری کے اذن یا حکم سے اس کی تعیین کی ہو

(۲۳۴) ٹرانسپورٹ کے مصارف کا ذمہ عقد میں متعاقدین کے طے کرنے کے مطابق ہوگا۔

(۲۳۵) جب بائع کی طرف سے سامان ارسال کر دیا جائے ، ٹرانسپورٹ کمپنی مشتری کی جانب سے وکیل بالقبض ہو اور اس طرح ضمان مشتری پر منتقل ہو جائے تو مشتری کے لیے جائز ہے کہ وہ سامان دوسرے شخص کو فروخت کرے۔البتہ اس دوسرے شخص کے لیے جائز نہ ہوگا کہ جب تک سامان بندرگاہ پر نہ پہنچے اور وہ خود یا اس کا وکیل قبضہ نہ کر لے وہاں تک کسی تیسرے کو فروخت کرے۔

(لیٹر آف کریڈٹ کی وضاحت: جدید معیشت وتجارت:۱۱۹-۱۲۱/فقہی مقالات:ج:۱،ص:۹۶-۹۸ اور ج:۱،ص:۳۰۱)

فہرست مسائل

مصطلحات فقه البيوع (المجلد الأول)

تشریح	اردو	English	العربية	صفحہ
کفالت یا ضمانت نامہ: بینک کی طرف سے مشتری کے حق میں جاری کردہ خط جس میں اس بات کی ضمانت ہو کہ مطلوبہ شرائط کی تکمیل کی صورت میں مشتری بائع کو مکمل ادائیگی کرے گا، بصورتِ دیگر بینک ادا کرنے کا ضامن ہے۔	لیٹر آف کریڈٹ	Letter of Credit	الاعتماد المصرفيّ	۹۸
معاہدۂ بیع: بائع و مشتری کے درمیان انعقادِ بیع سے قبل بیع کرنے کے لیے طے پانے والا معاہدہ	اگریمنٹ ٹو سیل	Agreement to Sell	اتفاقية البيع	۹۹
بازار حصص میں قلیل مدت میں قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے ظن و تخمین کی بنیاد پر حصص خریدنا اور بیچنا، مقصود کمپنی میں شرکت نہیں ہوتی اور نہ ہی حصص پر قبضہ؛ بلکہ قیمت خرید اور قیمت فروخت کے فرق کا لین دین ہی مقصود ہوتا ہے۔	اسپیکیولیشنز	Speculations	عقود المضاربات (و يسميها البعض "المجازفة" و تختلف عن المضاربة في الفقه الاسلامي)	۹۹
عقد بیع: بیع کا اس کی شرطوں کے ساتھ وقوع جس سے مبیع کی ملک مشتری کی طرف منتقل ہو جائے۔	کنٹریکٹ آف سیل	Contract of Sale	عقد البيع	۱۰۱
قانون بیع مال: برطانوی قانون بیع جو ۱۹۳۰ء میں پاس ہوا۔	سیل آف گڈس ایکٹ	Sale of goods Act	قانون بيع المال	۱۰۱
تلافی نقصان: شرائط کی تکمیل نہ کرنے کی صورت میں ایک فریق کی طرف سے فریق ثانی کے نقصان کی تلافی	پرسنل ریمیڈی	Personal Remedy	المطالبة الشخصية	۱۰۲
انتقال املاک	ٹرانسفر آف پروپرٹی	Transfer of Property	انتقال الأملاك	۱۰٤
اصل/ حقیقی واجب پورا کرنا	اسپیسیفک پرفارمنس	Specific Performance	التنفيذ العيني	۱۰۵
نقصان، ضرر	ڈیمیجز	Damages	الضرر	۱۰۵
وہ نقصان جس کی مقدار تلافی معاہدہ میں متعین ہو۔	لیکویڈیٹیڈ ڈیمیجز	Liquidated Damages	التعويض المقدر	۱۰٦
وہ نقصان جس کی مقدار تلافی معاہدہ میں متعین نہ ہو۔	اَن لیکویڈیٹیڈ ڈیمیجز	Unliquidated Damages	التعويض غير المقدر	۱۰٦
حقیقی اور واقعی نقصان (کی تلافی)	ایکچول ڈیمیجز	Actual Damages	(التعويض عن)	۱۰٦

	الضرر الفعلي			
۱۰۸	نقل الملك	Conveyance of Property	کنویئنس	نقل ملک،(تنفیذ عقد اور اکمال بیع)
۱۰۸	تنفيذ العقد	Performance of the Contract	پرفارمنس آف دی کنٹریکٹ	تنفیذ عقد،(نقل ملک اور اکمال بیع)
۱۰۸	إكمال البيع	Completion of the Sale	کمپلیشن آف دی سیل	اکمال بیع(نقل ملک، تنفیذ عقد)
۱۱۲	(تعويض) الفرصة الضائعة	Opportunity Cost		متوقع فائدہ ختم کرنے کا ہرجانہ
۱۱۹	هامش الجدّية	Earnest money	ارنیسٹ منی	زرضمانت:انعقاد بیع سے قبل عقد میں دل چسپی کے اظہار کے لیے ضمانتی رقم کی ادائیگی۔
	الجزء المقدم من الثمن أو الأداء الجزئي	Down Payment or Part Payment	ڈاؤن پیمنٹ یا پارٹ پیمنٹ	انعقاد بیع کے بعد ہونے والی ثمن کی جزوی ادائیگی۔
۱۲۱	الضمان	Deposit	ڈپازٹ	ضمان، پیشگی جزوی ادائیگی
۱۲۳	بيع المزايدة أو بيع من يزيد أو المزاد	Auction	آکشن	نیلامی
۱۳۱	المزايدة مع الاحتفاظ	Auction with Reserve	آکشن وتھ ریزرو	سامان کو روکنے کے لیے بائع کا خود زیادہ بولی بولنے کا حق
۱۳۲	المناقصة	Reverse Auction	ریورس آکشن	مزایدہ کی ضد،یعنی کم سے کم کی بولی طلب کرنا یا بولنا،ٹینڈر۔
۱٤۰	سندات الخزينة (الربويّة)	Treasury Bills	ٹریژری بل	حکومت کی طرف سے مالی اداروں سے قرض لے کر ان کو دی جانے والی قرض کی سند۔قرض سے زیادہ ادائیگی کی سند
۱٤۲	حلقة	Ring	رنگ	حلقہ، ٹیم
۱٤۲	الصّرع	Knock Out	نوک آؤٹ	نیلامی کے شرکاء کا سامان کی قیمت کم رکھنے پر اتفاق کرلینا
۱٥٦	الشخصية المعنوية، الشخصية الحكمية، الشخصية	Legal personality		افراد کا مجموعہ جس کو فرد واحد کی طرح تصرفات کے حقوق بھی حاصل ہوں اور ان پر ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہو اور ایک شخص معاملات میں ان کی نمائندگی کرتا ہو۔

	الاعتبارية			
١٥٦	الشخصيّة القانونيّة	Juristic Person or Juristic entity	جیورسٹک پرسن یا جیورسٹک انٹیٹی	ایسے افراد کے مجموعہ کو ملکی قانون تسلیم کرلے اس کے بعد شخصیتِ معنویہ کہتے ہیں۔
١٦٤	الشركات المساهمة	Joint Stock Companies	جوائنٹ اسٹاک کمپنیز	ایسی کمپنی جس کے رأس المال میں چند لوگ بہ قدر حصص نفع و نقصان میں شریک ہوں، لیکن نقصان کی ذمہ داری شریک پر رأس المال سے زیادہ نہیں ہوتی۔
١٦٤	الجهات الاجتماعيّة	Corporations	کارپوریشنز	ہیئت اجتماعیہ جو شخصیت حکمیہ کے طور پر عمل کرتی ہو۔
١٨٣	تعارض المصالح	Conflict of Interest	کنفلکٹ آف انٹرسٹ	مفادات کا ٹکراؤ
٢٠٠	نفوذ غير مشروع تاثير غير سائغ	Undue Influence	انڈیو انفلوئنس	نامناسب اثر اندازی، عرفی جاہ و منصب کی بنیاد پر ہدف کو حاصل کرنا
٢٠٢	عبأ الإثبات	Onus of Proof	اونس آف پروف	الزام اور دفع الزام کو ثابت کرنے کی ذمہ داری
٢٠٨	تمويه/تغرير	Misrepresentation	مس ریپریزنٹیشن	مبیع یا وصف مبیع یا قیمت مبیع میں غلط بیانی کرنا
٢١٤	خطأ مشترك	Mutual Mistake	میچول مسٹیک	بائع و مشتری کی جانب سے ہونے والی خطا
٢١٤	خطأ فرديّ	Unilateral Mistake	یونیلیٹرل مسٹیک	ایک فریق کی جانب سے ہونے والی خطا
٢٢٦	عقود صوريّة	Ostensible Contracts *Benami* Contracts	اوسٹنسیبل کنٹریکٹ بے نامی کنٹریکٹ	ایسا معاملہ جس میں کسی قانونی مجبوری یا مصلحت کی وجہ سے اصل مشتری کے بجائے کسی دوسرے کے نام زمین کی رجسٹری کی جائے۔
٢٢٧	قانون العهدة الماليّ	Trusts Act	ٹرسٹ ایکٹ	انگریزی قانون کا ایکٹ جس میں ملک کے باشندوں کو ٹرسٹ بنانے اور چلانے کا اختیار دیا گیا ہے۔
٢٢٧	المالك الصوريّ	Ostensible Owner	اوسٹنسیبل اونر	ایسا شخص جس کے نام زمین رجسٹری ہو اور وہ باوجود قبضہ و تصرف کے اصل مالک نہ ہو۔
٢٢٧	مالك حقيقي	Real Owner	ریئل اونر	حقیقی مالک
٢٥٣	حق اولوية الشراء من الحكومة	Pre-emption	پری ایمپشن	حکومت سے خریدنے میں حق اولویت

	[الشفعة]			
٢٥٥	أسهُم الخزينة	Treasury Shares	ٹریژری شیئرز	کمپنی کے محفوظ حصص [اگر بیچے جائیں تو خریدنے میں پہلے سے شریک شرکاء کا حق اولویت]
٢٥٦	حقّ الأولیّة للرّفض	The right of first Refusal	دی رائٹ آف فرسٹ ریفیوزل	مارکیٹ وغیرہ کسی اہم چیز یا جگہ کی فروختگی کے وقت بائع کا یہ شرط لگانا کہ اگر مشتری اس کو کبھی بیچنا چاہے تو سب سے پہلے بائع کو اس کو لینے یا نہ لینے حق ہوگا۔
٢٧٩	(بیع) حقوق الامتیاز	Franchise	فرنچائز	متعینہ یا غیر متعینہ مدت کے لیے کسی کمپنی کا بزنس موڈل یا ٹریڈ مارک استعمال کرنے کے حق کی بیع
٢٨٧	بیع الاختیارات	Options	اوپشنز	طے شدہ ثمن کے عوض مستقبل میں کسی چیز کی خرید و فروخت کو ایک جانب پر لازم کرنا اور اس کا عوض لینا۔
	ثمن الاختیار			مستقبل میں ہونے والی بیع کے التزام کا معاوضہ
٢٩٢	الحافظات	Preservatives	پریزرویٹیوز	اشیاء کو خراب ہونے سے بچانے والا مادہ جیسے الکوہل
٣٠٥	الھُلام أو الجیلاتین	Gelatin	جلاٹین	ایک سیال مادہ جو جانوروں کی کھال یا ہڈیوں (یا سبزیوں) سے تیار ہوتا ہے اور دواؤں اور غذاؤں میں اس کا استعمال ہوتا ہے
٣٠٧	النَورَة	Lime	لائم	چونا اور کاسٹک جیسا مادہ جو جراثیم اور رطوبت کی صفائی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
٣٠٧	الکلائي (القالی)	Alkalai (alkali)	الکلائی	جراثیم اور رطوبت کی صفائی کے لیے استعمال ہونے والا مادہ
٢٥٣	السندات	Bonds	بونڈز	وہ کوپن جسے مدیون اپنے قرض خواہ کو متعین مدت کے لیے دیتا ہے سودی قرضہ کے اعتراف کے طور پر
٣٥٤	سندات ذات کوبون	Coupon Bonds	کوپن بونڈز	قرض کا کوپن جس سے دائن کو متعینہ مدت (سالانہ یا ماہانہ) میں متعین نفع (سود) ملتا رہے۔
٣٥٤	سندات ذات الکوبون الصّفري	Zero Coupon Bonds	زیرو کوپن بونڈز	قرض کا کوپن جس سے دائن کو متعین مدت کے اختتام پر طے شدہ نفع (سود) ملے۔
٣٥٥	السندات ذات الجوائز	Prize Bonds	پرائز بونڈز	قرض کا کوپن جس میں ایک متعین مدت پر نفع یا انعام قرعہ کی بنیاد پر تقسیم ہو۔

٣٥٦	الكمبيالة	Bill of Exchange	بل آف ایکسچینج	بیع مؤجل میں مشتری کی جانب سے دیا جانے والا وثیقہ جس میں ثمن کے وجوب کا اعتراف اور متعینہ وقت پر اس کی ادائیگی کا التزام ہوتا ہے۔
٣٥٦	نضج الكمبيالة	Maturity	میچوریٹی	بیع مؤجل میں ثمن کی ادائیگی کے وقت کا پورا ہونا
٣٥٧	حسم الكمبيالة خصم الكمبيالة	Discounting	ڈسکاؤنٹنگ	بیع مؤجل کے وثیقہ کو کم قیمت پر کسی تیسرے فریق سے بیچنا
٣٥٧	بيع جميع الدين	Factoring Companies	فیکٹرنگ کمپنیز	کمپنی کے جملہ قرضوں کو خریدنا اور ان کی وصولی کا اختیار حاصل کرنا
٣٥٧	بيع بعض الدين	Forfeiting	فورفیٹنگ	کمپنی کے جزوی قرضوں کو خریدنا اور ان کی وصولی کا اختیار حاصل کرنا
٣٥٧	راتب التقاعد	Pension	پنشن	ملازمین کو مدت ملازمت ختم ہونے کے بعد ملنے والا مالی وظیفہ
٣٧٨	نشرة	Prospectus	پروسپکٹس	پمفلٹ
٣٧٩	رأس المال المُصْدَر	Issued Capital	ایشوڈ کیپٹل	کمپنی کی طرف سے اعلان کردہ سرمایہ جس میں لوگ حصص کے متعین معاوضہ کے بدلے شریک ہوں۔
٣٧٩	الاكتتاب	Subscription		متعینہ حصص سے زیادہ درخواستیں آنے کی صورت میں قرعہ اندازی یا حسب تناسب حصہ دینا۔
٣٧٩	البُورصة	Stocks Exchange	اسٹاک ایکسچینج	وہ مقام یا بازار جہاں شیئرز وغیرہ کی خرید و فروخت ہوتی ہے
٣٨٣	البيوع المستقبلة للأسهم	Forward Sales	فورورڈ سیلز	حصص کی بیع جو مستقبل کے لحاظ سے ہو۔
٢٨٤	البيوع الفوريّة للأسهم	Spot Sales	اسپاٹ سیلز	حصص کی فوری طور پر نافذ ہونے والی بیع
٢٨٤	التسليم	Delivery	ڈلیوری	مبیع، ثمن اور حصص کی سپردگی
٣٨٧		Buy In	بائی اِن	اگر بائع حصص مبیعہ سپرد نہ کرسکے تو مشتری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ خود بازارِ حصص سے خریدے، اور اس کے لیے جو زیادہ قیمت ادا کرنی پڑے تو وہ بائع اول ادا کرے۔

٤١١	الأمر بالتسليم	Delivery Order	ڈلیوری آرڈر	سامان کی سپردگی کا وثیقہ
٤١٣	حقّ المنع	Estoppel	اسٹاپل	سامان کی سپردگی کا وثیقہ دینے کے بعد مشتری بائع کو اس سامان کو کسی اور سے بیچنے سے روک سکتا ہے۔
٤٣٤	ضريبة الدّخل	Income Tax	انکم ٹیکس	سالانہ متعین آمدنی پر حکومت کی جانب سے عائد کردہ ٹیکس
٤٣٤	الضريبة المحبوسة	Withholding Tax	وِتھولڈنگ ٹیکس	انکم ٹیکس کی وہ جزئی مقدار جو حکومت ثمنِ مبیع سے کم کردے۔
٤٤١	التحويل المصرفيّ	Bank Transfer	بینک ٹرانسفر	بینک کے ذریعہ کسی کے کھاتہ میں رقم کی منتقلی
٤٤١	الحساب الجاري	Current Account	کرنٹ اکاؤنٹ	بینک میں ایسا کھاتہ جس میں کھاتہ دار کو بلا تحدید رقم کی منتقلی وغیرہ کی سہولت حاصل ہو
٤٤١	الشيكات	Cheques	چیکس	چیک
٤٤٢	الشيك لحامله	Bearer Cheque	بیئرر چیک	وہ چیک جو کسی کے متعین نام سے نہ ہو بلکہ جو اس کو بینک میں لے جائے وہ اسے کیش کرواسکے
٤٤٣	الشيك المصرفي	Bank Draft or Cashier's Cheque	بینک ڈرافٹ کیشیئرس چیک	نقد کے عوض بینک سے خریدا ہوا ایسا نامزد چیک جو مخاطب شخص یا ادارہ (دائن یا بائع) بینک میں جمع کر کے کیش کر سکتا ہے۔
٤٤٣	الشيك الشخصيّ	Personal Cheque	پرسنل چیک	کھاتہ دار کی طرف سے جاری کردہ چیک
٤٤٣	الشيك المصدّق	Certified Cheque		کھاتہ دار کی جانب سے جاری کردہ چیک جس پر بینک کی طرف سے اس کے کھاتہ میں رقم ہونے کی تصدیق بھی ہو۔
٤٤٦	حساب المصروفات	Payables	پے ایبلز	ایسا کھاتہ جس میں بینک چیک وغیرہ ایسی رقوم بہ طور قرض رکھتا ہے جو اس کے پاس ادائیگی کے لیے آتے ہیں۔
٤٥٢	بطاقة الائتمان	Credit Card	کریڈٹ کارڈ	بینک یا کسی مالی ادارہ کی طرف سے جاری کردہ کارڈ جس سے کارڈ ہولڈر ادھار خریداری وغیرہ کرسکے۔
٤٥٣	بطاقة الحسم الفوريّ	Debit Card	ڈیبٹ کارڈ	ایسا اے ٹی ایم کارڈ جس سے خریداری کر سکیں اور رقم فوری طور پر کھاتہ دار کے کھاتہ سے وضع ہو جائے۔

٤٥٤	بطاقة الحسم المتأخّر	Charge Card	چارج کارڈ	ایسا کارڈ جس میں بینک کھاتہ دار کی طرف سے ادائیگی کرتا ہے اور بعد میں کھاتہ دار سے رقم وصول کرتا ہے۔
٤٥٤	فترة السّماح	Grace Period	گریس پیریڈ	ادائیگی میں مہلت کا وقفہ
٤٨٠	شرط التوقّف	Suspensive Condition	سسپنسیو کنڈیشن	مستقبل سے متعلق ایسی غیر محقق الوقوع شرط جس پر انعقاد بیع موقوف ہو۔
٤٨١	شرط الإنهاء	Resolutive Condition	ریزولیوٹیو کنڈیشن	بیع میں ایسی شرط جسکے وقوع کی صورت میں بیع فسخ مانی جائے۔
٥٠١	الضمان الممدّد	Extended Warranty	ایکسٹنڈیڈ وارنٹی	بائع کی طرف سے مبیع کے متعلق دی گئی حفاظت یا اصلاح کی ضمانت (گارنٹی) کی طے شدہ میں مدت میں مالی معاوضہ کے بدلے میں مزید اضافہ کر دینا۔
٥٠٢	شرط عدم المنافسة	Restraint on Competition	ریسٹرینٹ آن کمپٹیشن	مارکیٹ یا دکان کی خریداری کے وقت بائع پر شرط کرنا کہ بائع ایسی دوسری کوئی دکان یا مارکیٹ اس علاقہ میں متعین مدت تک نہیں کھولے گا۔
٥٠٤	ملكيّة المنفعة	Beneficial Ownership	بینیفیشیل اونرشپ	سامان کی ایسی ملکیت جو حقیقت میں پائی جائے لیکن سرکاری طور پر رجسٹری وغیرہ نہ ہوئی ہو
٥٢٣	البيع الإيجاريّ	Hire Purchase	ہائر پرچیز	بائع اپنے سامان کو اجرت پر دیدے اور اجرت کی طے شدہ قسطوں کی ادائیگی کے بعد ملکیت منتقل کردے۔
٥٢٥	التأجير التمويليّ	Financing Lease	فائنانسنگ لیز	مالی ادارہ کوئی سامان جیسے زمین یا گاڑی مستاجر کو قسطوں پر دے اور اجرت کی طے شدہ قسطوں کی ادائیگی کے بعد ملکیت منتقل کردے البتہ اس میں موجر چیز کا ضامن نہیں ہوتا اور چیز کے ہلاک ہونے بعد بھی اجرت کا مطالبہ جاری رہتا ہے۔
٦٠٦	عقود البناء والتشغيل	Build, Operate and Transfer	بلڈ، آپریٹ اینڈ ٹرانسفر	کسی پل یا روڈ وغیرہ پروجیکٹ کا ٹھیکہ کسی پرائیویٹ کمپنی کو اس طور پر دینا کہ وہ اسے بنائے، اور مدت معینہ تک اس کو چلا کر آمدنی سے اپنا معاوضہ وصول کرے، پھر حکومت کے

حوالے کردے۔				

مصطلحات فقه البيوع (المجلد الثاني)

تشریح	اردو	English	العربية	صفحہ
کرنسی نوٹ یا سکوں پر چھپی ہوئی اصل مالیت (خصوصاً جب وہ مارکیٹ کی مالیت سے کم ہو)	فیس ویلیو	Face Value	قيمة الورق الاسميّة	٧٢٨
کرنسی کی مالیت میں گراوٹ کی وجہ سے مالی خسارہ سے بچنے کے مختلف طریقے	ہیجنگ	Hedging	التحوّط	٧٤٩
نقد کے عوض بینک سے خریدا ہوا نامزد چیک جو مخاطب شخص یا ادارہ (دائن یا بائع) بینک میں جمع کر کے کیش کر سکتا ہے	بینک ڈرافٹ یا کیشیئرس چیک	Bank Draft or Cashier's Cheque	الشيك المصرفيّ	٧٥٠
ڈاک کے ذریعہ بھیجی جانے والی رقم کا کاغذ	منی آرڈر	Money Order	الحوالة البريديّة	٧٥٠
غیر ملکی کرنسیوں کے تبادلہ کی مارکیٹ	فورین ایکسچینج ٹریڈ	Foreign Exchange Trade	سوق العملات الخارجيّة	٧٦٣
غیر ملکی کرنسیوں کے تبادلہ کی مارکیٹ	فوریکس	Forex	فوريكس	٧٦٣
حصص کی آن لائن خرید و فروخت میں اکاؤنٹ میں موجود رقم سے زیادہ رقم کی تجارت کرنا	سیل آن مارجن	Sale on Margin	البيع بالهامش	٧٦٤
رونگا، گھلوا، سامان کی بیع میں بائع کی طرف سے دی جانے والی مبیع سے کچھ زائد شئ		'Lagniappe' or 'Yapa'	التطوع من البائع	٨١٠
مارکٹنگ کا ایسا طریقہ جس میں کمپنی اپنے ممبر مشتری کو نئے ممبران کے اضافہ کے لیے کہتی ہے اور اس کے عوض کمیشن دیتی ہے، پھر نئے ممبران دوسرے ممبران کو جوڑتے ہیں اور کمیشن کا ایک حصہ ممبر اول کو بھی پہنچتا ہے۔	مارکٹنگ نیٹ ورک	Marketing Network. Marketing Network system. Multi-Level Marketing System (MLM)	شبكة التسويق أو نظام شبكة التسويق أو نظام عدّة مستويات للتسويق	٨١٢

٨١٥	الطريقة الأهراميّة	Pyramid Scheme	پیرامڈ اسکیم	اہرامی اسکیم، مخروطی اسکیم، ملٹی لیول مارکٹنگ کا طریقہ جو مخروطی شکل میں ہوتا ہے، یعنی ایک ممبر سے اس کی ابتدا ہوتی ہے، اس کے نیچے دو ممبر جڑتے ہیں، پھر ان دو ممبران سے دو دو مزید ممبران جڑتے ہیں اور یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔
٨٢٧	ضمان السلامة	Warranty	وارنٹی	سامان کی خریداری پر ملنے والی سامان کی سلامتی کی ضمانت
٨٢٨	حذر المشتري	Caveat Emptor	کیویٹ امپٹر	مبیع کا عیب سے خالی ہونا خود ہی جانچ کر اپنے ذمہ سے مشتری کا خریدنا اور عیب سے متعلق بائع کی کوئی ذمہ داری نہ ہونا۔
٨٢٩	الضمانات التي تثبت اقتضاءً	Implied Warranties	امپلائیڈ وارنٹیز	عام حالات میں جو ضمانتیں مبیع کی سلامتی سے متعلق ملتی ہیں
٨٣١	قانون حماية المستهلكين	Consumers Protection Act	کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ	ریاستہائے متحدہ امریکہ، انڈیا اور دیگر ممالک میں صارفین کے تحفظ کا قانون
٩٠٥	تسليم المبيع بخيار المشتري أن يشتري أو يردّ	Delivery on Sale or Return	ڈلیوری آن سیل آر ریٹرن	مشتری کے ہاتھ مبیع اس شرط کے ساتھ دینا کہ اس کو اسے لینے یا واپس کرنے کا اختیار رہے۔
٩٠٥	البيع المشروط	Conditional Sale	کنڈیشنل سیل	شرط کے ساتھ بیع
٩٥٢	القابل للإبطال	Voidable	وائڈیبل	ایسی بیع جس میں متعاقدین میں سے کسی کو کوئی سبب جیسے غرر یا تدلیس وغیرہ کی وجہ سے بیع کو فسخ کرنے کا اختیار ہو۔
٩٧٨	وكيل التجارة	Mercantile Agent	مرکنٹائیل ایجنٹ	تجارت یا بیع کا وکیل
٩٩٩	جمعيّة	Cartel	کارٹیل	تجار یا تجارتی اداروں کی تنظیم
١٠٦١	فتح الحساب الجاري	Current Account	کرنٹ اکاؤنٹ	چالو کھاتہ، بینک میں ایسا کھاتہ جس میں کھاتہ دار کسی بھی وقت غیر محدود طور پر رقم نکال سکتا ہو اور کھاتہ میں جمع رقم پر بینک سود نہیں دیتا۔
١٠٦٣	حساب التوفير	Saving Account	سیونگ اکاؤنٹ	بچت کھاتہ، بینک میں ایسا کھاتہ جس میں کھاتہ دار کو متعین مقدار میں واپسی کا حق حاصل ہو اور کھاتہ میں جمع رقم پر بینک معمولی سودی اضافہ دیتا ہو۔

۱۰٦٣	الوديعة الثابة	Fixed Deposit	فکسڈ ڈپازٹ	بینک میں ایسا کھاتہ جس میں متعین مدت تک رقم رکھی جاتی ہے اور بینک اس رقم پر بڑی شرح پر سود دیتا ہو۔
۱۰٦٣	فتح الاعتماد	Opening Letter of credit	اوپننگ لیٹر آف کریڈٹ	کفالت یا ضمانت نامہ نکلوانا، ایل سی کھلوانا۔
۱۰۸۰	التأمين	Insurance	انشورنس	بیمہ، نقصان کی صورت میں معاوضہ کا وعدہ
۱۰٦٦	التأمين على العائلة	Family Insurance	فیملی انشورنس	عائلی بیمہ، اہل خانہ کی صحت و حفاظت کا بیمہ
۱۰٦٦	التأمين العام	General Insurance	جنرل انشورنس	عام بیمہ، اشیاء یا ذمہ میں آنے والے امور کا بیمہ
۱۰٦٦	التأمين على الأشياء أو المسئوليات	Third Party Insurance	تھرڈ پارٹی انشورنس	تیسرے فریق کا بیمہ، یہ گاڑیوں وغیرہ میں ہوتا ہے۔ گاڑی کے مالک کی طرف سے طے شدہ رقم (قسطوں کے) عوض خریدا جاتا ہے اور گاڑی کی زد میں آنے والے کو اس کے نقصان کا معاوضہ ملتا ہے۔
۱۰۷٦	الطّرد بالقيمة	Valued Parcel (VP)	ویلیوڈ پارسل	وی پی، ایسا پارسل جسے بائع ڈاک خانہ کو اس شرط پر دے کہ وہ مشتری کو قیمت ادا کرنے کے بعد ہی قبضہ دے۔
۱۰۸۰	الظروف القاهرة	Force majeure	فورس میجور	ناگزیر حالات یا حادثات جسکے سبب وعدہ کا التزام ممکن نہ رہے
۱۰۸۱	إصدار الاعتماد المستند	Documentary Credit	ڈاکومنٹری کریڈٹ	اعتماد کی دستاویز، کمپنیوں کو بین الاقوامی تجارت کے لیے دیا جانے والا اعتماد کا وثیقہ
۱۰۸۱	بوليصة الشحن	Bill of Lading, waybill	بل آف لیڈنگ، وے بل	سامان بھیجنے والے کو کارگو کمپنی کی طرف سے دی جانے والی رسید جس میں بھیجے جانے والے سامان کی وصولی اور شرائط حوالگی کا ذکر ہوتا ہے۔
۱۰۸۲	خطاب الاعتماد	Letter of Credit (L/C)	لیٹر آف کریڈٹ	کفالت یا ضمانت نامہ: بینک کی طرف سے مشتری کے حق میں جاری کردہ خط جس میں اس کی ضمانت ہو کہ مطلوبہ شرائط کی تکمیل کی صورت میں مشتری بائع کو مکمل ادائیگی کرے گا، بصورتِ دیگر بینک ادا کرنے کا ضامن ہے۔

۱۰۸۲	المستفيد	Beneficiary	بینیفیشری	مستفید، جس کے حق میں لیٹر آف کریڈٹ جاری ہوا ہو
۱۰۸۲	البنك المصدر	Issuing Bank	ایشوئنگ بینک	لیٹر آف کریڈٹ جاری کرنے والا بینک۔
۱۰۸۲	البنك المراسل	Corresponding Bank or, advising Bank	کرسپونڈنگ بینک، ایڈوائزنگ بینک	لیٹر آف کریڈٹ جاری کرنے والا بینک اگر کسی دوسرے بینک کو ادائیگی کا وکیل بنادے تو اس دوسرے بینک کو کرسپونڈنگ بینک،ایڈوائزنگ بینک کہاجاتاہے۔
۱۰۸۲	البنك المعزز	Confirming Bank	کنفرمنگ بینک	کرسپونڈنگ بینک یا ایڈوائزنگ بینک سے ادائیگی کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا لیکن اگر وہ کریڈٹ کی توثیق کردے تو مطالبہ کیا جاسکتا ہے اور اس صورت میں اس کو کنفرمنگ بینک کہاجاتاہے۔
۱۰۸۳	فتح الاعتماد	Opening Letter of credit	اوپننگ لیٹر آف کریڈٹ	لیٹر آف کریڈٹ کااجراء۔
۱۰۸۳	غطاء	Margin	مارجن	لیٹر آف کریڈٹ جاری کرنے کے وقت جو رقم مشتری بینک کوادا کرتاہے۔
۱۰۸۳	مغطّی بالكامل	With full Margin	وِتھ فل مارجن	پوری رقم ادا کرکے لیٹر آف کریڈٹ حاصل کرنا
۱۰۸٤	مغطّی جزئيًا	With partial Margin	وِتھ پارشیل مارجن	جزوی رقم ادا کرکے لیٹر آف کریڈٹ حاصل کرنا۔
۱۰۸٤	بدون غطاء	Without Margin	وِتھاؤٹ مارجن	لیٹر آف کریڈٹ جاری کرتے ہوئے مشتری کا بینک کو کوئی رقم نہ دینا۔ وہ اپنے سابقہ تعامل کی وجہ سے بینک کی نظر میں پہلے سے ہی قابل اعتماد ہو تو اس کی گنجائش ہوتی ہے۔
۱۰۸٤	خطاب اعتماد بالاطلاع	Sight L/C	سائٹ ایل سی	ایسا لیٹر آف کریڈٹ جس میں بائع و مشتری کے درمیان بیع بالفور نافذ العمل ہو اور مشتری پر کاغذات کی وصولی کے فوراً بعد ثمن کوادا کرنا ضروری ہو۔
۱۰۸٤	كمبيالة	Bill of Exchange	بل آف ایکسچینج	ملاحظہ ہو: ۳۵۶
۱۰۸٤	نضج الكمبيالة	Maturity of The Bill	میچیوریٹی آف دی	ملاحظہ ہو: ۳۵۶

			بل	
۱۰۸۵	الاعتماد الموجّل	Usance L/C		بیع موٴجل کے لیے جاری کیا گیا لیٹر آف کریڈٹ، جس میں مشتری پر کاغذات کی وصولی کے فوراً بعد ثمن کو ادا کرنا ضروری نہیں ہوتا۔
۱۰۸۵	تظهير	Endorsement	انڈورسمینٹ	بل آف ایکسچینج پر دستخط کرنا(اس کو کم قیمت پر کسی تیسرے فریق سے بیچنے کے وقت)
۱۱۲۱	مظهّر	Endorser		بل آف ایکسچینج پر دستخط کرنے والا (اس کو کم قیمت پر کسی تیسرے فریق سے بیچنے کے وقت)
۱۰۸۵	خصم الكمبيالة	Discounting of the Bill	ڈسکاؤنٹنگ آف دی بل	بیع موٴجل کے وثیقہ (بل آف ایکسچینج)کو کم قیمت پر کسی تیسرے فریق سے بیچنا۔
۱۰۹۱	غرفة التجارة الدّوليّة	International Chamber of Commerce	انٹرنیشنل چیمبر آف کومرس	دنیا کی سب سے بڑی بزنس تنظیم جس میں 180 ممالک کی لاکھوں کمپنیاں ممبر ہیں۔
۱۰۹۱	قواعد مفصّلة مشهورة، وضعتها غرفة التجارة الدّولية	Incoterms		انٹرنیشنل چیمبر آف کامرس کے وضع کردہ ایکسپورٹ وغیرہ کے ضوابط
۱۱۲۱	مظهّر	Endorser		بل آف ایکسچینج پر دستخط کرنے والا (اس کو کم قیمت پر کسی تیسرے فریق سے بیچنے کے وقت)
۱۱۳۷	الاجهزة التلقائية	Automatic machines	آٹومیٹک مشینز	آٹومیٹک یا خودکار مشینیں
۱۱۳۸	اتفاقية التوريد	Supply Agreement	سپلائی ایگریمنٹ	سپلائی، سامان کی فراہمی کا معاہدہ
۱۱۳۹	هامش الجدّية	Earnest money	ارنسٹ منی	ملاحظہ ہو: ۱۱۹
۱۱٤۰	بيع المزايدة أو بيع من يزيد أو المزاد	Auction	آکشن	نیلامی
۱۱٤۰	عطاءات	Tenders	ٹینڈرس	بولی، کسی متعین قیمت یا معاوضہ پر لینے کی پیشکش

١١٤٠	المناقصة	Reverse Auction	ریورس آکشن	مزایدہ کی ضد، یعنی کم سے کم کی بولی بولنا، ٹینڈر دینا
١١٤٩	بيع الاختيارات	Options	اوپشنز	ملاحظہ ہو: ٢٧٨۔
١١٥٠	الكمبيالة	Bill of Exchange	بل آف ایکسچینج	ملاحظہ ہو: ٣٥٦
١١٥٠	حسم الكمبيالة خصم الكمبيالة	Discounting	ڈسکاؤنٹنگ	بیع مؤجل کا وثیقہ کم قیمت پر کسی تیسرے فریق کو بیچنا۔
١١٥٠	قيمة الورق الاسميّة	Face Value	فیس ویلیو	ملاحظہ ہو: ٢٨٧
١١٥١	معبأة	Packed, packaged	پیکڈ، پیکیجڈ	پیک کیا ہوا سامان
١١٥١	علبة	Box, packet	باکس، پیکٹ	باکس، پیکٹ
١١٥١	كرتون / كراتين	Carton	کارٹن	سامان پیک کرنے کا کارٹن
١١٥١	الشركات المساهمة	Joint Stock Companies	جوائنٹ اسٹاک کمپنیز	ایسی کمپنی جس کے راس المال میں چند لوگ بہ قدر حصص نفع و نقصان میں شریک ہوں، لیکن نقصان کی ذمہ داری شریک پر رأس المال سے زیادہ نہیں ہوتی۔
١١٥٢	رصيد البنك	Bank Balance	بینک بیلنس	بینک بیلنس، بینک میں موجود رقم
١١٥٣	التحويل المصرفيّ	Bank Transfer	بینک ٹرانسفر	بینک کے ذریعہ کسی کے کھاتہ میں رقم کی منتقلی
١١٥٣	الشيك المصرفي	Bank Draft or Cashier's Cheque	بینک ڈرافٹ کیشیئرس چیک	نقد کے عوض بینک سے خریدا ہوا ایسا نامزد چیک جو مخاطب شخص یا ادارہ (دائن یا بائع) بینک میں جمع کر کے کیش کر سکتا ہے۔
١١٥٣	الشيك الشخصيّ	Personal Cheque	پرسنل چیک	کھاتہ دار کی طرف سے جاری کردہ چیک
١١٥٣	بطاقة الائتمان	Credit Card	کریڈٹ کارڈ	بینک یا کسی مالی ادارہ کی طرف سے جاری کردہ کارڈ جس سے کارڈ ہولڈر ادھار خریداری وغیرہ کر سکے
١١٥٣	بطاقة الحسم الفوريّ	Debit Card	ڈیبٹ کارڈ	ایسا اے ٹی ایم کارڈ جس سے خریداری کر سکیں اور رقم فوری طور پر کھاتہ دار کے کھاتہ سے وضع ہو جائے

١١٥٣	بطاقة الحسم المتأخّر	Charge Card	چارج کارڈ	ایسا کارڈ جس میں بینک کھاتہ دار کی طرف سے ادائیگی کرتا ہے اور بعد میں کھاتہ دار سے رقم وصول کرتا ہے
١١٥٥	البيع الإيجاريّ	Hire Purchase	ہائرپرچیز	بائع اپنے سامان کو اجرت پر دیدے اور اجرت کی طے شدہ قسطوں کی ادائیگی کے بعد ملکیت منتقل کردے۔
١١٥٦	التأمين	Insurance	انشورنس	بیمہ، نقصان کی صورت میں معاوضہ کا وعدہ
١١٥٩	الشيك المصدّق	Certified Cheque		کھاتہ دار کی جانب سے جاری کردہ چیک جس پر بینک کی طرف سے اس کے کھاتہ میں رقم ہونے کی تصدیق ہو
١١٦٦	عقود البناء والتشغيل	Build, Operate and Transfer	بِلڈ،آپریٹ اینڈ ٹرانسفر	کسی پل یا روڈ وغیرہ پروجیکٹ کا ٹھیکہ کسی پرائیویٹ کمپنی کو اس طور پر دینا کہ وہ اسے بنائے، اور مدت معینہ تک اس کو چلاکر آمدنی سے اپنا معاوضہ وصول کرلے، پھر حکومت کے حوالے کردے۔
١١٦٧	تكلفة	Cost	کوسٹ	لاگت، اصل قیمت
١١٦٨	بنزين	Gasoline, petrol	گیسولین، پٹرول	گیسولین، پٹرول
١١٧٠	المستورد	Importer	امپورٹر	سامان درآمد کرنے والا
١١٧٠	البضاعة المستوردة	Imported articles	امپورٹیڈآرٹیکلز	درآمد شدہ سامان
١١٧١	شحن	Shipping, loading	شپنگ، لوڈنگ	سامان کی لوڈنگ یاسامان کی ترسیل
١١٧١	سمسار	Broker	بروکر	دلال، شیئر مارکیٹ میں شیئر ہولڈر کی طرف سے معاملہ کرنے والا وکیل
١١٧١	رسوم الجمارک	Custom charges	کسٹم چارجز	کسٹم کی فیس
١١٧٢	المقايضة	Bartering/ barter	بارٹر	ادلا بدلا کرنا (سامان دے کر سامان لینا)
١١٧٣	الصرف	Money change / exchange	منی چینج، ایکسچینج	نقود کی بیع

اندازہ لگانا	اسپیکیولیشن	Speculation	المجازفة	
فلیٹ	فلیٹ	Flat	شقة	١١٧٧
ہال	ہال	Hall	بهو	١١٧٧
ٹوائلٹ	ٹوائلٹ	Toilet	دورة المياه	١١٧٧
پائپ لائن	پائپ لائن	Pipeline	مواسير	١١٧٧
بجلی کی لائن	الیکٹرک لائن	Electric line	خطوط الكهرباء	١١٧٧
پنکھا	فین	Fan	المروحة / المراوح	١١٧٧
ایئر کنڈیشنر	ایئر کنڈیشنر	Air conditioner	المكيف	١١٧٧
فرنیچر	فرنیچر	Furniture	أثاث البيت	١١٧٧
آمدنی	ریوینیو، انکم	Revenue, income	إيراد	١١٧٩
طے شدہ مال دے کر رہن کو چھڑانا۔	ریڈیمشن	Redemption	افتكاك الرهن	١١٩٥
ملاحظہ ہو: ١١٥١	جوائنٹ اسٹاک کمپنیز	Joint Stock Companies	الشركات المساهمة	١١٩٨
مینیجنگ ڈائرکٹر، ایگزیکیٹیو ڈائریکٹر	مینیجنگ ڈائرکٹر، ایگزیکیٹیو مینیجر	Managing Director, Executive Manager	المدير التنفيذي	١١٩٨
بورڈ آف ڈائریکٹرس	بورڈ آف ڈائریکٹرس	Board of Directors	مجلس الإدارة	١١٩٨
ذمہ دار، منتظم	اتھاریٹی	Authority	السلطات	١٢٠١
ٹیلی گراف، تار	ٹلیکس	Telex	التلكس	١٢٠٢
وی پی، ایسا پارسل جسے بائع اس شرط پر ڈاک خانہ کے حوالے کرے کہ وہ قیمت ادا کرنے کے بعد ہی مشتری کو قبضہ دے۔	ویلیوڈ پارسل	Valued Parcel (VP)	الطّرد بالقيمة	١٢٠٢
ڈاک گھر	ڈاک، پوسٹ آفس	Post, post office	البريد / مكتب البريد	١٢٠٣

بیمہ، نقصان کی صورت میں معاوضہ کا وعدہ	انشورنس	Insurance	التأمين	١٢٠٣
ناگزیر حالات یا حادثات جس کی وجہ سے وعدہ کا التزام ممکن نہ رہا ہو۔	فورس میجور	Force majeure	الظروف القاهرة	١٢٠٣
ڈاک کے ذریعہ بھیجی جانے والی رقم کا کاغذ	منی آرڈر	Money Order	الحوالة البريديّة	١٢٠٣
ضمانت یا کفالت نامہ نکلوانا	لیٹر آف کریڈٹ	Letter of Credit	فتح الاعتماد	١٢٠٤
لیٹر آف کریڈٹ جاری کرنے کی فیس	کمیشن آف اوپننگ لیٹر آف کریڈٹ	Commission of Opening Letter of credit	عمولة فتح الاعتماد	١٢٠٤
کفالت یا ضمانت نامہ: بینک کی طرف سے مشتری کے حق میں جاری کردہ خط جس میں اس کی ضمانت ہو کہ مطلوبہ شرائط کی تکمیل کی صورت میں مشتری بائع کو مکمل ادائیگی کرے گا، بصورتِ دیگر بینک ادا کرنے کا ضامن ہے۔	لیٹر آف کریڈٹ	Letter of Credit (L/C)	خطاب الاعتماد	١٢٠٤
بندرگاہ۔	ہاربر، پورٹ	Harbour, port	الميناء	١٢٠٤
سامان بھیجنے والی کمپنی۔	شپنگ کمپنی	Shipping company	شركة الشحن	١٢٠٤

خرید و فروخت کی عام فقہی اصطلاحات

دو انسان آپس میں جو معاملہ کرتے ہیں تو اس معاملہ کو عقد کہتے ہیں۔	Contract	عقد
عقد کی جگہ اور مقام	Place of Contract	مجلسِ عقد
عقد کرنے والا۔ جیسے بائع یا مشتری	Contractor	عاقد
خرید و فروخت کا عقد	Sale Contract	عقدِ بیع
بیچنے والا	Seller	بائع
خریدنے والا	Buyer	مشتری
جو چیز فروخت کی جائے۔	Subject matter of Sale	مبیع
جو قیمت باہم طے کی جائے۔	Agreed Price	ثمن

قیمت	Rate-Value	بازاری قیمت
مال متقوّم	valuable goods, Things with commercial value	وہ مال جو عرف و شرع میں با قیمت سمجھا جاتا ہو۔
بیعِ مقایضہ	Barter Sale	ایک چیز کو دوسری چیز کے عوض فروخت کیا جائے۔
بیعِ سلم	Sale on advance payment	زر نقد کے عوض مستقبل میں مقررہ تاریخ پر سامان لینے کا معاملہ کرنا۔
بیعِ صرف	Exchange of money	زر کی زر کے عوض فروختگی
بیعِ مساومہ	Bargaining Sale	چیز کو کسی بھی قیمت پر بیچنا۔
بیعِ مرابحہ	Sale on cost plus	چیز کی قیمتِ خرید یا لاگت بیان کرنے کے بعد مزید کچھ نفع اضافہ کے ساتھ چیز فروخت کرنا۔
بیع تولیہ	Sale at Cost	چیز کی قیمت خرید یا لاگت بیان کر کے اسی قیمت یا لاگت کے عوض چیز کو فروخت کرنا۔
بیع وضیعہ	Sale at a Loss	چیز کی قیمت خرید یا لاگت بیان کر کے اسے قیمت خرید یا لاگت سے کم میں فروخت کرنا۔
بیع کے ارکان	Elements of Sale	
ایجاب و قبول	Offer & Acceptance	